عمران سیریز
ٹوپاز
مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ـــــــ اشرف قریشی
ـــــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــــ محمد یونس
طابع ـــــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ○ [illegible] روپے

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔

میرا نیا ناول "ٹوپاز" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کی کہانی منشیات سمگلنگ کرنے والی ایک ایسی تنظیم کی کہانی ہے۔ جسے دنیا کا سب سے منظم سمگلنگ ریکٹ ہونے کا فخر حاصل تھا۔ اور جس کے مقابلے میں بین الاقوامی ادارہ انسداد منشیات بھی بے بس ہو کر رہ گیا تو عمران کو مدد کے لئے بلایا گیا۔ لیکن عمران کو مسخرہ کہہ کر بری طرح دھتکار دیا گیا۔ اور عمران اپنی توہین کا بدلہ لینے کی خاطر خود بھی منشیات کا سمگلر بن گیا۔ جی ہاں وہی عمران جو آج تک مجرموں سے لڑتا رہا۔ انتقاماً ٹوپاز کے ساتھ ایک ارب ڈالر کی منشیات کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر ٹوپاز کا چیف باس اسے سمگلر بنا دینے کے باوجود اس کی موت کا خواہاں تھا پھر عمران کی موت کے لئے ایک بھیانک جال بُنا گیا۔ اور ایک مجرم تنظیم کی سربراہ مادام ہیڈی عمران سے ٹکرائی اور عمران صرف مادام ہیڈی کی خاطر دانستہ موت کے جال میں پھنستا چلا گیا۔ اس طرح گولیوں کی بارش میں موت کا ہولناک کھیل شروع ہو گیا۔ اور نارکوٹکس ایجنسی کا سربراہ کرنل ہالینڈ جس نے عمران کو مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا تھا۔ آخر کار عمران کے پیروں پہ جھکنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر اب پانی سر سے گزر

چکا تھا۔ عمران چاہنے کے باوجود بھی واپس نہ پلٹ سکتا تھا اور اس طرح یہ کہانی لمحہ بہ لمحہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ تحیر خیز بھی بنتی چلی گئی۔ یہ کہانی کچھ اس قدر انوکھی اور دلچسپ ہے کہ آپ یقیناً اسے ایک نئے انداز کی کہانی کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایک ایسا انداز جو یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے گا۔ آپ اسے پڑھیئے اور پھر مجھے لکھیئے کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ھر طرف گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ دھند اس قدر گہری تھی کہ دو فٹ سے زائد فاصلے پر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اور وہ اس دھند میں لپٹی ہوئی سڑک پر پڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سڑک کے عین درمیان میں چوڑائی کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا۔ باندھنے والوں نے کچھ ایسی مہارت کا مظاہرہ کیا تھا کہ وہ باوجود سر توڑ کوشش کے وہاں سے ایک انچ بھی آگے پیچھے نہ سرک سکا تھا۔ گو سڑک ویران تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے دھند کی دبیز چادر پھاڑتی ہوئی کوئی گاڑی نمودار ہو گی اور پھر اس کے جسم کے ٹکڑے سڑک پر بکھر جائیں گے اور شاید گاڑی چلانے والے کو اس بات کا احساس تک نہ ہو سکے کہ وہ کسی جیتے جاگتے انسان کو روندتا ہوا نکل گیا ہے۔

اس کا نام فلپ برگر تھا۔ اور اس کا تعلق انسداد منشیات کے

بین الاقوامی ادارے نارکوٹکس ایجنسی سے تھا ـــــ وہ نارکوٹکس ایجنسی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کا سربراہ تھا۔ آج صبح وہ اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے فلیٹ میں بے خبر سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی نے اُسے جھنجوڑ کر جگایا اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے اپنے بستر کے گرد چار لمبے تڑنگے آدمیوں کو کھڑے دیکھا ـــــ ان سب نے چہروں پہ سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتا ایک نقاب پوش نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو لاٹھی کی طرح استعمال کرتے ہوئے اس کا دستہ فلپ کی پیشانی پر مار دیا ـــــ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا۔ درد کی تیز لہر اس کے جسم میں برقی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی تھی۔ اور پھر اُسے اپنی پیشانی پہ دوسرا دھماکہ محسوس ہوا اور اس کے بعد اس کے دماغ پہ گہرے اندھیروں نے یلغار کر دی۔

اس کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس ویران سڑک پر اس حالت میں پڑے ہوئے پایا ـــــ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھا۔ لیکن جان کے خوف نے اس درد کی حیثیت ثانوی کر دی تھی۔ جیسے ہی اُسے اپنے ارد گرد کا شعور ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم میں خوف کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں ـــــ اور پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان نقاب پوشوں نے اُسے اس انداز میں مارنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور ہو سکتا ہے وہ کہیں قریب ہی چھپے ہوئے ہوں تاکہ جیسے ہی کوئی گاڑی اُسے روند کر نکل جائے وہ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں اٹھا کر لے جائیں ـــــ اس کے بعد پولیس کے

پاس سوائے اچانک حادثے کے اور کوئی راہ عمل باقی نہ رہے گی۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ مجرموں نے خود ہی اُسے اپنی گاڑی کے نیچے کیوں نہیں روندا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سمجھ گیا کہ مجرم اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہی ذہین ہیں ـــــ کیوں کہ اس طرح ان کے ٹائروں پر خون کے نشانات لگ سکتے تھے۔ اور خون کے یہ نشانات کسی بھی لمحے ان کے لئے باعث مصیبت بن سکتے تھے۔

وہ بار بار آنکھیں پھاڑے گہری دھند میں سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ اس کا دل کسی ڈھول کی طرح بج رہا تھا ـــــ اور پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ اُسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر اُسے اس طرح قتل کرنے والے کون ہیں ـــــ کیوں کہ اس کے فرائض ایسے تھے کہ وہ سامنے آئے بغیر منشیات کے بڑے بڑے سمگلروں کے گروہوں کی کارکردگی کو چیک کرتا رہتا تھا اور پھر اس سلسلے میں رپوٹیں تیار کر کے ایجنسی کے چیکنگ شعبے کو بھجوا دیتا تھا اور چیکنگ شعبہ ان سمگلروں کو گرفتار کر لیتا تھا ـــــ اُسے اس ایجنسی سے متعلق ہوئے دس سال گزر چکے تھے اور وہ آج تک کبھی سامنے نہ آیا تھا۔ اور ویسے بھی ظاہری طور پر وہ ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک سمجھا جاتا تھا ـــــ وہ اپنی تمام تحقیقات مخبروں کے ذریعے مکمل کرتا تھا۔ اور مخبروں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے بھی اس نے بے حد پیچیدہ طریقہ کار اپنایا ہوا تھا۔ مخبر یہ نہیں جانتے تھے کہ جنہیں وہ خبریں پہنچاتے ہیں وہ کون ہے ـــــ کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تک بڑے بڑے گروہوں کے پکڑے جانے کے باوجود اس کی طرف کسی نے انگلی تک نہیں اٹھائی تھی۔

لیکن یہ لوگ نجانے کون تھے جو نقاب پہنے اچانک اس کے فلیٹ میں گھس آئے تھے اور اب انہوں نے اُسے قتل کرنے کے لئے اس سڑک پر ڈال رکھا تھا۔

فلپ برگر نے ایک بار اپنی جگہ سے کھسکنے کی کوشش کی لیکن مسلسل کوشش کے باوجود وہ اپنے جسم کو ذرا برابر بھی حرکت نہ دے سکا۔ صرف اس کا سر دائیں بائیں حرکت کر سکتا تھا ——— اور پھر اچانک اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ کیونکہ اس کے کانوں میں کہیں دور سے انجن کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا ہیوی لوڈر ٹرک اس سڑک پر دوڑتا ہوا آ رہا ہو ——— مدھم سی آوازیں آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ اور فلپ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجسم موت کو لحہ بہ لمحہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا ہو۔ اس کا ذہن ماؤف سا ہونے لگا۔ دل کی دھڑکن اتنی بڑھ گئی کہ اُسے یقین ہو گیا کہ ٹرک کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا دل پھٹ جائے گا ——— اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ جدھر سے اُسے ٹرک کے انجن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد اس کے بدترین شبہات کی تصدیق ہو گئی۔ گہری دھند میں کافی دور دو جگنو سے چمکتے نظر آئے یہ یقیناً ٹرک کے طاقتور ہیڈ لیمپوں سے نکلنے والی روشنی تھی جو فاصلے اور گہری دھند کی وجہ سے صاف نہیں آ رہی تھی ——— لیکن یہ جگنو آہستہ آہستہ واضح ہوتے جا رہے تھے۔ اور ان کی روشنی بھی پہلے سے زیادہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اور انجن کی آواز میں اب غراہٹ سی شامل ہو گئی تھی ——— اور فلپ کو یقین ہو گیا کہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ بعد اس کا جسم اس ہیوی ٹرک کے

بڑے بڑے پہیوں کے نیچے کچلا جائے گا ——— اور فلپ پر غشی سی طاری ہونے لگی۔ اب سڑک یوں ہل رہی تھی جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ وہ دیو ہیکل ٹرک موت کی صورت میں لمحہ بہ لمحہ فلپ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا ——— اور پھر اس ٹرک کا ہیولہ بھی فلپ کو نظر آنے لگا۔ ٹرک بہت بڑا اور چوڑا تھا۔ اور اس پر شاید کوئی بہت بڑی مشین لوڈ تھی۔ ہیولہ تیزی سے واضح ہوتا جا رہا تھا ——— ایک لمحے کے لئے فلپ کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید اتنی دھند کے باوجود وہ طاقتور ہیڈ لیمپس کی روشنی میں ٹرک ڈرائیور کو سڑک پر پڑا ہوا نظر آئے اور وہ ویکیم بریکوں کی مدد سے ٹرک روک لے۔ لیکن ہیولہ خاصا واضح ہونے کے باوجود اس کی رفتار میں ذرا سی بھی کمی نہ آئی تھی ——— اس لئے فلپ کے ذہن میں زندگی کی یہ آخری امید بھی دم توڑ گئی۔ اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ صدیوں پہلے مر چکا ہو اور اب صرف اس کی لاش سڑک پر پڑی ہو ——— ٹرک اب صرف چند گزوں کے فاصلے پر تھا اور پھر اچانک فلپ کے ذہن پر گہری تاریکیوں کا پردہ پڑتا چلا گیا۔ اور تمام احساسات دم توڑ گئے۔

سُرخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ساحل سمندر کے ویران حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ساحل سمندر پر تفریحات کے لئے آئے ہوئے لوگوں کے جمگھٹے آہستہ آہستہ ختم ہوتے جا رہے تھے اور اب کہیں اکا دکا ان لوگوں کی چھتریاں نظر آ رہی تھیں

کار میں اس وقت چار افراد سوار تھے۔ ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی سب حد نظر پھیلی ہوئی ریت کو مسلسل دیکھے چلے جا رہے تھے اور سوائے کار کے انجن کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد کار ایسی جگہ پر پہنچ گئی جہاں اب دور دور تک ایک بھی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور پھر ڈرائیور نے کار کی رفتار آہستہ کی اور اُسے سمندر کی طرف موڑ دیا —— سمندر کے کنارے پر جا کر اس نے کار روکی اور ایک طویل سانس لیتا ہوا نشست کے ساتھ سر ٹکا دیا۔ ڈرائیور کے قریب بیٹھے ہوئے قوی ہیکل آدمی نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا مائیک باہر نکال لیا۔ مائیک

کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو اس نے جیسے ہی پریس کیا۔ ڈیش بورڈ سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ان پر غالب آگئی۔

"نمبر ون سپیکنگ اوور" —— بولنے والے کا لہجہ مشینی تھا۔

"نمبر تھرٹی سپیکنگ اوور" —— مائیک بردار نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹو باز اوور" —— نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"او۔ کے —— رپورٹ دو اوور" —— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مال پہنچنے والا ہے۔ پوائنٹ نمبر تھری کلیر ہو چکا ہے اوور" —— نمبر تھرٹی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر میں پہنچ جائے گا اوور" —— دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔

"آدھے گھنٹے بعد پہنچے گا —— دو ٹرک میں اوور" —— نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"او۔ کے —— ان کی وصولی کے انتظامات ہو جائیں گے اوور" —— نمبر ون نے جواب دیا۔

"ہمارے لئے مزید کیا حکم ہے اوور" —— نمبر تھرٹی نے پوچھا۔

"سپلائی نمبر بارہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اُسے پوائنٹ نمبر دو پر چیک کیا گیا ہے۔ گو مال بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن

اب یہ پوائنٹ مخدوش ہو گیا ہے۔ نارکوٹک انسپکٹر ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹوپاز کے آڑے آرہا ہے ـــــ اس لئے صاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اوور" ـــــ نمبر ڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مکمل صفائی یا عارضی اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"مکمل صفائی ـــــ عارضی صفائی کی کوششیں کی گئی تھیں کہ ناکامی ہوئی اوور" ـــــ نمبر ڈن نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے پوچھا۔

"سن بیچ اپارٹمنٹس فلیٹ نمبر ایک سو تیس اوور" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"او۔کے ـــــ مکمل صفائی کر دی جائے گی اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ سب کام ہوشیاری سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بے حد چالاک اور عیار آدمی ہے اوور" ـــــ نمبر ڈن نے کہا۔

"ہمارے سامنے اس کی کوئی چالاکی نہیں چلے گی ـــــ آپ بے فکر رہیں اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلپ برگر کا کیا ہوا اوور" ـــــ نمبر ڈن نے اچانک پوچھا۔

"فلپ برگر کی مکمل صفائی کر دی گئی ہے۔ اس کے فلیٹ سے ملنے

والی رپورٹ پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی گئی ہے اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ـــــ اس کے متعلق مصدقہ اطلاعات ملی تھیں کہ وہ ٹوپاز کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اور یہاں یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہنری جیمز اس کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ وہ ابھی حال ہی میں فیلڈ میں آیا ہے ـــــ اور اس نے آتے ہی ٹوپاز کا مال چیک کرنا شروع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوپاز کے متعلق کام ہو رہا ہے۔ مکمل صفائی سے پہلے اگر ہنری جیمز سے اس سلسلے میں مزید معلومات مل سکیں تو زیادہ اچھا ہے اوور" ـــــ نمبر ڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ہم کوشش کریں گے کہ اس سے اصل بات اگلوا لیں اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور نمبر تھرٹی نے مائیک کا بٹن آف کر کے اُسے دوبارہ ڈیش بورڈ میں ڈال دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے مارٹن" ـــــ ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے نمبر تھرٹی سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"سن بیچ اپارٹمنٹس چلو ـــــ یہ کام فوری طور پر ہونا چاہیئے" مارٹن نے سرد لہجے میں کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

"باس ـــــ دن کے وقت سن بیچ اپارٹمنٹس میں خاصا رش ہوتا ہے۔ کیوں نہ مشن کو رات تک ملتوی کر دیا جائے" ـــــ پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے دبے دبے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے جگہ تو دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے ابھی چانس مل جائے۔ اگر ضروری محسوس ہوا تو اسے رات تک ملتوی بھی کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

اور پھر پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے کوئی بات نہ کی اور کار واپس مڑ کر تیزی سے شہر کی طرف بھاگتی چلی گئی۔

"ارے عمران ۔۔۔۔ تم اور یہاں"۔۔۔۔ اچانک ہال میں ایک زوردار آواز گونجی اور ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد یوں چونک پڑا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔

"کیوں ۔۔۔۔ یہ کوئی جنت ہے۔ جس میں تم جیسا شیطان داخل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اپنی ہی بات کا رخ پلٹ دیا۔

"اچھا جی ۔۔۔۔ اب شیطان بھی ہم ہی ہو گئے"۔۔۔۔ اس لمبے تڑنگے نوجوان نے کہا۔ جس نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا اور پھر وہ آگے بڑھ کر یوں عمران سے بغل گیر ہو گیا جیسے مدتوں سے بچھڑے

ہوئے دوست ملتے ہیں۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ میری پسلیاں ۔۔۔۔ ارے تم تو حرام کھا کھا کر پل گئے ہو اور میں ٹھہرا ایک بیچارہ پردیسی"۔۔۔۔ عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا اور اس لمبے تڑنگے آدمی نے قہقہہ مارتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

"تم یہاں کب آئے"۔۔۔۔ اب اس نے میز کے گرد پڑی ہوئی دوسری کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ پوچھو کہ گیا کب ۔۔۔۔ کیوں کہ جس انداز میں تم نے پسلیاں دبائی ہیں مجھے یقین ہے کہ میری روح اب تک یہاں سے روانہ ہو چکی ہو گی"۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اپنی کرسی پہ دوبارہ بیٹھ گیا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں آنے کے بعد سیدھے میرے گھر کیوں نہیں آئے"۔۔۔۔ اس لمبے تڑنگے آدمی نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے باقاعدہ میز پہ مکا مار دیا۔

"بھئی ۔۔۔۔ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا کہ ہنری جیمز کے گھر لے چلو تو وہ لڑنے مرنے پہ تیار ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے بڑی سہمی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"۔۔۔۔ مقابل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس لیے کہ اس کا نام ہنری جیمز تھا۔ اور اس کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی"۔۔۔۔ عمران نے رو دینے والے انداز میں کہا اور ہنری جیمز کے بے ساختہ قہقہے نے ایک بار پھر ہال کی چھت تک کو ہلا دیا۔

"سر ۔۔۔۔ کیا لاؤں"۔۔۔۔ اچانک قریب کھڑے ویٹر نے بڑے

مؤدبانہ انداز میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہنری جیمز کو مزید قہقہوں سے باز رکھنا چاہتا تھا۔

"ایک عدد سائلنسر ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ہنری جیمز کا ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ ویٹر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ابھی تک وہی شیطان ہو۔ ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں ہوئی"۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی میری شادی جو نہیں ہوئی ـــــ" عمران نے کہا اور ہنری جیمز کے ہنستے ہنستے اچھو سا لگ گیا۔

"یار ـــــ اگر تمہارے پاس سائلنسر نہیں ہے تو پھر کپاس ہی لے آؤ تاکہ کم از کم میرے کانوں کے نازک پردوں کا تو دفاع ہو سکے"۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے ویٹر سے کہا۔

"اٹھو یار چلیں ـــــ یہاں سے اپنے فلیٹ میں چل کر گپ شپ لگائیں گے"۔ ـــــ ہنری جیمز نے اٹھ کر عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مگر میرا سامان" ـــــ عمران نے زور دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ـــــ کہاں ہے تمہارا سامان"۔ ـــــ ہنری جیمز نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوپر کمرے میں ہے"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"تو چلو آؤ وہاں سے منگا لیتے ہیں"۔ ـــــ ہنری جیمز نے اُسے بازو سے پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مگر میں نے تو ایک ہفتے کا کرایہ بھی دے دیا ہے"۔ عمران کی حالت واقعی رو دینے والی تھی۔

"وہ میں دے دوں گا ـــــ تم چلو تو سہی"۔ ـــــ ہنری جیمز بھلا کہاں رکنے والا تھا۔ اور پھر کاؤنٹر پر پہنچتے ہی اس نے عمران کا سامان لانے کا حکم دے دیا اور چند لمحوں بعد وہ عمران کا بریف کیس اٹھائے اُسے تقریباً گھسیٹتا ہوا ہوٹل سے باہر لے آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اُسے کار میں بٹھائے کار دوڑاتا سڑک پر آ گیا۔

"بڑے ٹھاٹھ میں بھائی ـــــ بڑی لمبی چوڑی کار لئے پھرتے ہو۔ ایک ہم ہیں کہ والد صاحب کو کہا کہ پرانی سی بائیسکل ہی لے دو۔ پتہ ہے کیا جواب ملا"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا جواب ملا"؟ ـــــ ہنری جیمز نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ابھی ٹرائی سائیکل ـــــ یعنی وہ تین پہیوں والی سائیکل چلاؤ جو تمہیں بچپن میں لے دی تھی وہ ٹوٹے گی تو بائیسکل لے دیں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور ہنری جیمز کا قہقہہ کار میں گونج اٹھا۔

"یار تم کیا کھاتے ہو ـــــ سچ سچ بتانا"۔ ـــــ اچانک عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں"؟ ـــــ ہنری جیمز عمران کی سنجیدگی پر چونک پڑا۔

"اس لئے کہ تمہارے پھیپھڑے مجھے فولاد کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ جب سے ملے ہو مسلسل کان پھاڑ قہقہے لگاتے جا رہے ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یار ـــــ سنجانے کتنی مدت کے بعد آج دل کھول کر ہنسنے کا موقع

ملا ہے۔ تم اس سے بھی روک رہے ہو" ——— ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک چار منزلہ عمارت کے گیٹ میں داخل ہو گئی۔ اس عمارت کے گیٹ کے ساتھ ہی بے شمار گیراج بنے ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے ایک گیراج میں کار کھڑی کی اور پھر عمران کا بریف کیس اٹھائے وہ کار کو لاک کر کے عمارت کی سیڑھیوں کی طرف چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے اپارٹمنٹس میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ اپارٹمنٹ تین کمروں پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ایک کو ڈرائنگ روم کی شکل دی گئی تھی۔ ایک گیسٹ روم اور دوسرا بیڈ روم۔

"تمہاری بیوی کہاں ہے یار۔ نظر نہیں آ رہی ——— کہیں قہقہے مار مار کر اس کا خاتمہ تو نہیں کر دیا" ——— عمران نے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے آج تک شادی کا طوطا ہی نہیں پالا" ——— ہنری جیمز الماری کھول کر شراب کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

"طوطا نہیں پالا نہ پالو ——— کوا پال لو۔ طوطے تو اکثر لوگ پالتے ہیں مگر کوا پالنا۔ یہ واقعی مردوں کا کام ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے میں محاورہ کہہ رہا تھا" ——— ہنری جیمز نے دو گلاس نکال کر بوتل کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اور میں بھی محاورہ ہی کہہ رہا ہوں۔ دیکھو طوطے کو تو خود چوری کھ

کھلا کر بلوانا پڑتا ہے تب وہ بولتا ہے جب کہ کوا بس مسلسل بولے ہی چلا جاتا ہے اور تم جانتے ہو بیوی ساری عمر کیا کرتی ہے۔ بس بولتی ہی رہتی ہے" عمران نے باقاعدہ فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

"اچھا چھوڑو اس طوطے اور کوے کو ——— لو پیو" ——— ہنری جیمز نے شراب سے بھرا ہوا گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے توبہ توبہ ——— شراب مجھے دے رہے ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ قبلہ والد صاحب کو پتہ لگ گیا تو جوتے مار مار کر کھوپڑی پلپلی کر دیں گے تا بھی میں باز آیا ایسی دوستی سے ——— کہ میری کھوپڑی پلپلی ہو جائے" عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— کہاں جا رہے ہو" ——— ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"قبلہ والد صاحب کا کہنا ہے کہ ایسے دوستوں کے ساتھ مت بیٹھو جو تمہیں بری باتیں سکھاتے ہوں" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا بیٹھو ——— مت پیو" ——— ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا کہ اب مجھے نہیں کہو گے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بھئی وعدہ ——— تم بیٹھو تو سہی" ——— ہنری جیمز نے کہا اور عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا بھی نہیں تھا کہ فلیٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو سرخ لمبے دو لمبے تڑنگے

آدمی ہاتھوں میں ریوالور اٹھائے اندر داخل ہو گئے۔ ان دونوں نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب اوڑھے ہوئے تھے۔

"یا اللہ خیر" ——— عمران نے انہیں دیکھتے ہی ہاتھ اٹھا دیئے اور منہ ہی منہ میں کسی آیت کا ورد کرنے لگا۔ ہنری جیمز حیرت سے منہ پھاڑے ان نقاب پوشوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ہنری جیمز ——— مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— ایک نقاب پوش نے بڑے کرخت لہجے میں ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو" ——— ہنری جیمز نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے ٹوپاز کے آڑے آنے کی کوشش کی ہے اور ٹوپاز کے آڑے آنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے" ——— نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم دوسرا سانس مت لینا یار ——— پہلے پر ہی قائم رہنا۔ پھر تو ان پردہ نشینوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا" ——— اچانک عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ——— ہمیں افسوس ہے کہ تم بھی ہمارے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ حالاں کہ تمہارا ہمارا کوئی تعلق نہیں" ——— نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب تو تعلق پیدا ہو گیا پیارے نقاب پوش" ——— عمران نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور نقاب پوش پر کسی عقاب کی طرح جا پڑا۔ نقاب پوش کو شاید عمران

سے اتنی پھرتی کی توقع خواب میں بھی نہیں تھی۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکا اور عمران نے نہ صرف اس کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا بلکہ اس نے ایک بازو کی مدد سے اسے جکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

ادھر عمران کے حرکت میں آتے ہی ہنری جیمز نے بھی چھلانگ لگائی اور وہ اچھل کر صوفے کو گراتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگا۔ صوفہ اب اس کے سامنے آ گیا تھا ——— اور اس کی قسمت تھی کہ وہ بس ایک لمحے کے فرق میں بچ گیا۔ کیوں کہ دوسرے نقاب پوش کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں صوفے میں ہی ٹھنڈی ہو کر رہ گئی تھیں ——— مگر اس نقاب پوش کو دوسری بار ٹریگر دبانے ضرورت ہی نہ رہی کیوں کہ عمران نے پوری قوت سے اپنے سینے سے لگے ہوئے نقاب پوش کو اس کی طرف اچھال دیا ——— اور چوں کہ وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس لئے وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر دروازے سے باہر جا گرے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری جیمز صوفے کے پیچھے سے نکل کر ان پر کوئی وار کرتا وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور دوسرے لمحے راہداری میں بھاگتے چلے گئے ——— ہنری جیمز اٹھ کر ان کے پیچھے بھاگنے لگا۔

"ارے رک جاؤ یار ——— بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے"۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو بڑے اطمینان سے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ مگر ہنری جیمز اس کی بات سنے بغیر چھلانگیں لگاتا ہوا دروازے سے باہر نکلا اور راہداری میں دوڑتا چلا گیا ——— جب کہ عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک ابھر آئی تھی۔

"نکل گئے"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے چند لمحوں بعد اندر آتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بھگوڑوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے۔ جو جاتا ہے اُسے جانے دو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو ڈھیر کر سکتے تھے۔ ریوالور تمہارے ہاتھ میں تھا"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"اور قتل کے مقدمے میں تاریخیں بھگتا تا رہتا۔۔۔۔ ناں بھئی میں باز آیا ایسی دوستی سے۔۔۔۔ ویسے یہ ٹوپاز کیا بلا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ منشیات سمگلنگ کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ لمبے ہیں تو ٹانگیں یقیناً چھوٹی ہوں گی اسی لئے بھاگنے میں خاصی تیزی دکھائی ہے انہوں نے"۔۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مذاق مت کرو یار۔۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ٹوپاز والے یو دن دھاڑے مجھ پر چڑھ دوڑیں گے"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ بیچارے خواہ مخواہ دن کو ادھر آ نکلے۔ باہر دروازے پر باقاعدہ حملہ درج کرا دو"۔۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم یہاں بیٹھو میں ہیڈ کوارٹر اس حملے کی رپورٹ

کرا آؤں"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے دیا تب"۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا وہ سڑک پہ مجھ پر حملہ کر دیں گے"۔ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھئی۔۔۔۔ ریوالور کی گولی ٹریفک کے اشارے پر رک نہیں جاتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی ہویدا تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا خوشگوار موڈ اس حملے نے یکسر بدل دیا تھا۔

"یار۔۔۔۔ اتنے پریشان کیوں ہو ٹیلی فون پر رپورٹ کر دو"۔ عمران نے ہنری جیمز کی پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

"نہیں۔۔۔۔ ہمارے ہاں ٹیلی فون پر رپورٹ کرنے کی ممانعت ہے۔ مجرم عام طور پر ٹیلی فون لائنیں ٹیپ کر لیتے ہیں اسی لئے اصول یہ بنایا گیا ہے کہ ہر رپورٹ ذاتی طور پر کی جائے"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے رپورٹ کرنے سے کیا ہوگا کیا حملہ آور ہاتھ جوڑ کر ہیڈ کوارٹر میں پیش ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں۔۔۔۔ مجھ پر اس طرح حملہ بتاتا ہے کہ ٹوپاز اب کھل کر سامنے آ گئی ہے۔۔۔۔ اس لئے اس کے خلاف ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر حرکت کرنی ہوگی"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشانی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس محکمے سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ارے ہاں ——— میں نے سنا ہے کہ تم اپنے ملک میں جاسوسی وغیرہ کرتے رہتے ہو۔ کیا واقعی ایسی ہی بات ہے" ——— ہنری جیمز نے چونک کر کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"ارے جاسوسی تو میں نے کیا کرنی ہے بس وغیرہ کرتا رہتا ہوں۔ لوگوں نے خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے" ——— عمران نے بڑے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا جیسے جاسوسی کرنے کی بات تسلیم کرتے ہوئے اُسے شرم آ رہی ہو۔

"ہوں ——— پھر تمہیں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا تعلق منشیات کے انسداد کے بین الاقوامی ادارے نارکوٹک ایجنسی سے ہے نارکوٹک ایجنسی آج کل ڈیانز کے خلاف کام کر رہی ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی تھی کہ ایک پوائنٹ سے ڈیانز کا مال نکلتا رہتا ہے چنانچہ مجھے فیلڈ میں بھیج دیا گیا ——— میرا عہدہ انسپکٹر کا ہے۔ آج ہی میں نے کام شروع کیا ہے۔ اور آج ہی ڈیانز والے مجھ پر چڑھ دوڑے ہیں۔ اب تم خود بتاؤ کہ اس تنظیم کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں" ——— ہنری جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فلپ برگر نارکوٹک ایجنسی میں کیا عہدہ رکھتا ہے" ——— عمران نے اچانک پوچھا اور ہنری جیمز کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ اسے یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے عمران انسان کی بجائے کسی بھوت میں تبدیل ہو گیا ہو۔

"تم فلپ برگر کو کیسے جانتے ہو اور پھر اس بات کا علم تمہیں ہے کہ اس کا تعلق نارکوٹک ایجنسی سے ہے" ——— ہنری جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ارے تم اتنے حیران کیوں ہو گئے ہو۔ تمہیں بتایا تو ہے کہ میں بھی وغیرہ کرتا رہتا ہوں۔ اور اسی وغیرہ میں مجھے اس بات کا پتہ بھی چل گیا" عمران نے جواب دیا۔

"یہ بات نہیں ——— فلپ برگر کے متعلق تو سوائے چند خاص آدمیوں کے کسی کو بھی علم نہیں کہ اس کا تعلق نارکوٹک ایجنسی سے ہے۔ پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ——— ہنری جیمز ابھی تک حیرت میں مبتلا تھا۔

"یہ خط دیکھو" ——— عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر ہنری جیمز کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ اور ہنری جیمز نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے لفافہ لیا اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگا ——— چند لمحوں بعد اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی اس نے کاغذ واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بہت خوب ——— مجھے خوشی ہے کہ میرا ایسا دوست بین الاقوامی طور پر اتنی اہمیت رکھتا ہے" ——— ہنری جیمز نے ہلکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اُسے شاید اپنی کمتر حیثیت کا احساس ہو گیا تھا۔

"ارے نہیں ——— یہ خط تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نام ہے۔ بس اس نے مجھ پر مہربانی کی مجھے یہاں کی سیر کرنے بھیج دیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لفافہ جیب میں رکھ لیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے" ——— ہنری جیمز نے پوچھا۔

"پروگرام تو اب بنائیں گے۔ آؤ پہلے تمہاری جان بچا دوں۔ پھر اکٹھے

تمہارے ہیڈ کوارٹر چلتے ہیں وہاں چل کر کوئی بات چیت ہو گی "۔۔۔۔۔ عمران نے اپنا بریف کیس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جان بچانے کا کیا مطلب "۔۔۔۔۔ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے بریف کیس کھول کر اس میں سے موجود ایک چھوٹا سا ڈبہ کھولا جس میں مختلف رنگوں کی کریمیں موجود تھیں۔

"کیا میک اپ کرنا چاہتے ہو "۔۔۔۔۔ ہنری جیمز نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔۔ اس حلیے میں تم اتنے خوب صورت نہیں لگ رہے اگر کہیں راستے میں کوئی ٹی وی کا یونٹ مل گیا تو لوگ کیا کہیں گے کہ ہنری جیمز اتنا بدصورت ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے ہنری جیمز کے چہرے پہ چلنے شروع ہو گئے۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔۔۔۔۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے ہاتھ پیچھے ہٹائے اور ایک لمحے کے لئے اس کے چہرہ کا جائزہ لیتا رہا۔

"اب ٹھیک ہے پورے گلفام لگ رہے ہو۔ جا کر یہ لباس بدل لو "۔ عمران نے کہا اور ہنری جیمز اٹھ کر تیر کی طرح ٹوائلٹ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"ارے ۔۔۔۔ کمال ہے تم تو جادوگر ہو "۔۔۔۔۔ اچانک ٹوائلٹ سے ہنری جیمز کی چیخ سنائی دی۔ وہ شاید آئینے میں اپنا بدلا ہوا چہرہ دیکھ کر حیرت سے چیخ ۔ تا۔

"یہ تم نے ۔ مجھے خود یقین نہیں آ رہا کہ یہ میرا چہرہ ہے "

ہنری جیمز نے ٹوائ ۔ ے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیوں خوب صورت لا ۔ ہے ہو نا "۔۔۔۔۔ عمران نے داد طلا

لہجے میں پوچھا۔

"ایسا ویسا ۔۔۔۔ یار کہیں یہ لڑکیاں مجھے راستے میں ہی نہ چمٹ جائیں "۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ٹوائلٹ میں گھستا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹوائلٹ سے باہر آیا تو اس نے لباس بدل لیا تھا۔ اور اب وہ بطور ہنری جیمز پہچانا بھی نہ جا سکتا تھا۔

"اب تم یہاں بیٹھو اور میں ذرا اپنا حلیہ بدل لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے تم مارے جاؤ "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بریف کیس اٹھا کر ٹوائلٹ میں گھستا چلا گیا۔ ہنری جیمز اب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا شراب گلاس میں انڈیل رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو جیمز چونک پڑا وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے ۔۔۔۔ یہ تم ہو واقعی ۔۔۔۔ یار بڑے بدصورت ہو گئے ہو "۔ ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ دونوں ہی خوب صورت ہو گئے تو بے چاری لڑکیاں فیصلہ نہ کر پائیں گی۔ اس لئے ان کے فائدے کے لئے میں بدصورت بن گیا ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے اپنی پکوڑے جیسی ناک کو سکیڑتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ تم واقعی جادوگر ہو ۔۔۔۔ اب مجھے یقین ہے کہ ٹوپاز تمہارے ہاتھوں بچ نہیں سکتی "۔۔۔۔۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر مونث ہے تو پھر تو اس کا بچ نکلنا یقینی ہے کیوں کہ قبلہ والد صاحب نے کہا ہے کہ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا مردانگی نہیں ہوتی۔ ہاتھ کی بجائے

چاہے جوتیاں اٹھالو۔ وہ ٹھیک ہے اس میں کھری مردانگی ہے "
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سرجی جمیز ایک بار پھر پہلے کی طرح ہنس پڑا۔

"شکر ہے تمہارا موڈ تو ٹھیک ہوا ــــ آؤ اب چلیں تم اپنی رپورٹ کرو اور میں رپورٹ مانگوں" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔

فلپ برگلر کی آنکھ کھلی تو پہلے تو وہ حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ یوں لگتا تھا جیسے اُسے اندازہ نہ ہو رہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے تمام احساسات جاگتے چلے گئے ــــ اور اُسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس دیو ہیکل ٹرک کا منظر یاد آ گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اور یوں اپنے آپ کو چٹکیاں بھر کر دیکھنے لگا کہ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی وہ زندہ ہے۔

"اوہ ــــ آپ ہوش میں آ گئے مسٹر برگلر" ــــ اچانک ایک آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر ادھر دیکھا۔ اس کے سامنے سفید

کوٹ پہنے ایک نوجوان ڈاکٹر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تھی

"میں کہاں ہوں" ــــ فلپ برگلر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ سپیشل جنرل ہسپتال میں ہیں۔ آپ سڑک پر بے ہوش پڑے تھے کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے آپ کو دیکھا اور پھر آپ کو وہ یہاں ہسپتال میں چھوڑ گیا ــــ آپ کے شناختی کارڈ سے ہم نے آپ کا نام جانا ہے" ــــ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس ٹرک نے مجھے کچلا نہیں" ــــ فلپ نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ اُسے شاید ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس دیو ہیکل ٹرک کے نیچے آنے سے وہ کچلا کیوں نہیں گیا۔

"ٹرک ڈرائیور کے بیان کے مطابق گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے جس وقت آپ اُسے نظر آئے اس وقت ٹرک آپ کے اتنے قریب پہنچ چکا تھا کہ وہ اُسے کسی صورت میں بھی نہ روک سکتا تھا ــــ چنانچہ ٹرک آپ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور کا بھی یہی خیال تھا کہ آپ اس کے ٹرک کے نیچے کچلے گئے ہیں لیکن جب وہ ٹرک روک کر پیچھے آیا تو آپ صحیح سالم پڑے ہوئے تھے البتہ بے ہوش ضرور تھے ــــ دراصل آپ کی خوش قسمتی تھی کہ ٹرک سپیشل ہیوی لوڈر تھا۔ اس لئے اس کی چوڑائی کافی زیادہ تھی کہ ٹرک کے دونوں سائیڈوں کے پہیے آپ کے پاس سے گزر گئے اور آپ کچلے جانے سے بچ گئے" ــــ ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ خدا کا شکر ہے" ــــ فلپ برگلر کے منہ سے اطمینان

کی ایک طویل سانس نکل گئی۔

"آپ صرف خوف کی شدت کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ ویسے آپ کو کوئی چوٹ وغیرہ نہیں آئی۔ اس لئے آپ پولیس کو بیان دینے کے بعد ہماری طرف سے فارغ ہیں" ـــــ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"پولیس کو" ـــــ فلپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ ضابطے کی کارروائی ہے۔ سارجنٹ باہر آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے میں اسے بھیجتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے چند ہی لمحوں بعد ایک طویل القامت سارجنٹ اندر داخل ہوا۔

"ہیلو مسٹر برگر ـــــ میری طرف سے اس خوفناک حادثے سے بچ نکلنے پر مبارکباد قبول فرمائیے" ـــــ سارجنٹ نے بستر کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سارجنٹ ـــــ واقعی بے حد خوفناک واقعہ تھا۔ مجھے ان لمحات کا تصور آتے ہی جھرجھری سی آتی ہے" ـــــ فلپ برگر نے واقعی جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے آپ کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں آپ ایک تاجر ہیں ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کے مالک غیر شادی شدہ ہیں اور اکیلے فلیٹ میں رہتے ہیں ـــــ آپ کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی یا کاروباری رقابت نہیں ہے۔ آپ ایک تنہائی پسند اور سیدھے سادے آدمی ہیں ـــــ لیکن اس کے باوجود آپ کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا اس کی کیا وجوہات ہیں" ـــــ سارجنٹ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ ـــــ یقین جانو ـــــ میری سمجھ میں ابھی تک خود نہیں آیا کہ یہ سب کچھ کیا تھا۔ میں رات کو حسب معمول ٹی وی دیکھنے کے بعد سو گیا۔ کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑ کر جگا دیا ـــــ جیسے ہی میری آنکھیں کھلیں میں نے اپنے بستر کے گرد چار نقاب پوشوں کو کھڑے دیکھا۔ انہوں نے چہروں پہ سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے ـــــ اس سے پہلے کہ میں صورت حال کو سمجھتا ایک نقاب پوش نے کوئی چیز میری پیشانی پہ ماری اور میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر میں نے اپنے آپ کو سڑک پر بندھا ہوا پایا ـــــ اور پھر ایک دیوہیکل ٹرک مجھے اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اور میں خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ ابھی اس ہسپتال میں کھلی ہے" ـــــ فلپ برگر نے مختصر سا بیان دیتے ہوئے کہا۔ سارجنٹ ہاتھ میں پکڑی ہوئی نوٹ بک میں اس کا بیان نوٹ کرتا رہا۔

"آپ کا کیا اندازہ ہے وہ لوگ کون تھے۔ اور انہوں نے کیوں یہ پیچیدہ طریقہ کار استعمال کیا وہ آپ کو وہیں فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے" ـــــ سارجنٹ نے پوچھا۔

"میں بالکل اندازہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ لٹیرے ہوتے تو وہ مجھے بے ہوش کر کے وہیں ڈال جاتے میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا" ـــــ فلپ برگر نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کے فلیٹ کی مکمل تلاشی لی گئی ہے۔ ہر چیز الٹی پلٹی ہو رہی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش تھی۔ آپ بتا سکتے

ہیں کہ ایسی کون سی خاص چیز ہو سکتی ہے "۔۔۔۔۔۔ سارجنٹ نے ذرا تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"میرے پاس تو ایسی کوئی خاص چیز نہیں ہو سکتی۔ کاروباری کاغذات میں کبھی فلیٹ پر لایا ہی نہیں اور میرے پاس نہ ہی رقم تھی اور نہ ہی کوئی قیمتی چیز "۔۔۔۔۔۔ فلپ برگر نے جواب دیا۔ لیکن اس کے ذہن میں سارجنٹ کی بات سن کر بھونچال سا آ گیا تھا۔ اُسے اب تک خیال ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے فلیٹ میں ٹوپاز کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ موجود تھی۔ اور وہ یہ رپورٹ چیکنگ شعبے کو بھیجنے ہی والا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس بارے میں سارجنٹ کو کچھ نہ بتا سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگ کون تھے اور کیا چاہتے تھے۔ آپ فلیٹ پر پہنچ کر خود بھی چیک کریں اگر کوئی چیز گم ہو تو ہمیں ضرور رپورٹ کیجئے "۔۔۔۔۔۔ سارجنٹ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ بھی شاید رسمی کارروائی پوری کرنے آیا تھا۔ اور شاید جلد از جلد جان چھڑا کر واپس جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ چنانچہ اس نے نوٹ بک بند کر کے جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ایک نرس نے فلپ برگر کو اس کا لباس لا کر دیا اور فلپ برگر نے ملحقہ ٹوائلٹ میں لباس تبدیل کیا۔۔۔۔۔۔ اور پھر ہسپتال کے دفتر میں آ کر اس نے واپسی رجسٹر پر اپنے دستخط کئے اور ہسپتال کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ وہ جلد از جلد اپنے فلیٹ پر پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس رپورٹ کے متعلق معلوم کر سکے کہ آیا وہ محفوظ ہے یا نہیں۔

چند لمحوں بعد ہی ٹیکسی نے اُسے فلیٹ تک پہنچا دیا۔ فلپ برگر جب

فلیٹ میں پہنچا تو واقعی ہر چیز الٹ پلٹ ہوئی پڑی تھی۔ اُس نے سب سے پہلے لکھنے کی میز کی وہ خفیہ دراز چیک کی جس میں وہ رپورٹ موجود تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ خالی دراز اس کا منہ چڑا رہی تھی رپورٹ غائب ہو چکی تھی۔

فلپ برگر نے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر الماری سے شراب کی بوتل نکال کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب یہ بات تو واضح ہو گئی تھی کہ حملہ آوروں کا تعلق یقیناً ٹوپاز سے تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن سوچنے کی بات یہ تھی کہ انہیں اس رپورٹ کے متعلق کیسے پتہ چلا۔ اور پھر انہوں نے اُسے مارنے کے لئے اتنا پیچیدہ طریقہ کار کیوں استعمال کیا۔۔۔۔۔۔ وہ اُسے فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب ٹوپاز والوں کو معلوم ہو گا کہ وہ ٹرک کے نیچے آ کر مرنے کی بجائے بچ نکلا ہے تو کیا وہ اس پر دوبارہ حملہ کریں گے۔ یقیناً یہ بات واضح تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے خیال کے مطابق اُسے سڑک پر صرف اس لئے پھینک دیا گیا تھا کہ ٹرک کے نیچے آ کر کچلے جانے سے اس کی لاش مسخ ہو جائے گی اور پھر کوئی اُسے پہچان نہ سکے گا۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ بات اس طرح غلط ہو جاتی تھی کہ پھینکنے والوں نے اس کی جیبیں خالی نہ کی تھیں۔ اس کا شناختی کارڈ اس کی جیبوں میں موجود تھا۔ اور پھر اُسے خود بخود اپنے خیال پر ہنسی آ گئی۔۔۔۔۔۔ دراصل اس کی ایک عادت نے انہیں تلاشی لینے سے باز رکھا تھا۔ عام طور پر نائٹ سوٹ کی جیبوں میں کوئی شخص کوئی چیز نہیں رکھتا لیکن فلپ برگر کی عادت تھی کہ وہ اپنا شناختی کارڈ ہمیشہ نائٹ سوٹ کی جیب میں رکھ لیتا تھا۔۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا

شناختی کارڈ جیب میں رہ گیا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فلپ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا ——— اور پھر کچھ لمحے وہ تذبذب کے عالم میں بیٹھا سوچتا رہا کہ فون رسیو کرے یا نہیں کیوں کہ اسے خیال آگیا تھا کہ کہیں مجرموں کی طرف سے یہ فون نہ ہو کہ وہ چیک کرنا چاہتے ہوں کہ کوئی اس فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں ——— لیکن پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ کہ آخر کب تک وہ چھپ سکتا ہے۔

"ہیلو" ——— فلپ برگر" ——— دوسری طرف سے ایک زنانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ——— فلپ برگر بول رہا ہوں" ——— فلپ برگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔

"آپ نے رپورٹ بھیجنے کے لئے کہا تھا۔ باس آپ کی رپورٹ کے منتظر ہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے۔ اور مجھ پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ میں ابھی ہسپتال سے واپس لوٹا ہوں" ——— فلپ برگر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ویری سیڈ ——— اچھا ——— ایک لمحہ ہولڈ کیجئے۔ میں باس سے بات کرتی ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور فلپ برگر خاموش رہا۔

"ہیلو" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور وہ سمجھ گیا کہ یہ آواز نارکوٹکس ایجنسی کے چیف کرنل ہالینڈ کی ہوگی۔ کیوں کہ نارکوٹکس ایجنسی کا چیف باس وہی تھا ——— ویسے آج تک اُسے کر!

سے براہِ راست رابطے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔

"یس باس ——— میں فلپ برگر بول رہا ہوں" ——— فلپ برگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے اور تم پہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے" چیف کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— فلپ نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے تمام واقعات بتا دیئے۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ہیلی ٹوم ہوٹل میں آ کر رپورٹ کرو بار ٹینڈر سے صرف تم نے دو لفظ کہنے ہیں" بلیک وسکی" اور وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تفصیل سے بات ہوگی" چیف نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ——— میں ابھی پہنچ رہا ہوں" ——— فلپ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— میں منتظر ہوں" ——— چیف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔ اور فلپ بھی رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ چیف نے اُسے اپنے پاس کیوں بلایا ہے۔ بہرحال اس نے کندھے جھٹکے اور پھر فلیٹ کی الٹ پلٹ چیزوں کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ انہیں درست کرنے کے بعد وہ چیف کے پاس جا سکے۔

یہ ایک بہت بڑا ہال تھا۔ جس میں بے شمار عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں اور ان مشینوں کے سامنے سفید رنگ کا لباس اور چہرے پر آکسیجن ماسک پہنے بے شمار لوگ کام کر رہے تھے ——— ان کا انچارج سرخ رنگ کا لباس پہنے ایک طرف کرسی میز بچھائے بڑے چوکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہال کی دیواروں کے درمیان جگہ جگہ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں ——— جن کی دوسری طرف سمندر کا شفاف پانی صاف نظر آ رہا تھا۔ مختلف قسموں کی مچھلیاں اور سمندری جانور تیرتے پھر رہے تھے۔

مشینوں کے اوپر بڑے بڑے کیف لگے ہوئے تھے جن میں سفید رنگ کا پوڈر بھرا ہوا تھا۔ چھت کے ساتھ پائپ نصب تھے جن میں سے سفید رنگ کا پوڈر مسلسل ان کیفوں میں گزر رہا تھا ——— اور پھر یہ سفید رنگ کا پاوڈر مشینوں سے گزر کر مائع صورت میں بڑے بڑے جاروں میں بھرا جا رہا تھا۔ یہ جار ایک بڑی مشین سے منسلک تھے اور مائع اس مشین میں سے گزر کر مشین کے آخری سرے پر موجود نلکی میں جب پہنچتا تھا تو وہاں وہ

خاکی رنگ کے سفوف میں تبدیل ہو جاتا تھا ——— اور پھر یہ سفوف ایک چھوٹے سے شفاف پائپ سے ہوتا ہوا ہال کی ایک دیوار میں غائب ہو جاتا تھا۔ مشینوں پر مسلسل کام ہو رہا تھا۔

انچارج اپنی کرسی پر بیٹھا بڑے غور سے ایک ایک مشین کی کارکردگی کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انچارج نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ——— اس کے چہرے پر چونکہ گیس ماسک چڑھا ہوا تھا۔ گیس ماسک کی ایک سائیڈ پر مائیک سا نصب تھا ——— انچارج نے رسیور کا بولنے والا سرا اس مائیک کے ساتھ رکھا اور دوسرا کان پہ لگا لیا۔

"یس نمبر تھری سپیکنگ" ——— انچارج نے کہا۔ اس کی آواز مائیک سے نکلی تھی۔

"نمبر ون سپیکنگ ——— کام کی کیا رپورٹ ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ مشینی سا تھا۔

"کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے باس ——— تمام مشینیں درست کام کر رہی ہیں" ——— نمبر تھری نے جواب دیا۔

"کتنا مال تیار ہو جائے گا" ——— نمبر ون نے پوچھا۔

"باس ——— اس بار ہم اپنا ٹارگٹ کور کر لیں گے" ——— نمبر تھری نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹارگٹ ضرور کور ہونا چاہئے۔ مال کی پہلی کھیپ آج سوئیڈن جانی ہے۔ پارٹی تیار ہے" ——— نمبر ون نے کہا۔

"ہو جائے گا باس" ——— نمبر تھری نے جواب دیا اور پھر دوسری

طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا ——— اور دوبارہ مشینوں کو دیکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام ہونے کے بعد اچانک چھت سے آنے والے پائپوں میں سے سفید رنگ کا سفوف گرنا بند ہو گیا ——— اور اس کے ساتھ ہی تمام مشینیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں انچارج نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار گھڑگھڑاہٹ ہوئی اور تمام مشینیں آہستہ آہستہ فرش میں دھنستی چلی گئیں ——— چھت سے لٹکتے ہوئے پائپ چھت میں غائب ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی ہال بالکل خالی ہو گیا۔ مشینوں پر کام کرنے والے لوگ تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے جو مشینوں کے دھنسنے کے بعد نمودار ہوا تھا ——— جب آخری شخص بھی چلا گیا تو انچارج تیزی سے ایک کونے کی طرف بڑھا اس نے ایک مخصوص جگہ پر زور سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور انچارج اس حصے سے گزر کر دوسری طرف آ گیا ——— یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ انچارج نے یہاں آکر چہرے سے گیس ماسک اتار دیا اور سرخ رنگ کا چغہ بھی اتار کر اس نے ایک الماری میں رکھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا ——— راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ اور سامنے دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ نمبر تھری نے دروازے پر اپنی بائیں ہتھیلی پھیلا کر رکھی اور اسے ہلکے سے دبا لیا ——— دوسرے لمحے دروازے پر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا نمبر تھری اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میز

ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے جب کہ چہرے پر موجود چھوٹی چھوٹی داڑھی گہری سیاہ تھی ——— اس طرح اس کا حلیہ عجیب و غریب ہو گیا تھا۔

"باس ——— کام مکمل ہو گیا ہے" ——— نمبر تھری نے میز کے قریب رک کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— بیٹھو ——— میں نے نمبر ٹو اور فور کو بھی بلایا ہے ایک اہم بات سامنے آئی ہے میں چاہتا ہوں اس پر گفتگو کر لی جائے" ——— نمبر ون نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور نمبر تھری بڑے مؤدبانہ انداز میں میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باری باری دو اور آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور نمبر ون نے انہیں بھی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا ——— ان کے کرسیوں پر بیٹھ جانے کے بعد نمبر ون نے سائیڈ ایک پر موجود بٹنوں کے ایک بڑے سے بورڈ پر لگے ہوئے دو بٹن دبا دیئے تو دروازے اور کمرے کی دیواروں پر لوہے کی سی شیٹیں چڑھتی چلی گئیں ——— اور اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

"میرے پاس سپیشل گروپ نے رپورٹ بھیجی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ٹوپاز کے خلاف بین الاقوامی قوتیں حرکت میں آ گئی ہیں"

نمبر ون نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی قوتیں ——— کیا مطلب باس" ——— نمبر ٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات یہ ہے کہ مجھے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ نارکوٹک ایجنسی نے

ٹوپاز کا سراغ لگا لیا ہے۔ اور مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے معاملہ نارکوٹک ایجنسی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے ——— میں نے کوشش شروع کر دی کہ اس خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کو تلاش کیا جائے چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کا سربراہ ایک شخص فلپ برگر ہے جو لندن ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک ہے ——— اور اس نے ٹوپاز کے بارے میں کوئی خفیہ رپورٹ بھی تیار کی ہے۔ جس پر میں نے مرڈر سیکشن کے نمبر تھرٹی کے ذمہ اس کی مکمل صفائی کا کام لگا دیا ——— اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کہ اس کی موت کو حادثہ بنا دیا جائے تاکہ نارکوٹک ایجنسی چوکنی نہ ہو جائے۔ اور اس سے رپورٹ بھی حاصل کی جائے۔ نمبر تھرٹی نے رپورٹ حاصل کر کے پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی اور وہاں سے وہ رپورٹ میرے پاس آ گئی ——— لیکن یہ رپورٹ فضول سی ہے اس میں کوئی اہم بات نہیں ہے صرف قیاسیات سے کام لیا گیا ہے۔ پھر نارکوٹک ایجنسی کا ایک انسپکٹر ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ ٹوپاز کے آڑے آ رہا ہے ——— اس نے سپلائی نمبر بارہ کو پوائنٹ نمبر چودہ پر چیک کیا لیکن مال بچ نکلا۔ یہ ہنری جیمز فلپ برگر کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ نمبر تھرٹی کو اس کی مکمل صفائی کے بارے میں بھی احکامات دے دیئے گئے۔ ——— لیکن اب سپیشل گروپ نے رپورٹ دی ہے کہ فلپ برگر بھی بچ گیا ہے۔ نمبر تھرٹی نے انتہائی اناڑی پن سے کام لیا۔ اس نے اسے رسیوں سے باندھ کر سڑک پر ڈال دیا تاکہ وہ ٹرک سے کچلا جائے ——— بہرحال وہ بچ گیا۔ اور ہمیں اس وقت اطلاع ملی جب وہ ہسپتال سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اس

فلیٹ پر ریڈ کیا گیا اور پھر وہاں اُسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ ادھر نمبر تھرٹی نے ہنری جیمز کے فلیٹ پر حملہ کیا لیکن وہاں ایک ایشیائی موجود تھا ——— جس کی وجہ سے حملہ ناکام ہو گیا اور انہیں فرار ہونا پڑا۔ پھر انہوں نے فلیٹ سے باہر مورچے لگا لئے۔ لیکن جب بہت دیر تک وہ باہر نہ نکلے تو نمبر تھرٹی نے فلیٹ کو ہی بم سے اڑا دیا ——— لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ فلیٹ خالی تھا۔ ملبے سے کوئی آدمی یا لاش برآمد نہیں ہوئی اس کا مطلب ہے کہ وہ ایشیائی اور ہنری جیمز فلیٹ تباہ ہونے سے پہلے ہی نکل گئے ——— سپیشل گروپ نے نمبر تھرٹی سے اس ایشیائی کا حلیہ معلوم کر کے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا کا علی عمران ہے۔ ایک ایسا شخص جسے پوری دنیا کے مجرم عزرائیل کے نام سے یاد کرتے ہیں دنیا کا خطرناک ترین انسان ——— جس نے بڑی بڑی طاقتور تنظیموں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ بظاہر انتہائی معصوم سا اور احمق سا نوجوان لیکن درپردہ دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے ——— پھر مزید تحقیقات کی گئی۔ تو پتہ چلا کہ علی عمران کو نارکوٹک ایجنسی نے باقاعدہ دعوت بھیج کر بلایا ہے اور اس کے بلانے کا مقصد ٹوپاز کے خلاف مورچہ بندی ہے ——— چنانچہ اب صورت حال یہ ہے کہ علی عمران نارکوٹک ایجنسی کی حمایت میں ٹوپاز کے خلاف میدان میں اتر آیا ہے۔ سپیشل گروپ علی عمران کو تلاش کرنے میں مصروف ہے ——— جیسے ہی اس کی اطلاع ملی میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ اس کا ہر قیمت پر خاتمہ کر دیا جائے۔ نمبر تھرٹی کو اس کے اناڑی پن کے جرم میں موت کی سزا دی جا چکی ہے ——— ان حالات میں جب کہ ہمیں سویڈن سے بہت بڑا آرڈر ملا ہے اور جس کی

پہلی کھیپ آج تیار ہوئی ہے علی عمران کا یہاں آنا اور نارکوٹک ایجنسی کا یوں تیزی سے حرکت میں آ جانا ہمارے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ نمبر ون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ـــــ کیا یہ شخص علی عمران واقعی اتنا خطرناک ہے کہ ہماری اس قدر طاقت ور تنظیم کے خلاف اکیلا کچھ کرے گا" نمبر تھری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے متعلق رپورٹیں تو ایسی ہی ہیں۔ کہ اس ورلڈ آرگنائزیشن اور سٹار ورلڈ آرگنائزیشن دونوں سے سپیشل گروپ نے رپورٹیں حاصل کی ہیں ـــــ آپ کو معلوم ہے کہ ان دونوں اداروں کی رپورٹیں مصدقہ ہوتی ہیں۔ دونوں اداروں کے مطابق علی عمران دنیا بھر میں سب سے خطرناک آدمی ہے ـــــ اور اس کا ریکارڈ ہے کہ جب بھی یہ شخص کسی تنظیم کے خلاف کام شروع کرتا ہے تو ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ انتہائی جدید ترین وسائل کے مالک اور انتہائی طاقت ور تنظیم کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے ـــــ دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیم جب کبھی اس سے ٹکراتی ہے ہمیشہ ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہوئی ہے" نمبر ون نے جواب دیا۔

"باس ـــــ جہاں تک نارکوٹک ایجنسی کا تعلق ہے۔ وہ تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہمارے آدمی اس تنظیم میں موجود ہیں۔ ہم جب بھی چاہیں اس ایجنسی کے کسی بھی خطرناک شخص کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے ـــــ البتہ یہ شخص علی عمران اگر واقعی اتنا خطرناک ہے تو پھر ہم تنظیم کی پوری طاقت اس کے خاتمے پر

لگا دیتے ہیں یہ اکیلا شخص آخر ہم سے کب تک بچ سکتا ہے" ـــــ نمبر ٹو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"یہی میں سوچ رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ـــــ گروپ کے تمام قاتلوں اور سپیشل گروپ کو ملا کر نیا گروپ تشکیل دیا جائے۔ جس کا چارج آپ تینوں میں سے کسی ایک کے پاس ہو ـــــ اور یہ گروپ پورے ملک میں فوری حرکت میں آ جائے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اس علی عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ـــــ نمبر ون نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ یہ مشن آپ مجھے سونپ دیں۔ اور نیا گروپ بنانے کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف مرڈر گروپ ہی کافی ہے۔ میں چند گھنٹوں میں ہی اس کی لاش آپ کے سامنے ڈال دوں گا" ـــــ نمبر تھری نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ یہ مشن تمہارے سپرد کر دیا گیا۔ تم مرڈر گروپ کا چارج سنبھال لو میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ اس وقت تک لیبارٹری میں تمہارے شعبے کو نمبر ٹو سنبھالے گا" ـــــ نمبر ون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ـــــ ان تینوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور نمبر ون نے بٹن دبا کر دروازے اور دیواروں والی چادریں گرا دیں۔ اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ٹیکسی ایک بڑی سی عمارت کے سامنے رک گئی تو ہنری جیمز اور عمران ٹیکسی سے نیچے اتر آئے۔ ہنری جیمز نے کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ——— ہنری جیمز کا ارادہ پہلے اپنی کار پر آنے کا تھا لیکن عمران کے کہنے پر کہ اس طرح تو میک اپ فضول ہو جائے گا اور وہ دونوں کار کی وجہ سے پہچانے جائیں گے ——— چنانچہ ہنری جیمز نے ٹیکسی انگیج کر لی اور پھر اب وہ اس بڑی سی عمارت کے سامنے اتر گئے تھے۔ ٹیکسی جانے کے بعد ہنری جیمز عمران کو اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھا ——— اور عمارت کے ساتھ تپلی سی گلی میں سے ہوتے ہوئے وہ پچھلی سڑک پر آ گئے۔ سڑک کراس کر کے وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل کے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ ہوٹل پر لگے ہوئے بورڈ کے مطابق اس کا نام بیلی ٹوم ہوٹل تھا ——— ہنری جیمز اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

”بلیک وسکی“ ——— ہنری جیمز نے بارٹینڈر سے مخاطب ہو کر دبے لہجے میں کہا اور بارٹینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر کی دراز سے ایک

کارڈ نکال کر ہنری جیمز کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ ہنری جیمز کارڈ ہاتھ میں لئے واپس مڑا اور پھر تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ہوٹل سے باہر آنے کے بعد اس نے کارڈ کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ مڑا اور ہوٹل کے برآمدے کی دائیں سمت بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے کا اختتام دیوار پر ہوا اس دیوار پر ایک اژدھے کی تصویر بنائی گئی تھی ——— جس کا منہ پوری طرح کھلا ہوا تھا۔ ہنری جیمز نے کارڈ اس کے منہ میں ڈال دیا تب عمران کو پتہ چلا کہ منہ کے درمیان ایک خلا ہے۔ اور کارڈ اس خلا سے دوسری طرف غائب ہو گیا ——— چند لمحوں بعد دیوار تیزی سے ایک طرف کھسکتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار ان کے پیچھے برابر ہو گئی ——— اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ سٹینڈ پر سرخ رنگ کا ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ ہنری جیمز نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تین بار صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا ——— پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور دو بار صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا تیسری بار اس نے رسیور اٹھایا کر ایک بار صفر ڈائل کیا اور رسیور رکھ دیا ——— عمران خاموشی سے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ ہنری جیمز کو رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہنری جیمز نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس ——— ہوٹل بیلی ٹوم“ ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”ہنری جیمز انسپکٹر سپیکنگ“ ——— ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"کوڈ" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سنڈے مارننگ" ——— ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس کو سپیشل رپورٹ دینی ہے۔ اور میرے ساتھ پاکیشیا کے علی عمران ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے خصوصی نمائندے" ——— ہنری جیمز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کیجیے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز رسیور پکڑے خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہنری جیمز ——— کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھ صحیح آدمی ہے" ——— بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"یس باس ——— میں نے ایجنسی کا جاری کردہ خط خود دیکھا ہے" ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اچھا ——— رسیور اُسے دو" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے رسیور عمران کی طرف بڑھایا۔

"یس علی عمران ——— ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) سپیکنگ فرام ہنرماؤتھ" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا لیکن اس کے آخری الفاظ سن کر ہنری جیمز نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر ابل کر آنے والی ہنسی کو بڑی مشکل سے روکا۔

"آپ ہنری جیمز سے کیسے ملے" ——— دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"قسم لے لیجیے جو میں ملا ہوں۔ یہ خود ہی مجھ سے آملا تھا۔ میں اچھا بھلا ہوٹل میں بیٹھا خوب صورت لڑکیوں کی ننگی پنڈلیاں تاڑ رہا تھا کہ بس یہ آن ٹپکا اور نتیجہ یہ کہ میں یہاں آپ کی کرخت باتیں سن رہا ہوں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ ناراض ہو گئے مسٹر علی عمران ——— میں تو صرف تسلی کے لئے پوچھ رہا تھا" ——— دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کی تسلی صرف ہمیں یہاں کھڑے کرنے سے ہی ہوتی ہے تو میں چار دن کھڑا رہنے کے لئے تیار ہوں" ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"رسیور جیمز کو دے دیجیے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور جیمز کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے جیمز ——— میں دروازہ کھولتا ہوں" ——— باس نے کہا اور ہنری جیمز نے شکریہ ادا کر کے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں اطراف میں سمٹتی چلی گئی۔ اب سامنے ایک طویل راہداری نظر آ رہی تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ——— وہ دونوں جیسے ہی دروازے کے سامنے پہنچے۔ دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے ——— کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے ـــــ باس آپ کے منتظر ہیں" ـــــ لڑکی نے بڑے احترام بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے بغلی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ مختلف راہداریوں سے گذر کر ایک دروازے کے سامنے رک گئے ـــــ لڑکی نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کم ان" ـــــ اندر سے باس کی بھاری آواز سنائی دی۔ اور لڑکی دروازے کو دھکیل کر ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔

ہنری جیمز نے عمران کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بھاری جسامت کا آدمی موجود تھا۔ یہ کرنل ہالینڈ تھا ـــــ نارکوٹک ایجنسی کا سربراہ ـــــ کرنل ہالینڈ پہلے ایکریمیا کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ تھا لیکن پھر ایک حادثے میں اس کی ٹانگ کٹ گئی تو اسے نارکوٹک ایجنسی کا سربراہ مقرر کر دیا گیا ـــــ اب اس کی ایک ٹانگ مصنوعی تھی لیکن غور سے دیکھے بغیر اس کے مصنوعی پن کا احساس نہ ہوتا تھا۔

"میں آپ کو نارکوٹک ایجنسی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر علی عمران" ـــــ کرنل ہالینڈ نے اٹھ کر باقاعدہ عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرنل ہالینڈ سے مصافحہ کر کے وہ قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہنری جیمز نے بھی کرسی سنبھال لی۔

"یہ آپ کا خط" ـــــ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر خط نکالا اور کرنل ہالینڈ کے سامنے رکھ دیا۔

"ہنری جیمز ـــــ تمہارا میک اپ شاندار ہے۔ میں نے صرف تمہیں چال سے پہچانا ہے" ـــــ کرنل ہالینڈ نے خط پر ایک نظر ڈال کر ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میک اپ عمران صاحب نے کیا ہے اور یہ خود بھی میک اپ میں ہیں ورنہ یہ خاصے خوب صورت ہیں" ـــــ ہنری جیمز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ اتنا بدصورت آدمی زندگی کیسے گزار سکتا ہے" ـــــ کرنل ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو عورتوں کی نفسیات کا علم نہیں جناب ـــــ عورتیں بدصورت مردوں کو پسند کرتی ہیں اور بدصورت عورتیں خوب صورت مردوں کو اب دیکھئے آپ کی سیکرٹری مجھے دیکھ کر مسکرائی تھی ـــــ جب کہ اس نے ہنری جیمز کو لفٹ بھی نہیں دی" ـــــ عمران نے فلسفہ بھگارتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز بھی مسکرا دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی ایجنسی بے حد شکر گزار ہے کہ انہوں نے ہمارے خط کے جواب میں آپ کو یہاں بھیجا ہے لیکن معاف کیجئے میں صاف گو آدمی ہوں ـــــ مجھے آپ صرف کھلنڈرے سے نوجوان لگ رہے ہیں۔ لاابالی طبیعت کے نوجوان جو ساحل سمندر پر لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجاتے رہتے ہیں۔ اور شاید اس سے زیادہ

ان میں جرأت بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ ہمارے مہمان ہیں جب تک آپ چاہیں ایجنسی کے اخراجات پر یہاں رہیں سیر و تفریح کریں ــــــ اور جب آپ کا واپسی کا موڈ بن جائے تو مجھے اطلاع کر دیجیئے گا"

کرنل ہالینڈ نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور عمران کے لبوں پر شریری سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"آپ کی صاف گوئی مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ کرنل ہالینڈ میرے خیال میں آپ بھی کرنل فریدی کے بیچ کے کرنل ہیں وہ بھی اسی طرح بے رنگ و بے بو قسم کے آدمی ہیں ــــــ بہرحال آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ میرے لئے یہی بہت بڑی خوش بختی ہے کہ میں نے زندگی میں ایک ایسے آدمی سے ملاقات کر لی جس نے سیٹی بجانے کے بعد آگے بھی جرأت کی اور نتیجہ یہ کہ مصنوعی ٹانگ لگوا کر بیٹھنا پڑ گیا"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔ بہرحال آپ ہمارے مہمان ہیں میں کوئی تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ نے کرنل فریدی کا حوالہ دیا ہے ــــــ کرنل فریدی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ ایک بار میں نے اور انہوں نے مل کر کام کیا تھا۔ تب سے میں ان کا مداح ہوں ــــــ میں نے تو ایجنسی کے گورنر بورڈ سے ہی استدعا کی تھی کہ کرنل فریدی کو اس مشن پر بلایا جائے۔ لیکن گورنر بورڈ نے بتایا کہ کرنل فریدی کسی خصوصی مشن میں مصروف ہیں اس لئے انہوں نے ایکسٹو سے بات کرنے کی کوشش کی کیوں کہ کرنل فریدی نے ہی ایکسٹو کی سفارش کی تھی" ــــــ کرنل ہالینڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ کرنل فریدی کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے یہ سفارش کی بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی توقع پر پورا نہیں اترا۔ لیکن کم از کم آپ مجھے یہ تو بتا دیں گے کہ آخر آپ کو کرنل فریدی یا ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی" ــــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دراصل ایجنسی نے محسوس کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے منشیات کے سمگلر بڑے منظم ہو گئے ہیں اور منشیات کی نقل و حمل میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک نئی چیز سامنے آئی ہے جسے عرف عام میں ایکس وائی کہا جاتا ہے۔ ایکس وائی منشیات میں ایک ایسی چیز ہے جو نہ صرف بے حد قیمتی ہے بلکہ اس کا نشہ دنیا میں سب سے تیز ہے ــــــ اور پھر یہ کہ طبی طور پر اسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ایکس وائی پوری دنیا میں تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی ہے ــــــ یہ خاکی رنگ کا پوڈر ہوتا ہے جسے چائے یا کسی بھی مشروب میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔ ہمارے ماہرین نے ایکس وائی پر جب ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ یہ دراصل کوکین کی اعلیٰ ترین کوالٹی ہے۔ اور اس میں خاص تناسب سے چند ایسے کیمیکلز ملائے گئے ہیں جس کے لئے بہت قیمتی اور بہت بڑی مشینری کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ ایکس وائی کی تیاری کے لئے دنیا میں کہیں بہت بڑی لیبارٹری تیار کی گئی ہے اور وہ کام کر رہی ہے ــــــ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری کسی سمگلر کے بس کا روگ نہیں ہے۔ چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ مجرموں کی کوئی بہت بڑی تنظیم میدان میں

اتری ہے۔ چنانچہ جب اس کے لئے غور کیا گیا تو گورنر بورڈ اس نتیجے پر پہنچا۔ کہ ایجنسی مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم سے نپٹنے کے لئے کافی نہیں ہے اس کے لئے کسی ایسی تنظیم کی ضرورت ہے جو مجرموں سے نپٹنے میں مہارت رکھتی ہوں ـــــ اور خاص طور پر ایسے مجرم جن کا تعلق منشیات سے رہا ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں کرنل فریدی کا نام سامنے آیا ـــــ لیکن کرنل فریدی نے معذرت کر لی اور گورنر بورڈ کو یقین دلایا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے رابطہ قائم کیا جائے تو وہ بے حد موثر ثابت ہو سکتے ہیں ـــــ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چیف کو خط لکھا گیا اور آپ تشریف لائے "ـــــ کرنل ہالینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ ـــــ اب آپ صرف فلپ برگلر کا پتہ بتا دیں وہ شاید آپ کی ایجنسی سے متعلق ہے "ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"فلپ برگلر ـــــ آپ اسے کیسے جانتے ہیں "ـــــ کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ نارکوٹک ایجنسی سے متعلق ہے۔ اس لئے میں پہلے اس سے ملنا چاہتا تھا ـــــ یہ تو اتفاق ہے کہ ہنری جیمز سے ملاقات ہو گئی۔ ہم دونوں اکٹھے ہی آکسفورڈ میں پڑھتے رہے ہیں اور پھر ان کے فلیٹ پر بات کھل گئی اور پھر یہ مجھے آپ کے پاس لے آئے "ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ہالینڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر پڑے ہوئے کئی ٹیلی فونوں میں سے ایک کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل ہالینڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل سپیکنگ "ـــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ فلپ برگلر کو اس کے فلیٹ پر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ حملہ آور نقاب پوش تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ انسپکٹر ہنری جیمز کے فلیٹ کو بم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ لیکن شاید فلیٹ خالی تھا۔ کیونکہ ملبے میں سے کوئی لاش نہیں ملی "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان نقاب پوشوں کے خلاف مکمل تحقیقات کراؤ کہ یہ لوگ کون ہیں انہی سے ہی کوئی کلیو مل سکتا ہے "ـــــ کرنل ہالینڈ نے بجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ـــــ ویسے ہمارے آدمی کوشش کر رہے ہیں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ـــــ جیسے ہی کوئی کلیو ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا "۔ کرنل ہالینڈ نے کہا اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ـــــ آپ کے دوست ـــــ فلپ برگلر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سمگلروں کی ایک تنظیم حال ہی میں سامنے آئی ہے ـــــ اس کا نام ٹوپاز ہے۔ لیکن اتفاق سے اس کے

متعلق ایک ٹرانسمیٹر کال سے پتہ چلا ۔۔۔۔ فلپ برگر ہماری ایجنسی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کا سربراہ تھا۔ چنانچہ اُسے ٹوپاز کے متعلق رپورٹ تیار کرنے کا حکم دے دیا گیا ۔۔۔۔ پھر اطلاع ملی کہ فلپ برگر کو رات کو فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا۔ اور اُسے رسیوں سے باندھ کر ایک سڑک پر ڈال دیا گیا جہاں وہ ایک ٹرک کے نیچے آنے سے بال بال بچا۔ ٹرک ڈرائیور نے اُسے ہسپتال پہنچا دیا ۔۔۔۔ وہیں سے ہمیں اس واردات کی اطلاع ملی۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر وہ جب اپنے فلیٹ پہنچا تو میں نے اس سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رپورٹ جو اس نے تیار کی تھی وہ بھی غائب کر دی ہے ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے اُسے یہاں بلوایا تھا۔ تاکہ اس سے زبانی اس رپورٹ کے متعلق پوائنٹس معلوم کیے جائیں لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُسے فلیٹ میں نقاب پوشوں نے گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے ۔۔۔۔ اور ہاں ہنری جیمز ایک حیرت انگیز اطلاع اور بھی ہے۔ تمہارے فلیٹ کو بھی بم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟" کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"باس ۔۔۔۔ اسی کے متعلق رپورٹ دینے میں یہاں آیا ہوں۔ میں اور عمران فلیٹ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک دو نقاب پوش اندر گھس آئے ۔۔۔۔ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عمران کی مداخلت کی وجہ سے وہ بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر عمران نے خدشہ ظاہر کیا کہ ہو سکتا ہے وہ باہر میرے انتظار میں چھپے ہوئے ہوں۔ اس لئے عمران صاحب نے میرا میک اپ کیا اور خود بھی میک اپ کیا۔ اور ہم ٹیکسی کے ذریعے یہاں آ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کا

خدشہ درست تھا وہ باہر ہمارا انتظار کرتے رہے۔ جب ہم باہر نہ نکلے تو انہوں نے بم سے فلیٹ ہی اڑا دیا ۔۔۔۔ ظاہر ہے میک اپ کی وجہ سے وہ ہمیں باہر نکلتے ہوئے چیک نہ کر سکے ہوں گے۔ اور خاص بات یہ کہ ان نقاب پوشوں نے اپنا تعلق ٹوپاز سے ہی بتایا تھا" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے ٹوپاز اب کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اور ان کے ہاتھ بھی بے حد لمبے ہیں ۔۔۔۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہم اس تنظیم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"اچھا جناب ۔۔۔۔ مجھے اجازت دیجیئے تاکہ میں واپسی کی تیاری کروں" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کچھ دن یہاں رہیں" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے اٹھ کر مصافحے کے لیئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خود بھی یہی چاہتا تھا کہ عمران واپس چلا جائے ۔۔۔۔ اس لیئے یہ بات کہتے ہوئے اس کا لہجہ رسمی سا تھا۔

"نہیں ۔۔۔۔ مجھے تو اس ٹوپاز سے ڈر لگنے لگ گیا ہے۔ اس نے مجھے ہنری جیمز کے ساتھ دیکھ لیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے میک اپ میں بھی پہچان لے اور پھر میں کنوارا ہی مارا جاؤں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"او کے ۔۔۔۔ آپ کی مرضی ۔۔۔۔ ہنری ۔۔۔۔ تم انہیں باہر پہنچا کر واپس آؤ۔ اور ہاں ۔۔۔۔ ایکسٹو سے ایک بار پھر ایجنسی کی

طرف سے شکریہ ادا کر دیجئے گا"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اگر میں ٹوپاز کے ہاتھوں بچ گیا تو یقیناً ادا کر دوں گا۔ ورنہ مجبوری"۔ عمران نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ہنری جیمز بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

"مجھے افسوس ہے عمران۔۔۔۔ کرنل دراصل بے حد سخت مزاج آدمی ہے"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے ہوٹل کے برآمدے میں پہنچتے ہوئے بڑے ندامت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔ میری جان بچ گئی۔ یہی غنیمت ہے۔ وہ اگر گولی مار دیتا تو میں اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ میرا بریف کیس تو ظاہر ہے فلیٹ میں ہی ختم ہو چکا ہوگا اس لئے اجازت"۔۔۔۔ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اگر کچھ دن رہ جاتے تو........"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"نا بابا۔۔۔۔ کیوں مجھے ٹوپاز کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ میں باز آیا ایسی جاسوسی سے۔۔۔۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہنری جیمز چند لمحے اُسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ پھر مڑ کر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف چل دیا۔۔۔۔ اب ظاہر ہے کرنل ہالینڈ کے رویے اور عمران کے خوف زدہ ہونے کے بعد وہ اُسے زبردستی تو نہ روک سکتا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرخت چہرے والے آدمی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔۔ نمبر تھری سپیکنگ"۔۔۔۔ اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص نے ہوٹل ہیلی گوم کے برآمدے میں بات چیت کرتے ہوئے ٹوپاز کا نام لیا ہے۔ دراصل ہوا یہ کہ راجر عمران کی تلاش میں ہوٹل چیک کر رہا تھا۔۔۔۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ہوٹل ہیلی گوم کے اندر جانے کے لئے برآمدے سے گزرنے لگا۔ اس نے برآمدے کی دائیں سائیڈ پر دو آدمیوں کی باتیں سنیں۔۔۔۔ جن میں سے ایک نے دوسرے کو کچھ دن رہنے کے لئے کہا مگر دوسرے نے بڑے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیوں مجھے ٹوپاز کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔۔۔۔ میں باز آیا ایسی جاسوسی سے"۔

اور پہلے آدمی سے مصافحہ کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــــ راجر نے اس آدمی کا تعاقب کیا وہ آدمی وہاں سے ٹیکسی پر سوار ہو کر سیدھا ہوٹل بھری سٹار میں گیا اور اس نے وہاں ایک کمرہ بک کرا لیا ہے ـــــــ کمرہ نمبر تین سو تیرہ آٹھویں منزل۔ اور وہ ابھی تک اس کمرے میں موجود ہے" ـــــــ دوسری طرف سے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا گیا۔

"ویری گڈ ـــــــ یہ یقیناً ہمارے کام کا آدمی ہو گا۔ راجر کو ہدایت کر دو کہ وہ اس کی مکمل نگرانی کرے۔ میں مرڈر سیکشن کے آدمی سے اسے اغوا کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں ـــــــ کوڈ فلائنگ ہارس ہو گا"

نمبر بھری نے کہا اور پھر ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ شخص یقیناً وہی علی عمران ہو گا جس کی تعریفیں نمبر ون سپیشل میٹنگ میں کر رہا تھا ـــــــ اس لئے اس نے خود سیکشن کے آدمیوں کے ساتھ اس آدمی پر ریڈ کرنے کا پروگرام بنا لیا تاکہ اپنے سامنے اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آئے۔ اور پھر اس پر تشدد کر کے اصل بات اگلوا لے ـــــــ اور اگر یہ وہی علی عمران ہے تو پھر اسے نمبر ون کو پیش کر دے۔

اس نے تیزی سے ڈرائنگ روم میں پہنچ کر لباس بدلا۔ ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا ـــــــ کمرے سے باہر اس کا سیکرٹری موجود تھا۔ اس نے سیکشن کے دو اہم ترین قاتلوں کو پورچ میں بھیجنے کا حکم دیا اور خود تیزی سے پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دو لحیم شحیم اور مضبوط جسم کے نوجوان تیز تیز قدم

اٹھاتے پورچ میں پہنچ گئے۔ ان کی پتلون کے ابھار بتا رہے تھے کہ ان کی جیبوں میں ریوالور موجود ہیں ـــــــ ان دونوں کی آنکھوں میں سفاکی جھلک رہی تھی۔

"سلام باس ـــــــ میرا نام مائیکل ہے میں مرڈر سیکشن کا نمبر ون ہوں اور یہ موتاشے ہے۔ نمبر ٹو" ـــــــ ان میں سے ایک نے نمبر بھری کے قریب آ کر بڑے مودبانہ انداز میں اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

انہیں اپنے تعارف کی ضرورت اس لئے پیش آ رہی تھی کہ نمبر ون کے احکامات کے مطابق نمبر بھری نے جو اس سے قبل لیبارٹری کے مین شعبے کا انچارج تھا ـــــــ علی عمران کے خاتمے کے لئے مرڈر سیکشن کا چارج سنبھال لیا تھا۔

"مجھ سے پہلے مرڈر سیکشن کے انچارج تم تھے" ـــــــ نمبر بھری نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــــ مائیکل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بہت خوب ـــــــ دیکھو مائیکل ـــــــ ہوٹل بھری سٹار میں ایک آدمی موجود ہے۔ جو تنظیم کے لئے بے حد اہم ہے۔ میں چاہتا تو تمہیں بھیج کر اسے قتل کروا دیتا ـــــــ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسے اغوا کر کے یہاں سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں لایا جائے۔ اور اس کے بعد اس سے اصل بات اگلوا کر اسے چیف باس کے سامنے پیش کیا جائے"

نمبر بھری نے مائیکل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس آدمی کا حلیہ اور کمرہ نمبر بتا دیں ہم اسے لے آئیں گے"

مائیکل نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"وہاں ہماری تنظیم کا ایک آدمی اس کی نگرانی کر رہا ہے۔ وہ آدمی شاید میک اپ میں ہو ـــــ اس لئے اس کا حلیہ تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اس کا کمرہ نمبر تین سو تیرہ ہے۔ آٹھویں منزل ـــــ اور سنو ـــــ چونکہ وہ آدمی بے حد خطرناک ہے۔ اس لئے میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ بہرحال بے حد احتیاط کی ضرورت ہے ـــــ کیونکہ ہم کسی کی نظروں میں نہیں آنا چاہتے" ـــــ نمبر تھری نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ـــــ یہ کام ہمارے بائیں ہاتھ کا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم کس تیزی سے کام کرتے ہیں" ـــــ مائیکل نے جواب دیا۔

اور نمبر تھری نے انہیں کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار تیز رفتاری سے ـــــ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ہوٹل تھری سٹار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ہوٹل تھری سٹار کے پارکنگ شیڈ میں پہنچنے تک کار میں خاموشی طاری رہی اور کار رکتے ہی وہ تینوں باہر نکل آئے ـــــ نمبر تھری نے کار لاک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اندر جاتے ہوئے جیب سے ایک سنہرے رنگ کا پھول نکال کر کوٹ کے کالر پر لگا لیا ـــــ یہ پھول ٹوپاز کا خفیہ شناختی نشان تھا۔ نمبر تھری نے یہ پھول اس لئے لگایا تھا کہ ہوٹل میں موجود راجر انہیں پہچان لے۔

ہوٹل کے مین ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھے کاؤنٹر کی طرف

بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں اس وقت آدھی سے زیادہ میزیں بھری ہوئی تھیں۔ وہ تینوں چند لمحے کاؤنٹر کے قریب رک کر ہال کا جائزہ لیتے رہے اور پھر اچانک نمبر تھری کی نظریں ایک نوجوان پر پڑیں جو اکیلا ہی ایک میز پر بیٹھا ہوا تھا ـــــ اس کے کالر میں بھی وہی سنہری پھول لگا ہوا تھا۔ اور جیسے ہی نمبر تھری کی نظریں اس نوجوان پر پڑیں اس نوجوان نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور نمبر تھری سمجھ گیا کہ یہی راجر ہو گا ـــــ چنانچہ وہ تیزی سے اس میز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر وہ یوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ گئے جیسے کرسیاں پہلے سے ان کے لئے ریزرو ہوں۔

"کوڈ" ـــــ پہلے سے بیٹھے ہوئے نوجوان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فلائنگ ہارس" ـــــ نمبر تھری نے دبے لہجے میں کہا اور نوجوان کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"رپورٹ دو" ـــــ نمبر تھری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ آدمی ہم سے چوتھی میز پر موجود ہے۔ اکیلا بیٹھا چائے پی رہا ہے" راجر نے دبے لہجے میں کہا اور ان تینوں نے بیک وقت مڑ کر اس میز کی طرف دیکھا اور پھر انہیں چوتھی میز پر ایک بدصورت سا نوجوان بیٹھا نظر آ گیا ـــــ جو چائے کی پیالی سامنے رکھے یوں اونگھ رہا تھا جیسے الو کو پکڑ کر کسی نے دھوپ میں بٹھا دیا ہو۔

"مائیکل اور موتاشے ـــــ یہ ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔ تم اسے باہر لے چلو اور پھر بے ہوش کر کے کار میں ڈال دو ـــــ میں تمہاری نگرانی کروں گا"

اور سنو ـــــ سب کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے ۔ آدمی بے حد خطرناک، چالاک اور عیار ہے ۔ ـــــ نمبر تھرٹی نے مائیکل اور موتلسشے سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں سے اٹھے اور پھر میز پہ بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

عمران کرنل ہالینڈ کی طرف سے کورا جواب سن کر دل ہی دل میں بے حد خوش ہوا تھا ـــــ کیوں کہ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ نارکوٹک ایجنسی کی پابندیوں سے آزاد ہو کر کام کرے ۔ کرنل فریدی نے اُسے فون پر خود ہی کہہ دیا تھا کہ اس نے ایجنسی کو اس کا نام ریفر کر دیا ہے ـــــ اور جلیب برگر کے متعلق بھی اُس نے خود بتایا تھا اور پھر اُسی روز ایجنسی کی طرف سے خط بھی مل گیا ـــــ اس لیے عمران اکیلا ہی چلا آیا تا کہ یہاں آ کر حالات کا جائزہ لے اور پھر اگر ضرورت محسوس ہو تو اپنے ساتھیوں کو بلوالے ۔ یہاں پہنچ کر ابھی وہ ہوٹل میں کمرہ لے کر بیٹھا کھانا کھا ہی رہا تھا کہ اتفاق سے ہنری جیمز وہاں آ نکلا اور اس طرح ٹوباز بھی سامنے آگئی اور کرنل ہالینڈ سے بھی ملاقات ہو گئی ـــــ بہرحال کرنل ہالینڈ سے

اُسے ضروری معلومات مل گئی تھیں ۔ اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سب سے پہلے ٹوباز کا پتہ کرے گا ـــــ کہ یہ کس قسم کی تنظیم ہے ۔ کیا یہ اس ایکس وائی چکر میں ملوث ہے یا صرف سمگلنگ کرتی ہے ۔ ایکس وائی کے متعلق اُسے دراصل پہلے بھی رپورٹیں مل چکی تھیں ـــــ کیوں کہ پاکیشیا میں بھی ایسے سمگلر پکڑے گئے تھے ۔ جن سے ایکس وائی برآمد ہوئی تھی ۔ اور عمران نے ذاتی طور پر بھی ایکس وائی کا تجزیہ کیا تھا ـــــ اور وہ بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ دنیا کے لیے انتہائی خطرناک ایجاد ہے ۔ اور اس کی تیاری کے لئے بہت قیمتی مشینری اور بہت بڑی لیبارٹری کی ضرورت ہے ـــــ اور ایجنسی کی کال پہ وہ آیا بھی اسی لئے تھا کہ اس لیبارٹری کا کھوج نکال کر اسے تباہ کیا جائے تا کہ آئندہ ایکس وائی کی تیاری رک سکے ۔

ہنری جیمز سے مصافحہ کر کے اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا ہوٹل تھری سٹارز میں آیا جہاں سے وہ ہنری جیمز کے ساتھ گیا تھا ـــــ وہاں اس کا کمرہ پہلے سے ریزرو تھا اور اس نے ایک ہفتے کا کرایہ ایڈوانس دے دیا تھا ۔ ہنری جیمز نے جلدی میں سے صرف سامان منگوایا تھا ۔ کمرہ چھوڑنے کا نہیں کہا تھا ۔

عمران جب وہاں پہنچا تو کمرہ اُسی کے نام موجود تھا ۔ چوں کہ کاؤنٹر مین وہ نہ تھا جس نے کمرہ بک کیا تھا ـــــ اس لئے ظاہر ہے ۔ نئے کاؤنٹر مین نے اس کے بدلے ہوئے حلیے پہ غور ہی نہیں کیا اور چابی عمران کے حوالے کر دی ۔

عمران کمرے میں گیا اور پھر اس نے سب سے پہلے پاکیشیا بلیک زیرو

کے نام کال بک کرائی ۔ دس منٹ بعد ہی اس کا رابطہ بلیک زیرو سے ہو گیا۔

"طاہر ـــــ میں عمران بول رہا ہوں ـــــ ساؤتھ سٹی سے ۔ ایسا کرو کہ صفدر ۔ کیپٹن شکیل ۔ جولیا ۔ جوزف اور جوانا کو یہاں بھیج دو ۔ بی ۔ ٹو ٹرانسمیٹر ان کے ساتھ کر دینا ـــــ وہ اس پر مجھ سے رابطہ قائم کر لیں گے۔ انہیں ہدایت کر دینا کہ وہ علیحدہ علیحدہ رہیں" ـــــ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"وہی حشیشات کا چکر ہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ وہی چکر ہے ۔ نارکوٹک ایجنسی بے بس ہو چکی ہے ۔ اور کرنل مالیننڈ جو کہ نارکوٹک ایجنسی کا سربراہ ہے اس نے تمہارا شکریہ ادا کیا ہے ۔ کیوں کہ میں اسے پسند نہیں آیا" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے آپ نے اپنی فطری جولانیاں دکھائی ہوں گی" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی دکھائی کہاں ہیں ـــــ دکھانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ اس نے خود سرخ جھنڈی دکھا دی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اب آپ کا اکیلے ہی میدان مارنے کا پروگرام ہے ۔ اگر حکم دیں تو میں خود بھی آجاؤں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم یہاں آ گئے تو میرے سسرال والے کس سے میرا پتہ پوچھیں گے چلو تم انہیں سچے جھوٹے بہانے بنا کر ٹالتے تو رہو گے ورنہ انہوں نے کہیں اور دلہن کی شادی کر دی تو میں رنڈوا ہی رہ جاؤں گا" ـــــ

عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس دیا۔

"اوکے ـــــ ان لوگوں کو آج ہی کسی فلائٹ پر بھجو اور زیادہ سے زیادہ کل تک انہیں پہنچ جانا چاہیئے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ـــــ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ میک اپ صاف کر دے ۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیوں کہ ٹوپاز والے اسے اصل شکل میں دیکھ چکے تھے ـــــ اس لئے خطرہ تھا کہ وہ اسے کہیں پہچان کر گولی ہی نہ مار دیں ۔ اس لئے اس نے فی الحال میک اپ کا ارادہ بدل دیا ـــــ اور پھر اٹھ کر وہ نیچے ہال میں آ گیا ۔ کیوں کہ ممبروں کے آنے تک اس نے کارروائی کو ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ہال میں آ کر اس نے ایک میز سنبھال لی ۔ اور پھر ویٹر کو چائے لے آنے کا کہہ کر وہ اس سوچ بچار میں مصروف ہو گیا ۔ کہ لائن آف ایکشن کیا اختیار کی جائے ـــــ فی الحال اس نے ٹوپاز کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا تھا ۔ کیوں کہ سامنے وہی تھی ۔ لیکن ٹوپاز کو تلاش کیسے کیا جائے ۔ یہ اصل مسئلہ تھا ۔ ویٹر نے چائے کے برتن رکھ دیئے تو عمران نے پیالی تیار کی اور اطمینان سے چسکیاں لینے لگا ـــــ اور وہ چائے پیتے پیتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہاں کی زیر زمین دنیا کو کھنگالا جائے ۔ وہاں سے ٹوپاز کا سراغ لگ سکتا ہے ـــــ اس کے لئے دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ خود غنڈہ بن کر کسی بڑے غنڈے سے ٹکرا جائے ۔ اور پھر اس کا

دوست بن کر ٹوپاز کا پتہ چلائے یا پھر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ یہاں وہ ٹونی کو تلاش کرے جو کسی زمانے میں ساؤتھ سٹی کا بڑا نامی گرامی غنڈہ تھا اور عمران نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی ـــــ اس لئے وہ عمران کا ممنونِ احسان تھا۔ لیکن اس بات کو طویل عرصہ گزر گیا تھا۔ اور اب نجانے ٹونی زندہ بھی ہے یا نہیں ـــــ اور اگر زندہ ہے تو کہاں ہو گا۔ ایک اور صورت بھی اس کے ذہن میں آئی تھی کہ وہ اصل صورت میں یہاں گھومے پھرے ہو سکتا ہے ٹوپاز والے اس پر خود حملہ کریں اور اس طرح وہ ٹوپاز کا سراغ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے ـــــ وہ چائے کی پیالی سامنے رکھے یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے سے تیسری میز پر بیٹھے ہوئے تین افراد کو چونک کر اور مڑ کر اپنی طرف دیکھتے دیکھا ـــــ ان لوگوں کی ظاہری شکلیں اور چونک کر اُسے دیکھنے سے ہی عمران کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجانا شروع کر دیا۔ اور دوسرے لمحے اس کی چھٹی حس کا الارم درست ثابت ہوا ـــــ کیونکہ اس نے اسی میز پر موجود دو لمبے تڑنگے آدمیوں کو اٹھ کر تیر کی طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان کی بغلوں کے ابھار بتا رہے تھے کہ وہ مسلح ہیں۔ اور پھر ان کا انداز چہرے اور آنکھوں سے جھلکتی ہوئی سفاکی نے عمران کو بتا دیا کہ یہ لوگ جرائم کی دنیا کے باشندے ہیں۔

"خاموشی سے اٹھ کر ہمارے ساتھ باہر چلو ورنہ یہیں گولی مار کر ڈھیر کر دیں گے" ـــــ ان دونوں نے عمران کی کرسی کے دائیں بائیں رکتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مگر یہ چائے تو میں نے پی ہی نہیں یہ تو ...."

عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"جو ہم کہہ رہے ہیں وہ کرو ـــــ جلدی ـــــ ورنہ ...."

ان میں سے ایک نے چائے کی پیالی ایک طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سوچا کہ اگر ان کا تعلق ٹوپاز سے ہے تو قدرت نے خود ہی کلیو دے دیا ہے۔ اب اس موقع کو گنوانا نہیں چاہیئے۔

"خاموشی سے باہر چلے چلو" ـــــ ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کہا اور عمران خوف زدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتا ہوا خاموشی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اب میز پر بیٹھا ہوا تیسرا آدمی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین گیٹ سے باہر آ گئے۔ دونوں اس کے دائیں بائیں یوں چل رہے تھے۔ جیسے اس کے دوست ہوں ـــــ اور اس لئے کسی کو احساس تک نہ ہو سکا کہ عمران کو ہوٹل سے جبراً اغوا کیا جا رہا ہے۔

"پارکنگ کی طرف چلو" ـــــ باہر آتے ہی ایک نے اُسے کندھے سے دھکا دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموشی سے پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ ان کے پیچھے آنے والا تیسرا آدمی باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور جب عمران پارکنگ میں پہنچا۔ تو وہ پہلے ہی ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

"اس کو درمیان میں رکھ کر پیچھے بیٹھ جاؤ اور دھیان رکھنا یہ ذرا بھی

غلط حرکت کرے تو بے تکلف گولی مار دینا" ـــــ اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چلو بیٹھو" ـــــ ان میں سے ایک نے جیب سے ریوالور نکال کر عمران کو پچھلی نشست پر دھکیلتے ہوئے کہا اور عمران یوں اطمینان سے کار میں سوار ہو گیا جیسے دولہا برات کی کار میں خوشی سے سوار ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں اس کے برابر میں بیٹھ گئے ـــــ اب ریوالور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑ رکھے تھے۔ تیسرا آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے چلتی ہوئی ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکلی اور تیزی سے سڑک پر دوڑنے لگی۔

"یہ تو بالکل ہی بھیڑ ثابت ہوا ہے باس ـــــ آپ تو کہہ رہے تھے بڑا خطرناک آدمی ہے" ـــــ ان میں سے ایک نے طنزیہ لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اس گروپ کا باس وہی ہے۔

"ہاں ـــــ تعریفیں تو اس کی بہت سنی تھیں۔ بہرحال اچھا ہوا اس نے اپنی زندگی کے چند لمحے بڑھا لیے" ـــــ باس نے جواب دیا۔

وہ آپس میں لاطینی زبان میں بات کر رہے تھے۔ اور شاید یہ زبان انہوں نے اس لیے استعمال کی تھی کہ عمران کوئی بات نہ سمجھ سکے گا۔ لیکن اب انہیں کیا معلوم کہ عمران لاطینی زبان اچھی طرح جانتا ہے ـــــ بہرحال عمران خاموش بیٹھا تھا۔ اس نے اب پروگرام بنا لیا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے تک کوئی حرکت نہ کی جائے تاکہ کوئی ٹھوس کلیو تو سامنے آ سکے۔

عمران کی تیز نظریں اردگرد کے ماحول کا بھرپور جائزہ لے رہی تھیں تاکہ اسے معلوم ہو کہ اُسے کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ ساؤتھ سٹی چونکہ عمران کی اچھی طرح دیکھی بھالی ہوئی تھی اس لیے وہ یہاں کی ہر سڑک اور گلی کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار راسپاکن روڈ کی ایک عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔

"چلو ـــ نیچے اترو" ـــــ ان میں سے ایک نے نیچے اتر کر عمران کو بازو سے پکڑ کر باہر گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"میری سسرال آگئی ـــــ اچھی عمارت ہے ـــــ مجھے پسند آئی ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور وہ تینوں عمران کا فقرہ سن کر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"ہاں ـــــ تمہارے لئے یہ اعزاز ہے کہ تمہارا مقبرہ اس عمارت کا کٹر بنے گا" ـــــ ان میں سے ایک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

عمران نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے ان کے ساتھ عمارت میں داخل ہو گیا۔ اب صرف مسئلہ یہ تھا کہ کیا واقعی یہ لوگ ٹوپاز سے متعلق ہیں یا کوئی اور پارٹی ہے ـــــ اور اگر ٹوپاز سے متعلق ہیں تو پھر انہوں نے اس کا سراغ کیسے لگا لیا۔ کیونکہ اس میک اپ میں تو وہ ٹوپاز کے سامنے نہیں آیا تھا۔

عمران کو عمارت کے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا گیا۔

"اسے اس کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو" ـــــ ان کے باس نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا اس کے انداز سے

محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے اتنی آسانی سے اپنا مشن مکمل کرنے پر دلی خوشی ہو رہی ہے۔

"بیٹھو جناب دولہا صاحب ۔۔۔۔ تاکہ آپ کی دل بھر کر خاطر مدارت کی جاسکے"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے عمران کو کرسی پر دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دراصل یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اُسے کیوں اغوا کر آئے ہیں۔

اور پھر دوسرے آدمی نے ایک الماری سے رسی نکال کر اس کو کرسی سے جکڑ دیا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ کی مدد سے وہ جب بھی چاہے گا آزاد ہو جائے گا۔

"ہاں ۔۔۔۔ اب بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔۔ باس نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی ہاتھوں میں ریوالور سنبھالے ایک طرف کھڑے تھے۔

"میں تمہیں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں پہلے یہ بتادو کہیں تمہارا تعلق ٹوپانس سے تو نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹوپاز سے کیوں"۔۔۔۔ باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے تب تو میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر تم مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے ۔۔۔۔ کیونکہ میں ٹوپاز کے کسی سرکردہ آدمی سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایکس وائی کے متعلق ایک اہم بات کرنی ہے"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے تم بہت کچھ جانتے ہو ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب بولو"۔۔۔۔ باس نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیسے یقین آئے کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ کیونکہ میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں وہ ٹوپاز کے لئے بے حد اہم ہے ۔۔۔۔ اور اگر وہ بات ٹوپاز کی بجائے کسی اور تنظیم تک پہنچ گئی تو نقصان ٹوپاز کا ہی ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو بات ختم۔ اور سنو ۔۔۔۔ مجھے کوئی چکر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اب تک زندہ صرف اس مقصد کے لئے رکھا گیا ہے کہیں ہمارے ہاتھ سے کوئی غلط آدمی نہ مارا جائے ورنہ تمہیں وہیں بھرے ہوٹل میں ہی گولی ماری جاسکتی تھی"۔۔۔۔ باس نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی ۔۔۔۔ اگر تم مجھے کسی طرح قائل کر سکتے ہو کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ بہت بڑا فائدہ ۔۔۔۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ تم مجھے جان سے مار ڈالو گے۔ لیکن میری موت ٹوپاز کے لئے زبردست نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ۔۔۔۔ تم نے ہوٹل ٹیلی ٹوم کے برآمدے میں ایک اور آدمی سے باتیں کرتے ہوئے ٹوپاز کا نام استعمال کیا تھا۔ وہاں سے ہمارے ایک آدمی نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر ہمیں اطلاع ملی اور ہم ہوٹل میں پہنچ کر تمہیں اغوا کر کے لے آئے ۔۔۔۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ تم نے ٹوپاز کا لفظ ہوٹل ٹیلی ٹوم کے برآمدے میں استعمال کیا تھا یا

نہیں" ـــــ باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے یقین آ گیا کہ تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب تم میری اپنے چیف باس سے بات کراؤ ـــــ تاکہ میں ایکس وائی کی لیبارٹری کے متعلق اُسے اہم بات بتا سکوں۔ یاد رکھو اگر تم نے جلد از جلد ایسا نہ کیا تو ایکس وائی کی لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹوپاز کے لئے یہ کتنا بڑا نقصان ہو گا" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایکس وائی کی لیبارٹری ـــــ مگر تم اس لیبارٹری کو کیسے جانتے ہو۔ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل بتاؤ" ـــــ باس کا چہرہ لیبارٹری کے متعلق سن کر بُری طرح چونکا تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا ـــــ تم فوراً میری بات چیف باس سے کراؤ" ـــــ عمران نے دانہ ڈالتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ صرف یہی چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا ٹوپاز کا تعلق اس لیبارٹری سے ہے یا یہ عام سمگلروں کی کوئی تنظیم ہے ـــــ لیکن اس باس کے چونکنے اور چہرے کے تاثرات نے اُسے بتا دیا تھا کہ ٹوپاز ہی لیبارٹری سے متعلق ہے۔ اس بات کا اطمینان ہونے کے بعد اس نے یہ داؤ کھیلا تھا ـــــ کہ شاید وہ چیف باس سے بات کرانے کے لئے اُسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس طرح اپنے اصل مشن تک پہنچ جائے گا۔

"میں چیف باس ہوں ـــــ بولو" ـــــ باس نے کچھ دیر سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ تم چیف باس نہیں ہو۔ سنو ـــــ دیر مت کرو۔

اس میں تمہارے ہی فائدے کی بات ہے۔ ورنہ میں تمہیں بھی بتا دیتا" عمران نے اتنے مضبوط اور با اعتماد لہجے میں کہا کہ باس چند لمحے تذبذب کے عالم میں سوچتا رہا اور پھر وہ ایک ریوالور بردار سے مخاطب ہوا۔

"ٹرانسمیٹر یہاں لے آؤ مائیکل" ـــــ اس کا لہجہ متذبذب سا تھا۔

"یس باس" ـــــ ان میں سے ایک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آیا اور اس نے سامنے رکھی ہوئی میز پر ٹرانسمیٹر رکھ دیا ـــــ باس نے تیزی سے اس کی ناب گھمائی اور مختلف بٹن دباتا رہا۔ عمران کی نظریں اس کے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ مخصوص فریکوئنسی چیک کرنا چاہتا تھا ـــــ اور پھر باس نے ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے پانی کی بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں۔ اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی ـــــ ٹرانسمیٹر کی ساخت سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ بہت وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے چیف باس سارا ک سٹی میں ہی موجود ہے اور پانی کی مخصوص آواز نے اُسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ باس جس جگہ موجود ہے۔ وہاں جیسے ساحل نزدیک ہے ـــــ چند لمحوں بعد آوازیں ہلکی پڑتی گئیں اور پھر ایک تیز آواز ابھری۔

"یس ـــــ نمبر ون سپیکنگ اوور" ـــــ بولنے والے کا لہجہ مشینی تھا۔

"نمبر تھری سپیکنگ باس فرام مرڈر سیکشن ہیڈ کوارٹر اوور"

باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ اوور "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ٹوپاز اوور "۔۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔۔۔ کیا بات ہے نمبر تھری اوور "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس ۔۔۔۔ میں نے مرڈر سیکشن کا چارج سنبھالتے ہی مطلوبہ شخص کا کھوج نکالا۔ جو اس وقت سیکشن ہیڈ کوارٹر میں میرے سامنے بندھا بیٹھا ہے ۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا۔ اس نے ایک نیا چکر چلا دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تعلق ہمارا ٹوپاز سے ہے تو وہ ایکس وائی کے متعلق اہم بات خود بتانا چاہتا ہے ۔۔۔۔ جب میں نے بتایا کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے تو اس نے ایکس وائی لیبارٹری کے متعلق کوئی اہم بات بتانے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اس کی ضد ہے کہ وہ یہ بات صرف چیف باس کو ہی بتلائے گا ۔۔۔۔ اس لئے میں نے آپ سے رابطہ قائم کیا ہے اوور "۔۔۔۔۔ نمبر تھری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا نمبر تھری ۔۔۔۔ کہ تم ایک غیر متعلق آدمی کے سامنے سب کچھ قبول کرتے جا رہے ہو۔ اسے فوراً گولی مار دو فوراً ۔۔۔۔ بغیر کچھ وقت ضائع کئے اوور "۔۔۔۔۔ چیف باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تھری ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کو گولی مارنے کا حکم دیتا۔ عمران خود ہی حرکت میں آگیا۔ باتیں کرنے کے دوران وہ رسیاں تو پہلے ہی کاٹ چکا تھا ۔۔۔۔۔ اس لئے پلک جھپکنے میں

اس نے چھلانگ لگائی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تھری یا اس کے دو آدمی کچھ سنبھلتے۔ عمران نمبر تھری کو اپنے سینے کے سامنے رکھ کر جکڑ چکا تھا۔

"خبردار ۔۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی تو ۔۔۔۔۔ تمہارے باس کی گردن ٹوٹ جائے گی "۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں نمبر تھری سمیت پیچھے ہٹتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا ۔۔۔۔۔ مگر اسی لمحے اس نے ایک آدمی کے ریوالور کو حرکت میں آتے دیکھا تو اس نے پھرتی سے نمبر تھری کو ان دونوں کی طرف اچھال دیا ۔۔۔۔۔ اور اس آدمی کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی نمبر تھری کے سینے پر پڑی اور وہ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ عمران نے نمبر تھری کو دھکیلتے ہی تیزی سے لات گھمائی اور میز ٹرانسمیٹر سمیت دوسرے آدمی سے جا ٹکرائی ۔۔۔۔۔ اور اس کے ریوالور سے نکلنے والی گولی میز میں ہی غائب ہو گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ دونوں گر کر سیدھے ہوتے عمران کے ہاتھ میں ریوالور آچکا تھا اور پھر دو فائر ہوئے اور ان دونوں کی کھوپڑیاں کئی حصوں میں بکھرتی چلی گئیں ۔۔۔۔۔ نمبر تھری پہلے ہی فرش پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔

عمران ان کے ختم ہوتے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور چونکہ کمرہ گیٹ کے بالکل ہی قریب تھا۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ گیٹ سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچ گیا ۔۔۔۔۔ وہ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے سامنے والے کیفے میں داخل ہو گیا۔ وہ اس لئے فوراً عمارت سے نکل آیا تھا کیوں کہ وہ اپنا مقصد حل کر چکا تھا۔ اور اب وہاں رہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ گھیرا جاتا۔

کیفے کے ٹوائلٹ میں داخل ہو کر اس نے بڑی تیزی سے پانی کی مدد سے اپنا میک اپ صاف کیا اور چند لمحوں بعد باہر آ گیا ـــــ اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے کوئی نہ کوئی نکلے گا اور اس کا تعاقب کر کے وہ ان کا دوسرا ٹھکانہ دیکھ لے گا اس نے قریب ہی موجود ایک موٹر سائیکل تاڑ لی تھی ـــــ اور پھر اُسے عمارت میں سے چند افراد باہر نکلتے نظر آئے۔ وہ غور سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ اُسے نہیں پہچان سکتے۔ اس لئے وہ کیفے کے ساتھ موجود بک سٹال پر بڑے اطمینان سے کھڑا رہا ـــــ وہ آدمی چند لمحے ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد واپس عمارت میں چلے گئے اور جب تقریباً آدھے گھنٹے تک کوئی باہر نہ نکلا تو عمران کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی ـــــ کیوں کہ یہ بات فطری طور پر غلط تھی۔ اس نے تیزی سے سڑک پار کی اور پھر عمارت کے سامنے سے ایک بار گزرا۔ اور پھر مڑ کر دوبارہ عمارت میں داخل ہو گیا ـــــ لیکن پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کا عقبی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جو کہ پچھلی سڑک پر پڑتا تھا ـــــ یقیناً انہوں نے چیف باس سے رابطہ قائم کیا ہو گا اور اس نے انہیں فوراً پچھلی طرف سے عمارت خالی کرنے کا حکم دے دیا ہو گا اس سے چیف باس کی ذہانت کا اندازہ ہوتا تھا۔

بہرحال اب صرف ایک ہی کلیو باقی رہ گیا تھا اور وہ کار تھی۔ جو عمارت کے بیرونی دروازے کے باہر کھڑی تھی ـــــ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی کار لینے ضرور آئے گا۔ چنانچہ عمران تیزی سے باہر آیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن سا

نکالا اور جھک کر کار کے پچھلے بمپر کے نیچے چپکا دیا۔ اب اس بٹن کی بدولت وہ آسانی سے اس کار کو تلاش کر سکتا تھا۔ اس لئے مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

چیف باس بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے ان دونوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے۔

"بیٹھو" ـــــ چیف باس نے ان دونوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"حالات تیزی سے خراب ہوتے جا رہے ہیں ـــــ نمبر تھری مارا جا چکا ہے۔ مرڈر سیکشن کا نمبر ون مائیکل اور نمبر ٹو موتلشے بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مرڈر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کو ہنگامی طور پر بدلنا پڑا ہے۔ اور ستم یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف ایک آدمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنی ذہنی عیاری کی مدد سے نمبر تھری سے منوا لیا کہ اس کا

تعلق ٹوپاز سے ہے، اور پھر یہ کہ ٹوپاز کا تعلق ایکس وائی لیبارٹری سے ہے، ایکس وائی لیبارٹری کے متعلق منجانے اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا۔ خلپ برگلر کی رپورٹ میں بھی اس لیبارٹری کا کوئی ذکر نہ تھا ـــــــ بہرحال ہماری پوری تنظیم اور لیبارٹری دونوں صرف ایک آدمی کی وجہ سے شدید خطرے میں ہیں اور وہ آدمی سارا کی سٹی کے دو کروڑ افراد کے سمندر میں گم ہو گیا ہے ـــــــ چیف باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری کو جب اس کا سراغ مل گیا تھا تو اُسے ہوٹل سے اغوا کر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے آنے کی کیا ضرورت تھی ـــــــ اُسے وہیں گولی مار دی جاتی" ـــــــ ایک نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سنجلنے اس نے یہ حماقت کیوں کی۔ بہرحال اب مزید حماقتیں نہیں کی جاسکتیں۔ اس آدمی کو فوری طور پر ختم ہونا چاہیئے ـــــــ ہر قیمت پر۔ ورنہ ہو سکتا ہے وہ لیبارٹری کو ہی تلاش کر لے" ـــــــ چیف باس نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس سلسلے میں کوئی منظم لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے۔ ورنہ اس طرح حماقتوں پر حماقتیں ہوتی چلی جائیں گی اور حالات مزید خراب ہو جائیں گے" ـــــــ دوسرے نوجوان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے تم دونوں کو بلایا ہے کہ اس سلسلے میں کیا لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیئے" ـــــــ چیف باس نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــــ بات دراصل یہ ہے کہ ہماری تنظیم سمگلنگ کا کام کرتی

ہے۔ ہماری ٹیم کا ہر ممبر سمگلنگ کے داؤ پیچ تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ہم نے دس پیشہ ور قاتلوں پر مبنی ایک مرڈر سیکشن بھی بنایا ہوا ہے ـــــــ جس میں سے مارشل پہلے اپنی حماقت کی وجہ سے موت کی سزا پا گیا۔ مائیکل اور موتلشے کو اس علی عمران نے ہلاک کر ڈالا۔ اس طرح تین اہم ترین پیشہ ور قاتل ختم ہو گئے ـــــــ اب باقی سات رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ سات آدمی بھی صرف اتنا کام جانتے ہیں کہ انہیں کسی شکار کے متعلق تفصیلات بتا دی جائیں اور یہ جا کر اُسے ہلاک کر ڈالیں۔ اس سے زیادہ یہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے ـــــــ لیکن جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے۔ چیف باس نے پہلی میٹنگ میں ہی بتا دیا تھا کہ یہ شخص اول درجہ کا جاسوس ہے۔ انتہائی ذہین، عیار، چالاک اور تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے ـــــــ اور جیسا کہ پہلی جھڑپ میں ہی بات سامنے آگئی کہ اُسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا تو وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ موت کے منہ میں جا رہا ہے بڑے اطمینان سے چلا آیا۔ اُسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا گیا ـــــــ لیکن ہمارے کسی آدمی نے اس کی تلاشی لینے کے متعلق سوچا ہی نہیں۔ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر میں جہاں وہ بظاہر بالکل بے بس تھا۔ اس نے اپنی ذہانت سے نمبر تھری سے سب کچھ اگلوا لیا ـــــــ اور پھر خطرہ محسوس ہوتے ہی وہ نہ صرف رسیوں سے آزاد ہو گیا بلکہ اس نے نمبر تھری اور دو پیشہ ور قاتلوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ دوسرے کمروں میں موجود لوگ گولیوں کی آوازیں سن کر اس کمرے تک پہنچتے وہ باہر بھی نکل کر غائب ہو گیا ـــــــ ان ساری باتوں سے کس چیز کی نشاندہی ہوتی ہے۔ صرف اس بات کی کہ ہم لوگ

باوجود زبردست تنظیم رکھتے ہوئے بھی اس کے مقابلے میں اناڑی ہیں۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں خود سامنے آنے کی بجائے۔ کسی پیشہ ور جاسوس تنظیم سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے ـــــ اور اسے معاوضہ دے کر اس مشن پر لگا دیا جائے کہ وہ اس آدمی کا خاتمہ کر دے "
اس آدمی نے پوری تفصیل سے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ نمبر ٹو ـــــ تم نے واقعی حالات کا بہترین اور غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا ہے۔ میں تمہارے خیالات سے بالکل متفق ہوں۔ لیکن اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس شخص کا ٹارگٹ یقیناً ٹوپاز اور ایکس وائی لیبارٹری ہوگا ـــــ ایسا نہ ہو کہ ہم دوسری تنظیم کو مشن سونپ کر خود مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ ہم پہ چڑھ دوڑے " ـــــ چیف باس نے کہا۔

"اس کا ایک حل ہے کہ جب تک اس آدمی کا قتل نہ ہو جائے تنظیم کی سرگرمیاں یک لخت ختم کر دی جائیں ـــــ اسے بالکل سٹاپ کر دیا جائے۔ یوں کہ جیسے ٹوپاز کا کہیں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری کو بھی بیرونی دنیا سے کاٹ دیا جائے ـــــ اس طرح وہ کوشش کے باوجود ٹوپاز کا کسی طور پر سراغ نہ لگا سکے گا " ـــــ اس بار نمبر فور نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے سویڈن کو ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ مہیا کرنی ہے۔ اب صرف ایک آدمی کے خوف کی بنا پر اتنا بڑا سودا کینسل تو نہیں کیا جا سکتا " ـــــ چیف باس نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو ـــــ اس طرح کر لیا جائے کہ سوائے اس کھیپ کی تیاری اور ترسیل کے علاوہ سارا کاسٹی میں باقی کام فی الحال بند کر دیا جائے۔ اور اس دوران تمام تر توجہ لیبارٹری کی حفاظت پر لگا دی جائے " ـــــ نمبر ٹو نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب وہ کون سی تنظیم ہو سکتی ہے جسے اس آدمی کے مقابلے میں لایا جائے " ـــــ چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"باس ـــــ میرا خیال ہے مارشل گینگ اس کام کے لئے بہتر رہے گا۔ اس کا نام ایسے معاملات میں سرفہرست ہے وہ جو ہے کہ بل میں سے بھی شکار کو ڈھونڈھ لینے کا ماہر ہے " ـــــ نمبر فور نے کہا۔

"مارشل گینگ تو قاتلوں کی تنظیم ہے ہمیں وہ تنظیم چاہیئے جو جاسوسی کی ماہر ہو " ـــــ نمبر ٹو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر ایک ہی تنظیم باقی رہ جاتی ہے۔ جو دونوں کاموں میں ماہر ہے۔ مادام بریڈی گروپ اگر وہ اس مشن پہ تیار ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ دو تین روز میں ہی اس آدمی کی لاش ہمارے سامنے پڑی ہوگی " ـــــ نمبر فور نے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ مادام بریڈی واقعی اس قابل ہے کہ اس شخص کا بھرپور مقابلہ کر سکے۔ اس سے ہمارے تعلقات بھی ہیں ـــــ ٹھیک ہے ـــــ اُسے کنکٹ کیا جائے " ـــــ

چیف باس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور جب باقی دونوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا تو چیف باس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی سے ایک فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— مادام بریڈی بوتھم کالنگ یو اوور"۔ چیف باس نے جس کا نام بوتھم تھا بار بار یہی فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

"یس ——— بریڈی سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد ایک مترنم سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام ——— ایک اہم مشن پر گفتگو کرنی ہے۔ ہوٹل البانیہ میں کمرہ نمبر تین سو پانچ میں آجاؤ اوور" ——— بوتھم نے کہا۔

"کیا مشن خیریت ہے اوور" ——— مادام بریڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تفصیلات زبانی طے ہوں گی۔ تمہیں معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ میں اپنے دو ساتھیوں سمیت آؤں گا۔ تم چاہو تو اپنے دو ساتھی لے آسکتی ہو اوور" ——— بوتھم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میں دو گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گی۔ ٹوپاز کے لئے کام کر کے مجھے خوشی ہوگی اوور" ——— مادام بریڈی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او کے ——— تھینک یو ——— ٹھیک دو گھنٹے بعد ہوٹل البانیہ کمرہ نمبر تین سو پانچ اوور" ——— چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"تم دونوں بھی دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ جانا تاکہ تفصیلی طور پر مشن ڈسکس

ہو سکے۔ میں اس دوران موجودہ میٹنگ کے مطابق ہدایات دے دیتا ہوں" ——— چیف باس نے نمبر ٹو اور نور سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

عمران کار کے بمپر کے نیچے بٹن چسپاں کرنے کے بعد وہاں رکا نہیں بلکہ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا ——— اب اُسے کار کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔ وہ جب بھی چاہتا اُسے آسانی سے تلاش کر سکتا تھا۔ اب واپس ہوٹل تھری سٹار جانا تو ایک حماقت ہی ہوتا۔ اور ویسے بھی وہ مشن شروع ہو جانے کے بعد ہوٹلوں میں رہنے کا قائل نہ تھا ——— اس لئے اس نے سوچا کہ ٹونی کو تلاش کیا جائے۔ اگر وہ مل جائے تو اس کے ذریعے کوئی رہائشی عمارت کا بندوبست آسانی سے ہو جائے گا۔ یہی سوچتا ہوا وہ آگے بڑھا تو اچانک اس کی نظریں ایک تنگ سی گلی میں لگے ہوئے چھوٹے سے بورڈ پر پڑیں ——— بورڈ پر ایگن بار کے الفاظ لکھے نظر آ رہے تھے اور گلی میں ایسے لوگ آ جا رہے تھے۔ جو

جرائم پیشہ قسم کے دکھائی دیتے تھے۔ ایسی جگہوں سے ہی ٹوٹی کا پتہ لگ سکتا تھا اس لئے عمران اس گلی میں مڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک تنگ سے دروازے سے گزر کر بار میں داخل ہو گیا۔۔۔۔۔ بار کا ہال خاصا بڑا تھا۔ اور اس وقت چرس کے دھوئیں اور گھٹیا شراب کی بدبو سے مہک رہا تھا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور عورتوں کی تعداد تقریباً مردوں کے برابر ہی تھی اور وہ سب اپنے حال میں مست تھے۔۔۔۔۔ ہال کے چاروں کونوں پر لحیم شحیم اور قد آور کرخت چہروں والے لوگ دونوں پہلوؤں پہ ریوالور لٹکائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔۔۔۔۔ جب بھی کوئی آدمی نشے میں مدمست ہو کر کنٹرول سے باہر ہو جاتا تو ان میں سے کوئی آگے بڑھ کر اُسے گردن سے پکڑتا اور یوں اٹھا کر بار سے باہر پھینک دیتا جیسے مردہ چوہے کو پھینکا جاتا ہے۔۔۔۔۔ شاید ان غنڈوں کے رعب کی وجہ سے شراب اور چرس پینے کے باوجود بار میں موجود لوگ خاصے محتاط نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔ عمران یہ انتظام دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کسی خاص غنڈے کی بار ہے ورنہ عام باروں میں ایسا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ عمران ہال میں داخل ہوتے ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔۔ جہاں ایک گنجے سر اور خاصے کرخت چہرے والا بارٹنڈر موجود تھا۔ اس کی آنکھوں میں عمران کو دیکھ کر حیرت کی پرچھائیاں ابھر آئیں۔ شاید یہ حیرت اس لئے تھی کہ ایک تو عمران ایشیائی تھا۔۔۔۔۔ اور دوسرا وہ شکل و صورت سے اس دنیا کا باسی نظر نہ آتا تھا۔ جس دنیا کے لوگ اس بار میں آتے جاتے رہتے تھے۔

"کیا چاہیئے"۔۔۔۔۔ بارٹنڈر نے بڑے کرخت لہجے میں عمران سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک گلاس ٹھنڈا پانی پلوا دو۔۔۔۔۔ بڑی پیاس لگی ہے"

عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔۔۔۔۔ بھاگ جاؤ۔۔۔۔۔ یہاں پانی وانی نہیں ملتا۔ نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ تمہارا یہاں کوئی کام نہیں"۔۔۔۔۔ بارٹنڈر نے حقارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھائی۔۔۔۔۔ پیاسے کو پانی پلوانا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اللہ بخشے دادی اماں۔۔۔۔۔ کہتی تھیں جو پیاسے کو پانی پلواتا ہے۔ اُسے جنت میں دودھ کے گلاس ملتے ہیں۔ گائے بھینسوں والا دودھ نہیں بلکہ نہر والا دودھ"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ ورنہ مفت میں مارے جاؤ گے"۔۔۔۔۔ بارٹنڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا یہاں لوگ پیسے لے کر بھی مارے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ واہ واہ پھر تو اچھی جگہ ہے۔ جس نے خودکشی کرنی ہو یہاں آ جائے۔۔۔۔۔ پیسے بھی مل جائیں گے اور موت بھی۔ ویسے بائی دی وے کتنی رقم دیتے ہو"

عمران نے باقاعدہ کاؤنٹر پہ کہنیاں ٹیکتے ہوئے پوچھا۔

"اُلو کے پٹھے۔۔۔۔۔ جانتے ہو یا نہیں۔۔۔۔۔ میں ہمدردی کر رہا ہوں۔ الٹا سر پر چڑھے آ رہے ہو"۔۔۔۔۔ بارٹنڈر نے غصے سے بازو گھماتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے تھپڑ کھانے والوں میں سے تو نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر اس سے پہلے کہ بارٹنڈر پیچھے ہٹتا عمران

کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور بار ٹنڈر کے سر پر پٹاخہ سا چھوٹ گیا۔ عمران کی زور دار چپت گنجے کے سر پر پڑی تھی ——— آواز اتنی اچانک اور زور دار تھی کہ بار میں موجود ہر شخص چونک پڑا۔

"واہ واہ ——— خاصا چکنا گنج ہے ——— مزہ آگیا چپت لگانے کا"

عمران نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے گنجا بار ٹنڈر غصے کی شدت سے زور سے دھاڑا اور اس نے کاؤنٹر پر پڑی ہوئی شراب کی ایک بڑی سی بوتل اٹھا کر پوری قوت سے عمران کے سر پر ماری لیکن ظاہر ہے بوتل نے فرش پر ہی جا کر ٹوٹنا تھا۔

"یہ نقلی شراب ہوگی اسی لیے توڑ دی ——— اچھا کیا ——— ثواب کا کام ہے۔ نقلی مال بیچنا اچھا نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے ناصحانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر گنجا بُری طرح گالیاں بکتا ہوا اچھل کر کاؤنٹر سے باہر آگیا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔

"کیا بات ہے جانی" ——— اچانک ریوالور بردار ایک غنڈے نے چیخ کر کہا لیکن جانی کو اس کی بات کا جواب دینے کا ہوش ہی کہاں تھا وہ تو غصے اور جھلاہٹ سے نیم پاگل ہو رہا تھا۔

"تمہاری یہ جرأت ——— یہ جرأت ——— کہ تم جانی پر ہاتھ اُٹھاؤ" ——— جانی نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ خاصی چوڑی جسامت کے باوجود اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی تھی۔ اس نے اپنی طرف سے چھلانگ لگا کر عمران کو دیوار کے ساتھ رگڑنا چاہا مگر عمران تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے لحیم شحیم جانی اس کے ہاتھوں

پر اٹھتا چلا گیا اور عمران نے اُسے یوں گھما کر ایک میز پر پھینک دیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

میز ایک دھماکے سے ٹوٹتی چلی گئی اور ساتھ ہی میز کے گرد بیٹھے لوگوں کے حلق سے بھی چیخیں نکل گئیں وہ جانی سے ٹکرا کر نیچے گر پڑے تھے۔ ہال کے لوگ چیختے ہوئے اٹھ کر پیچھے سمٹتے چلے گئے ——— اور پھر اس سے پہلے کہ جانی اٹھ کر دوبارہ عمران پر جھپٹتا۔ وہ چاروں غنڈے ریوالور نکالے تیزی سے عمران کے سامنے آگئے۔ جو بڑے اطمینان سے کاؤنٹر کے ساتھ پشت لگائے یوں کھڑا تھا جیسے کوئی دلچسپ تماشا دیکھنے میں مصروف ہو۔

"کون ہو تم" ——— ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ جب کہ باقی غنڈوں نے جانی کو سنبھال لیا جو اب بھی بُری طرح گالیاں نکال رہا تھا۔

"میں نے اس گنجے گدھے سے پانی مانگا تو یہ پاگل ہو گیا۔ میرے خیال میں اسے کسی باؤلے کتے نے کاٹا ہوا ہے اسی لیے پانی سے ڈرتا ہے"

عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں تم ہو کون ——— اور کیوں یہاں آئے ہو" ——— اُسی آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید ان غنڈوں کا سردار تھا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ میں یہاں واقعی پانی پینے آیا ہوں ——— دوسری بات یہ کہ مجھے ٹوفی کی تلاش ہے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹوفی ——— کون ٹوفی" ——— ٹوفی کا نام سنتے ہی وہ شخص چونک پڑا۔

"ٹونی الباشں" ـــــ عمران نے ٹونی کا پورا نام بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــــ تمہیں ٹونی کی تلاش کیوں ہے" ـــــ اس آدمی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔
"وہ میرا پرانا دوست ہے۔ اور میرے پاس اس کے لئے کام ہے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن ٹونی تم جیسے بھٹیچر کا دوست نہیں ہو سکتا ـــــ سمجھے ـــــ تم خواہ مخواہ اس کا نام لے رہے ہو۔ چوں کہ تم اجنبی ہو۔ اور نہیں جانتے کہ ایگلن بار میں داخل ہو کر غلط حرکت کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا ـــــ اس لئے میں تمہیں اس بار معاف کر دیتا ہوں۔ تم ایک منٹ میں بار سے نکل جاؤ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــــ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم پرنس آف ڈھمپ کی توہین کر رہے ہو۔ حالاں کہ تمہارا اپنا چہرہ ایسا ہے جیسے ٹوٹی ہوئی قبر ہو" ـــــ عمران نے اُسی انداز میں کہا۔
اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی تیزی سے اچھلا اور اڑتا ہوا اس غنڈے کے سر کے اوپر سے ہو کر دوسری طرف جا کھڑا ہوا۔ اور اس کی فوری پھرتی نے اُسے بچا لیا ـــــ ورنہ اس غنڈے کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی اس کے سینے پر پڑتی۔
عمران کے دوسری طرف پہنچتے ہی وہ سارے تیزی سے اس کی طرف گھومے مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح گھوم کر عمران کو نشانہ بناتے ـــــ عمران اپنی ایڑی پر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی ایک ٹانگ

نے دائرے میں حرکت کرتے ہوئے دو غنڈوں کو چیخ کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا اور پھر وہ کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا ایک ریوالور بردار پر جھپٹ پڑا ـــــ دوسرے لمحے وہ ریوالور بردار فٹ بال کی طرح اڑتا ہوا ہال کی میزوں پر جا گرا۔ جب کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ ابھری اور چوتھا غنڈہ چیخ مار کر ایک طرف جھک گیا ـــــ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا ـــــ اور اب ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ جب کہ وہ چاروں زمین پر پڑے ہوئے تھے۔
"خبردار ـــــ اگر کسی نے حرکت کی" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔
"یہ کیا گڑبڑ ہو رہی ہے" ـــــ اچانک دائیں طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور سب لوگ آواز سن کر بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئے۔ مگر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی کیوں کہ وہ ٹونی کی آواز کو پہچان چکا تھا۔
"باس ـــــ یہ شخص ...." ـــــ ایک غنڈے نے اٹھ کر کچھ کہنا چاہا۔
"اُلو کے پٹھے ـــــ یہ شخص ـــــ گولی مار کر باہر پھینک دو۔ ایک آدمی نے تمہیں آگے لگا رکھا ہے۔ بڑے غنڈے بنے پھر رہے ہیں" اس آدمی نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔ وہ شاید پوری صورت حال سمجھ گیا تھا ـــــ چوں کہ عمران کی اس طرف سے سائیڈ تھی اس لئے وہ شاید عمران کو نہ پہچان سکا تھا۔

"ان کی بجائے تم ہی گولی مار دو پیارے ٹونی الباشی" ——— عمران نے ٹونی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ——— تم پرنس تم اور یہاں" ——— ٹونی نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے آنکھیں ملنی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"شکر ہے تم نے اتنے عرصے بعد پہچان تو لیا ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہیں تمہاری آنکھوں پہ چربی نہ چڑھ گئی ہو" ——— عمران نے ریوالور ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس تم ——— واقعی تم پرنس ہو" ——— ٹونی بے اختیار دوڑتا ہوا آیا اور اس نے عمران کو یوں دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا جیسے اُسے بازوؤں میں ہی دبا کر پچکا دے گا۔

"ارے ارے ——— میری پسلیاں ——— ارے یہ سٹین لیس سٹیل کی نہیں ہیں ——— بے چاری اصلی پسلیاں ہیں" ——— عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

اور ٹونی نے قہقہے لگاتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا۔

"بب ——— باس ......" ——— گنجے بارٹنڈر نے شاید آگے بڑھ کر عمران کی شکایت کرنی چاہی تھی۔

"اوہ ——— چلو ہٹو ——— شکر کرو کہ تم پرنس سے جھگڑا کر کے بھی زندہ ہو۔ جاؤ اپنی جانیں بچ جانے پر مٹھائیاں بانٹو ——— ورنہ پرنس کے سامنے آنکھ اٹھانے والے آج تک زندہ نہیں رہے" ——— ٹونی نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"آؤ پرنس آؤ" ——— ٹونی نے عمران کا بازو پکڑ کر دائیں طرف بنے ہوئے دروازے کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی خوشی تھی جیسے بچے کو اس کا پسندیدہ کھلونا مل گیا ہو۔

اور پھر عمران کو گھسیٹتا ہوا وہ ایک کمرے میں لے آیا۔ یہ شاید اس کا دفتر تھا۔

"پہلے بتاؤ پرنس ——— کیا پیو گے؟" ——— ٹونی نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"یار ——— اب تو مانگتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ میں نے تمہارے گنجے بارٹنڈر سے ٹھنڈا پانی مانگا تھا وہ الٹا مجھ پر چڑھ دوڑا" ——— عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ٹونی کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

"وہ بے چارا ابھی سچا تھا ——— بلکہ ایگن بار میں ٹھنڈا پانی۔ خوب" ——— ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے میز کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک ویٹر تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"جاؤ ——— نیا گلاس لے کر کہیں سے ٹھنڈا پانی تلاش کر کے لے آؤ جلدی" ——— ٹونی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی پانی" ——— ویٹر نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پانی ——— سادہ پانی ——— جاؤ دفع ہو جاؤ" ——— ٹونی نے غصیلے لہجے میں کہا اور ویٹر یوں مڑ کر بھاگا جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی

مزید وہاں رک گیا تو قیامت آجائے گی۔

"بڑے ٹھاٹھ ہیں بھائی ٹونی ——— خوب کمائی ہو رہی ہے" ———
عمران نے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری دعا ہے پرنس ——— اس وقت سارا کسٹی میں ٹونی کا سکہ چلتا ہے۔ مگر تمہیں میری بار کا پتہ کس نے بتایا" ——— ٹونی نے پوچھا۔

"بتایا کہاں ——— میں تو واقعی پانی پینے آیا تھا۔ جب جھگڑا ہوا تو میں نے تمہارا نام لے دیا۔ کہ چلو پانی نہ سہی ٹونی ہی مل جائے" ———
عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بالکل نہیں بدلے پرنس ——— وہی عادتیں ہیں تمہاری" ——— سیدھی بات تو کرنی ہی نہیں" ——— ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنے میں ویٹر دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔ اور عمران نے گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں خالی کر دیا ——— اس کا انداز ایسا تھا جیسے صدیوں بعد اُسے پانی پینے کو ملا ہو۔

"جاؤ ——— اب کافی لے کر آؤ سپیشل ——— جاؤ" ——— ٹونی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں یار ... بس ——— یہی کافی ہے ——— مزید پیاس نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ارے ——— میں کافی کی بات کر رہا ہوں ——— پانی کا نہیں کہہ رہا۔ جاؤ جلدی سے ——— میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو" ——— ٹونی

ویٹر پیچھے مڑا ——— اور ویٹر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"اچھا ——— یہ بتاؤ ٹونی ——— کہ ٹوپاز سے تمہارا کیا تعلق ہے" ———
عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے سوال اس انداز میں کیا تھا کہ پتہ چل جائے کہ ٹونی کہیں ٹوپاز سے تو متعلق نہیں۔

"ٹوپاز ——— وہ سمگلروں کی تنظیم ——— میرا بھلا سمگلنگ سے کیا تعلق ——— میں اس قسم کا دھندہ نہیں کرتا ——— کیوں کیا بات ہے"
ٹونی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے یہ سن کر کہ ٹونی کا ٹوپاز سے کوئی تعلق نہیں اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"دراصل مجھے پتہ چلا ہے کہ ٹوپاز کے پاس ایکس وائی کی کھیپ موجود ہے۔ میں نے اس کا سودا کرنا تھا" ——— عمران نے کہا۔

"ایکس وائی کی کھیپ ——— اور تم نے سودا کرنا ہے۔ مجھے بے وقوف مت بناؤ پرنس ——— کھل کر بات کرو۔ یقین رکھو ٹونی تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہے" ——— ٹونی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری جان نہیں چاہیئے۔ ٹونی میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے ٹوپاز سے رابطہ قائم کر کے ایکس وائی کی ایک بڑی کھیپ کا سودا کرنا ہے"
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی پرنس ——— تم بے شک نہ بتاؤ۔ اگر تم ٹونی کو اعتماد کے قابل نہیں سمجھتے تو ٹونی کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے"
ٹونی نے دل گیر لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ مقام" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مقام ——— کونسا مقام" ——— ٹونی نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔ اس

نے تو محاورہ بولا تھا اُسے تو شاید یاد بھی نہ تھا کہ اس نے کیا کہا ہے۔
"وہی ڈوب مرنے والا" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔
"دیکھو پرنس ——— اگر تم ٹوپازز کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو تو بیشک کرو ٹونی تمہارے ساتھ ہوگا۔ باقی رہی یہ بات کہ تم منشیات کے دھندے میں ملوث ہو اس کا میں دس بار مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا" ——— ٹونی نے دوبارہ اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔
"یہاں بادام ملتے ہیں" ——— اچانک عمران نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔
"بادام ——— کیا مطلب ——— کیا وہ کھانے والے بادام" ——— ٹونی نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں پوچھا۔
"ہاں ہاں ——— وہی کھانے والے بادام ——— جسے توڑ کر ان کی گریون کو کھایا جاتا ہے" ——— عمران نے بڑی سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— ملتے ہیں ——— مگر یہاں بادام کا کیا تعلق" ——— ٹونی کا لہجہ احمقوں جیسا تھا۔ بھلا ٹوپازز کی بات ہوتے ہوتے یہ بادام کہاں سے ٹپک پڑے۔
"بڑا گہرا تعلق ہے ——— اگر تم سات گریاں بادام صبح منہ نہار چبا کر کھا جایا کرو تو تمہاری عقل کی رفتار ۱۲۰ کلو میٹر فی سیکنڈ ہو جائے گی اور اتنی رفتار پر پہنچنے کے بعد ہی تم یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ ٹوپازز کے خلاف کام کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل بھی تو ہونا چاہیئے ——— یعنی ایکس وائی

کی کھیپ کا سودا" ——— عمران نے چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ ——— اب سمجھا ——— واقعی مجھے بادام کھانے چاہئیں۔ مگر یقین کرو پرنس ——— تمہاری بات سمجھنے کے لئے تو خلائی سیارے کی رفتار بھی کم ہے" ——— ٹونی نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔ اب اس کی سمجھ میں بات آئی تھی کہ عمران ایکس وائی کی کھیپ کے سودے کی بات چیت کر کے ٹوپازز کے اندر تک پہنچنا چاہتا ہے ——— واقعی اس سے اچھا اور لائحہ عمل کیا ہو سکتا تھا۔
"ٹھیک ہے پرنس ——— میں ٹوپازز سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں" ——— ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"کیسے کوشش کرو گے ——— کیا اخبار میں اشتہار دو گے یا پولیس میں رپٹ درج کراؤ گے" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"نہیں پرنس ——— یہاں سارا ک سٹی میں بیٹھہ در مجرموں کی ایک طاقتور تنظیم ہے۔ جسے مادام بریڈی گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کی سربراہ ایک عورت مادام بریڈی ہے ——— میں نے سنا ہے کہ مادام بریڈی کی ٹوپازز کے چیف باس سے خاصی دوستی ہے۔ اور مادام بریڈی کے لئے میں کئی بار کام کر چکا ہوں۔ اس لئے مادام بریڈی کے ذریعے ٹوپازز سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے" ——— ٹونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن مادام بریڈی تو درمیان میں حصہ مانگے گی" ——— عمران نے کہا۔
"حصہ نہیں ——— وہ منشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کا گروپ قتل اور جاسوسی کا دھندہ کرتا ہے" ——— ٹونی نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ پھر تم مادام بریڈی سے بات کرو بلکہ ایسا کرو کہ کسی طرح میری اس سے ملاقات کرا دو باقی کام میں خود کر لوں گا" ـــــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کس حیثیت سے بات کریں گے" ـــــ ٹونی نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ ـــــ سنٹرل ایشیا کا ایک بہت بڑا منشیات کا سمگلر" ـــــ عمران نے حیثیت بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ـــــ میں ابھی مادام بریڈی سے رابطہ قائم کرتا ہوں" ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر ایک ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"اس سے کل کا کوئی وقت لینا۔ تاکہ کل تک میں مکمل طور پر پرنس آف ڈھمپ کا روپ بھی دھار لوں۔ اور سنو۔ مجھے یہاں کوئی بڑی سی رہائشی عمارت بھی چاہیئے ـــــ جو پرنس کی حیثیت کے مطابق ہو" عمران نے کہا۔

"سب انتظام ہو جائے گا پرنس ـــــ ٹونی کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی بات کی فکر نہیں کرنی چاہیئے" ـــــ ٹونی نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ ٹونی نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا کر تیز لہجے میں کہا۔

"ٹونی فرام ایگلن بار کالنگ مادام اوور" ـــــ وہ بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا۔

"یس مادام بریڈی سپیکنگ اوور" ـــــ اچانک دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام ـــــ میں ٹونی بول رہا ہوں۔ آپ سے مجھے ایک ذاتی کام ہے اوور" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"ذاتی کام ـــــ میں سمجھی نہیں ـــــ کھل کر بات کرو اوور" مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام ـــــ سنٹرل ایشیا کا ایک بہت بڑا سمگلر پرنس آف ڈھمپ میرا دوست ہے وہ منشیات کا دھندہ کرتا ہے وہ آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے ساتھ ایکس وائی کی ایک بہت بڑی کھیپ کا سودا کرنا ہے ـــــ میں چاہتا ہوں کہ میرے ذریعے اس کا رابطہ ٹوپاز سے ہو جائے تاکہ اس سودے میں میرا بھی کوئی حصہ بن جائے اوور" ـــــ ٹونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اس سلسلے میں میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم جانتے ہو میں منشیات کا دھندہ نہیں کرتی اوور" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"یہ مجھے معلوم ہے مادام ـــــ لیکن مجھے علم ہے کہ آپ کا رابطہ ٹوپاز کے چیف باس سے رہتا ہے۔ آپ پرنس اور ٹوپاز کے کسی نمائندے کی ملاقات کا بندوبست کرا دیں تو کام بن جائے گا اوور" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ کام میں کر دوں گی۔ میں نے آج ہی اس سے ملاقات کرنی ہے ـــــ کیا نام بتایا تھا تم نے اپنے دوست کا اوور" مادام نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام سنٹرل ایشیا اوور" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"بڑا عجیب سا نام ہے۔ بہر حال میں بات کروں گی ـــــ لیکن ٹونی تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر محتاط ہوتے ہیں۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ پہلے میں تمہارے دوست سے مل کر اپنے طور پر جائزہ لے لوں پھر اس کی سفارش کروں اوور" ـــــ مادام نے کہا۔

"بے حد مناسب ہے مادام ـــــ آپ کل جس وقت بھی ملاقات کرنا چاہیں مجھے بتا دیں اوور" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے اوور" ـــــ مادام نے پوچھا۔

"وہ کسی رہائشی عمارت میں ہی ہوگا۔ مجھ سے تو سر راہ ہی ملاقات ہوگئی اوور" ـــــ ٹونی نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ـــــ تم اس کا ٹھکانہ معلوم کر لو۔ اور اس سے کل شام چار بجے کا وقت طے کر لو۔ ہم اس کی رہائش گاہ میں ہی اس سے ملاقات کر لیں گے اوور" ـــــ مادام نے کہا۔

"مادام ـــــ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ کسی ہوٹل میں ملاقات طے کر لی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے پرنس اپنا ٹھکانہ کسی کے علم میں نہ لانا چاہتا ہے ـــــ وہ بھی بے حد محتاط قسم کا آدمی ہے اوور" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ـــــ تو کل شام چار بجے ہوٹل بمبینو کے ہال میں ملاقات ہو جائے گی اوور" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"بالکل درست ہے مادام ـــــ میں کل شام چار بجے سے قبل ہی آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا اوور" ـــــ ٹونی نے خوشی سے بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ویسے ٹوباز سے بات کر لوں گی لیکن میں ان کا رابطہ اس وقت کروں گی جب میں خود تمہارے پرنس سے مطمئن ہو جاؤں گی ـ تاکہ کل کو مجھ پہ کوئی اعتراض نہ آئے اوور" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک ہے مادام اوور" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹونی نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"تمہاری عقل تو بغیر بادام کھاتے ہی تیز ہو گئی ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ ٹھکانہ نہیں بتایا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سامنے میری عقل جواب دے جاتی ہے ورنہ سارا کی سٹی میں مجھ سے بڑا عقل مند کوئی پیدا ہی نہیں ہوا پرنس" ـــــ ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر کہو تو پیدا کرا دوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ـــــ ٹونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مادام بھی مجھے خاصی عقل مند معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ میں تمہارا پیغام دے دیتا ہوں۔ اور تم دونوں کا بچہ ظاہر ہے ڈبل عقلمند ہوگا" عمران نے کہا۔

"ارے ـــــ خدا کے لئے پرنس ـــــ وہ بڑی خطرناک عورت ہے۔ بظاہر حسین و دل کش لیکن دراصل بے پناہ ظالم اور سفاک ہے پورا سارا ک سٹی اس کی سفاکی سے کانپتا ہے" ـــــ ٹونی نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی ـــــ اچھا پھر رہائش گاہ" ـــــ عمران نے بات

بدلتے ہوئے کہا۔

"دیکھو پرنس ـــــ میرے پاس ایک بہترین رہائش گاہ موجود ہے۔ اس لئے رہائش گاہ کا کوئی پرابلم نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں جو سامان چاہئے وہ مجھے بتا دو۔ میں تمام بندوبست ابھی کر دیتا ہوں" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"ایک نئی کار چاہیے۔ اور ایک ملازم ـــــ جو چائے وغیرہ بنا کر دے دیا کرے۔ باقی مجھے کچھ نہیں چاہیے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی سب انتظام کر دیتا ہوں۔ اور پھر ہم اکٹھے ہی اس رہائش گاہ پر چلتے ہیں" ـــــ ٹونی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ہنری جیمز عمران کو رخصت کرنے کے بعد بڑے ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا دوبارہ کرنل ہالینڈ کے دفتر میں پہنچ گیا۔

"چھوڑ آئے اس مسخرے کو" ـــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں باس ـــــ چھوڑ آیا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ شخص بظاہر مسخرہ لگتا ہے لیکن ہے بہت ذہین ـــــ اور پھر جب ایک سیکرٹ سروس کے سربراہ نے اُسے خاص طور پر نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی صلاحیت تو ہو گی" ـــــ ہنری جیمز نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ان ایشیائی لوگوں میں کیا صلاحیت ہو سکتی ہے۔ احمق اور مسخرے لوگ ہیں بس وہ ایک کرنل فریدی ہے جو واقعی ذہین آدمی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایشیائی کرنل فریدی ہے۔ جس شخص کو ٹھیک

طرح بات کرنے کی تمیز نہیں ہے وہ بھلا اتنی خطرناک اور خوفناک تنظیم کا مقابلہ کیسے کرسکتا ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ہنری جیمز خاموش ہوگیا اب بھلا وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے باس" ——— ہنری جیمز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"سنو ہنری ——— میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے طور پر اس ٹوپاز کا خاتمہ کردیں اور ایکس وائی کی لیبارٹری کو بھی تلاش کریں اگر واقعی ایسی کوئی لیبارٹری موجود ہے تو اُسے بھی تباہ کردیں تاکہ گورننگ بورڈ کو یہ پتہ چل جائے کہ کرنل ہالینڈ کسی مسخرے یا کرنل فریدی کا محتاج نہیں ہے" کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— آپ جو حکم دیں میں تیار ہوں" ہنری جیمز نے بڑے پرخلوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرتے ہیں ——— میں ایجنسی کے آٹھ افراد چن کر تمہاری ماتحتی میں دے دیتا ہوں۔ تم ایک گروپ بنالو اور ایجنسی سے ہٹ کر گروپ کا ایک نیا نام رکھ کر کام شروع کردو۔ میں تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا" کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"بالکل درست ہے باس ——— مجھے امید ہے ہم یقیناً کامیاب ہو جائیں گے" ——— ہنری جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیوں کہ اُسے یقین تھا کہ کامیابی کے بعد اس کی حیثیت و اہمیت ایجنسی میں بہت بڑھ جائے گی اور ہوسکتا ہے کرنل ہالینڈ اُسے اسسٹنٹ بنالے۔

"تم اپنا گروپ بنا کر خفیات کے سمگلر بن جاؤ۔ اسی طرح ہی تم ٹوپاز کے

آڑے آسکتے ہو۔ تمہارے گروپ کا نام بلیک باس ٹھیک رہے گا۔ تمہیں علیحدہ عمارت دے دی جائے گی اور ایجنسی تمہیں ہر ممکن سہولتیں مہیا کرے گی ——— سمگلنگ اور بدمعاشی میں تیز رفتاری سے نام پیدا کرو تاکہ ٹوپاز کے مقابلے میں آسکو" ——— کرنل ہالینڈ نے نہ صرف گروپ کا نام تجویز کردیا بلکہ باقی لائحہ عمل بھی طے کردیا۔

"او کے باس ——— بالکل درست ہے ——— اور آپ فکر نہ کریں۔ بلیک باس ایک ہی رات میں بڑے بڑے بدمعاشوں کا تختہ کردے گا" ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"او کے ——— میں تمہارا بندوبست کردیتا ہوں" ——— کرنل ہالینڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فونوں میں سے ایک کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کردیئے۔

"ہیلو ——— کراس پوائنٹ سے کلارک بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کلارک ——— تم اپنے گروپ سے آٹھ آدمی ایسے چن لو جو لڑائی بھڑائی اور قتل و غارت گری کے ماہر ہوں۔ تم اس گروپ کے انچارج ہو گے۔ اور تمہارا انچارج ہنری جیمز ہوگا ——— جس کا نام بلیک باس ہوگا۔ اور پورا گروپ بلیک باس گروپ کہلائے گا۔ اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر کراس پوائنٹ ہوگا۔ سمجھ گئے" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"بالکل سمجھ گیا باس ——— لیکن اس گروپ کے قیام کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا" ——— کلارک نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"وہ مقصد ہنری جیمز تمہیں سمجھا دے گا۔ میں ہنری جیمز کو کراس پوائنٹ پر بھیج رہا ہوں۔ وہ میک اپ میں ہے۔ اس لئے کوڈ بلیک باس ہی ہوگا۔ باقی تفصیلات تم دونوں آپس میں طے کر لینا"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔۔ کلارک نے کہا اور کرنل ہالینڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہنری ۔۔۔۔۔ تم کراس پوائنٹ چلے جاؤ۔ یہ عمارت گرین وہیر روڈ پر ہے۔ اس کا نمبر تیرہ ہے۔ وہاں تمہیں ہر سہولت مل جائے گی۔ کلارک بے حد ذہین اور تیز آدمی ہے۔ وہ تمہارے بے حد کام آئے گا ۔۔۔۔۔ اب تم نے مجھ سے رابطہ صرف الیون ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر پر رکھنا ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا تاکہ میں صورت حال کے مطابق تمہیں ہدایات دیتا رہوں"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے رسیور رکھ کر ہنری جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہیں گے"۔۔۔۔۔ ہنری جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کام انتہائی تیز رفتاری سے ہونا چاہیئے تاکہ ہم جلد از جلد سرخرو ہو سکیں"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے کہا اور ہنری جیمز سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے قدموں میں ایک نیا اعتماد تھا۔ کیوں کہ اب وہ ایک طاقت ور گروپ کا سربراہ تھا۔ ایسا گروپ جس نے پوری سارا کی سٹی پر اپنی دہشت قائم کر رکھی تھی۔

ھوٹل البانیہ ٹوپاز کی تنظیم کا ذاتی ہوٹل تھا۔ اور اس کے تہہ خانوں میں ہی منشیات سٹور کی جاتی تھیں اور یہیں سے ہی انہیں سپلائی کیا جاتا تھا۔ ہوٹل البانیہ کو انتہائی اعلیٰ طبقے کا ہوٹل بنایا گیا تھا ۔۔۔۔۔ تاکہ اس پر پولیس یا نارکوٹک ایجنسی ہاتھ ڈالنے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ اور ویسے بھی اس ہوٹل کے ہر کمرے میں خفیہ کیمرے نصب تھے۔ جن کے ذریعے کمرے میں ہونے والی تمام حرکات اور گفتگو کی فلم بنائی جا سکتی تھی ۔۔۔۔۔ اس طرح ٹوپاز کے پاس بڑے بڑے سرکاری افسروں۔ انٹیلی جنس اور پولیس کے اعلیٰ حکام کی ایسی فلمیں موجود تھیں جن کی مدد سے وقت پڑنے پر انہیں بلیک میل کر کے خاموش کیا جا سکتا تھا۔

ہوٹل البانیہ کا کمرہ نمبر تین سو پانچ سب سے آخری منزل پر تھا۔ اور یہ ٹوپاز کی خفیہ میٹنگوں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ لین دین اور سودے بازی کی گفتگو کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا ۔۔۔۔۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ

تھا جس میں جدید ترین سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ اس کمرے میں چیف باس نمبر ٹن اور فور کے ساتھ موجود تھا اور مادام بریڈی کی آمد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ـــــ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس پر مختلف رنگوں کے ٹیلی فون پڑے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے ـــــ اب تک مادام کو آ جانا چاہیئے" ـــــ چیف باس نے کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ سامنے میز پر پڑے ہوئے ایک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ـــــ چیف باس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"باس... ـــــ مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت آپ کے پاس پہنچنے کے لئے لفٹ میں سوار ہو چکی ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مادام آ رہی ہے" ـــــ چیف باس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چند لمحوں بعد کال بیل گنگنا اٹھی تو نمبر فور نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چیف باس اور نمبر ٹو احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازے میں ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی کھڑی تھی ـــــ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

یہ مادام بریڈی تھی۔ ساراک سٹی کی حسین ناگن۔ اس کے پیچھے دو لمبے تڑنگے نوجوان تھے ـــــ جنہوں نے بہترین تراشش کے کوٹ پہن رکھے تھے۔ لیکن چہروں سے وہ بھی لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر نظر آتے تھے۔

"خوش آمدید مادام" ـــــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ـــــ میرے خیال میں مجھے دیر نہیں ہوئی" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ـــــ آپ صحیح وقت پر آئی ہیں ـــــ تشریف رکھیئے" چیف باس نے کہا اور مادام کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ مادام کے ساتھیوں نے بھی کرسیاں سنبھال لیں۔ نمبر ٹو بھی چیف باس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا ـــــ جب کہ نمبر فور نے ایک الماری کھول کر اس میں سے شراب کی دو بوتلیں اور چھ گلاس نکال کر درمیانی میز پر رکھ دیئے اور پھر بوتلیں کھول کر اس نے جام بھر دیئے۔

"لیجیئے مادام" ـــــ چیف باس نے جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ان سب نے اپنے اپنے سامنے رکھے ہوئے جام اٹھا لیئے۔

"کون سا مشن آ پڑا آپ کو ـــــ جس کے لئے ہماری ضرورت پڑ گئی" ـــــ مادام نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــــ ساراک سٹی میں ایک شخص موجود ہے۔ جس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے ـــــ بظاہر ایک احمق سا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل بے حد عیار۔ چالاک اور تیز طرار آدمی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تم اُسے تلاش کر کے ہلاک کر دو۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"۔۔۔۔ چیف باس نے مشن کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز بات ہے جو تم ۔۔۔۔ تمہاری تنظیم بے پناہ طاقتور ہے۔ تمہارے پاس پورا مرڈر سیکشن ہے۔ اور تم صرف ایک احمق سے ایشیائی کے لئے ہم سے معاوضہ دے کر بات چیت کر رہے ہو ۔۔۔۔ کیا تم خود اُسے ہلاک نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ مادام بریڈی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"وہ شخص ٹوپاز کے خلاف کام کر رہا ہے اور چونکہ وہ بنیادی طور پر جاسوس ہے۔ اس لئے اس سے وہ تنظیم ہی نپٹ سکتی ہے۔ جو جاسوسی کے طریقے و انداز جانتی ہو ۔۔۔۔ ہم براہِ راست سامنے نہیں آنا چاہتے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تم یہ کام کرو"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اس کا اتہ پتہ بتاؤ"۔۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ ایشیائی ہے میک اپ کا ماہر ہے اس لئے اس کا حلیہ بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ تمہیں خود اُسے تلاش کرنا پڑے گا ۔۔۔۔ بس اس کی ایک ہی پہچان ہے۔ کہ وہ احمقانہ اور مسخری قسم کی گفتگو کرنے کا عادی ہے۔ تمہارے اس آدمی جیسا اس کا قد و قامت ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے مادام کے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس طرح تو بڑی مشکل ہے۔ سارا کسٹی تو انسانوں کا جنگل ہے۔ یہاں ایک آدمی کو صرف ان باتوں سے تو تلاش نہیں کیا جا سکتا"۔

مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس سے زیادہ ہمیں بھی کچھ نہیں معلوم ۔۔۔۔ اسی لئے تو تمہاری خدمات حاصل کی جا رہی ہیں"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"اس کا اصل نام اور دیگر کوئی نام"۔۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ اور ویسے وہ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کردہ معلومات کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔۔ بڑا عجیب سا نام ہے"۔

مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے ٹونی کی کال یاد آ گئی تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے ریسیو کی تھی۔

"ہاں ۔۔۔۔ نام تو عجیب ہے۔ بہرحال اکثر وہ یہ نام بھی استعمال کرتا ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں اس مشن کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں ۔۔۔۔ کتنا معاوضہ دے سکتے ہو"۔۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم کتنا معاوضہ طلب کرتی ہو"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر ۔۔۔۔ اور وہ بھی پیشگی"۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"دس لاکھ ڈالر تو خیر کوئی بات نہیں ۔۔۔۔ لیکن یہ پیشگی کیوں"۔ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو لو بھم ——— تمہارے لئے یہ مشن مشکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے نہیں۔ ہو سکتا ہے میں کل ہی مشن میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو تم سوچو کہ اتنے آسان ٹارگٹ کے لئے دس لاکھ ڈالر زیادہ ہیں اور دینے سے انکار کر دو ——— تو ہمارے تمہارے درمیان ایک مستقل نزاع کی صورت بن جائے گی" ——— مادام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ——— بہرحال ایسے سودوں کا جو اصول ہے وہ قائم رہے گا ——— پانچ لاکھ ڈالر پیشگی اور پانچ لاکھ ڈالر کام ہونے کے بعد" ——— چیف باس نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ——— رقم نکالو" ——— مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

چیف باس نے نمبر ٹو کو اشارہ کیا اور اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال کر مادام کے سامنے رکھ دیا۔ مادام نے اسے کھول کر دیکھا ——— اس میں نوٹ بھرے ہوئے تھے۔ مادام نے انہیں صرف چند لمحے غور سے دیکھا اور پھر بیگ بند کر کے اپنے ایک ساتھی کے حوالے کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او کے لو بھم ——— مجھے یقین ہے میں کل ہی تمہیں خوشخبری سنا دوں گی" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔

چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی طاری رہی۔ پھر چیف باس نے خاموشی کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا۔

"بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ یا تو مادام انکار کر رہی تھی یا پھر یکدم نہ صرف راضی ہو گئی بلکہ وہ یقینی طور پر کل تک کامیاب ہونے کی بات کر رہی ہے"

"باس ——— میرا خیال ہے وہ پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر چونکی ہے۔ اور پھر یہ نام سنتے ہی وہ فوراً تیار ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے اس نام کے آدمی کے متعلق وہ پہلے سے جانتی تھی کہ وہ کہاں موجود ہے ——— اس لئے وہ نہ صرف فوری طور پر تیار ہو گئی ہے۔ بلکہ اُسے اپنی کامیابی کا بھی حتمی یقین ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"مگر وہ کیسے جان سکتی ہے۔ اگر وہ پرنس آف ڈھمپ کو جانتی ہے تو اُسے یقیناً علی عمران کو بھی جاننا چاہئے۔ لیکن علی عمران کے نام پر وہ بالکل نہیں چونکی" ——— چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس ——— مادام بریڈی کی پرائیویٹ سیکرٹری میری دوست ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں فون پر اس سے بات کر کے پوچھوں ہو سکتا ہے۔ اُسے اس سلسلے میں کوئی علم ہو" ——— نمبر فور نے کہا۔

"کیا وہ تمہیں اپنی مادام کے راز بتا دے گی" ——— چیف باس نے کہا۔

"کوشش کر دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ کم از کم ہمیں علم ہو جائے گا کہ اصل صورت حال کیا ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے مادام کسی بھی ایشیائی آدمی کو ہلاک کر کے ہمارے سامنے لا ڈالے کہ یہی علی عمران ہے ——— ہمارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہو گا کہ جسے اس نے ہلاک کیا ہے وہ اصلی علی عمران ہے یا نہیں" ——— نمبر فور نے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ پہلو بھی واقعی قابل غور ہے ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے چالاک مادام بریڈی دس لاکھ ڈالر کمانے کے لئے یہ چال بھی چل جائے"۔ چیف باس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

"اس کا تو ایک ہی حل ہے کہ مادام بریڈی علی عمران کو ہلاک کرنے کی بجائے زندہ ہی ہمارے حوالے کرے تاکہ ہم اس بات کی پوری طرح تسلی کر لیں کہ وہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے"۔ ـــــ نمبر ٹو نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں مادام کو اس بات کی ہدایت کر دیتا ہوں۔ نمبر فور ـــــ تم سیکرٹری سے معلوم تو کرو"۔ ـــــ چیف باس نے کہا۔ اور نمبر فور نے سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فونوں میں سے ایک کا رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے ۔

"ہیلو ـــــ جولین سپیکنگ"۔ ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی ۔

"ڈارلنگ ـــــ اسمتھ بول رہا ہوں ۔ سناؤ کیا ہو رہا ہے"۔ نمبر فور نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا ۔

"اوہ ـــــ اسمتھ ـــــ تم کہاں غائب ہو جاتے ہو ـــــ کئی کئی دن خبر ہی نہیں لیتے ـــــ آج آ رہے ہو"۔ ـــــ جولین کے لہجے میں یکدم مسرت عود کر آئی ۔

"ضرور آؤں گا ـــــ سناؤ تمہاری مادام کا کیا حال ہے ۔ سنا ہے آج کل کسی پرنس کے ساتھ اس کا عشق چل رہا ہے"۔ ـــــ نمبر فور نے کہا ۔

"پرنس ـــــ نہیں تو ـــــ ایسی تو کوئی بات نہیں ۔ مادام تو پتھر کی بنی ہوئی ہے ۔ وہ کسی شہنشاہ سے عشق نہیں کر سکتی ۔ پرنس تو کوئی حیثیت

ہی نہیں رکھتا"۔ ـــــ جولین نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"اچھا ـــــ میں نے تو سنا تھا کہ کوئی ریاست ڈھمپ ہے اس کا پرنس تمہاری مادام پر عاشق ہے"۔ ـــــ نمبر فور نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"نہیں ـــــ تمہیں غلط رپورٹ ملی ہے ۔ اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے ضرور علم ہوتا ۔ تم سناؤ ـــــ پھر کس وقت آ رہے ہو"۔ ـــــ جولین نے کہا ۔

"رات کو کسی بھی وقت آؤں گا ـــــ ٹھیک ہے ـــــ میرا انتظار کرنا"۔ اسمتھ نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں منتظر رہوں گی"۔ ـــــ جولین نے کہا اور اسمتھ نے بائی بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔

"نہیں باس ـــــ جولین اس سے بے خبر ہے"۔ ـــــ اسمتھ نے کہا ۔

"ہاں ـــــ میں سن رہا تھا ۔ بہرحال ٹھیک ہے وہ جو چاہے کرے ہمیں اپنے کام سے مطلب ہے"۔ ـــــ چیف باس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ نمبر فور اور ٹو بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں تھوڑی دیر بعد مادام کو کہہ کر علی عمران کو زندہ لے آنے کا کہہ دوں گا ۔ اب میٹنگ برخواست"۔ چیف باس نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے ۔

عمران مادام بیٹی سے ملنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جوزف اور جوانا کو اس نے اپنی رہائش گاہ پر ہی بلا لیا تھا۔ صفدر کیپٹن شکیل اور جولیا علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں مقیم تھے اور یہ سب لوگ آج صبح ہی پہنچے تھے ــــــ ٹونی نے ڈاوننگ سٹریٹ پر ایک خوب صورت کوٹھی عمران کے حوالے کر دی تھی۔ اور اس نے چوکیداری اور کچن کے کاموں کے لئے تین آدمی بھی بھیج دیئے تھے ــــــ باہر پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار موجود تھی۔ جیسے ہی عمران کو صفدر نے اپنے ساتھیوں سمیت آنے کی اطلاع دی۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو اپنے پاس ہی بلا لیا ــــــ اور ان تینوں کو ہدایت کر دی کہ وہ میک اپ میں ہوٹل ہیسنو میں پہنچ جائیں اور وہاں صرف نگرانی کریں اور محتاط رہیں۔ ہو سکتا ہے ان کی ضرورت پڑ جائے ــــــ جوزف اور جوانا کے آنے کے بعد عمران نے ٹونی کے آدمی کے ذریعے ضروری

خریداری کرنی تھی۔

اور اس وقت عمران میک اپ میں سفید سلک کی شیروانی تنگ موری کا پاجامہ اور سر پر خوب صورت شہزادوں جیسی پگڑی باندھے تیار کھڑا تھا ــــــ اس نے میک اپ سے چہرے کو اس قدر خوب صورت بنا لیا تھا کہ پتھر سے پتھر عورتیں بھی ایک نظر دیکھنے کے بعد نظریں نہ ہٹا سکتی تھی۔ مخصوص انداز میں بندھی ہوئی پگڑی کے اوپر خوب صورت کلغی لگی ہوئی تھی ــــــ جس کے عین درمیان میں ایک قیمتی ہیرا جگمگا رہا تھا۔ کانوں میں سونے کے رنگ اور گلے میں سچے موتیوں کا ست لڑا ہار جگمگا رہا تھا۔ غرضیکہ وہ مکمل طور پر ایک خوب صورت مشرقی شہزادہ دکھائی دے رہا تھا ــــــ لباس اس پر اتنا سج رہا تھا کہ خود اپنے اوپر قربان ہو جانے کو جی چاہ رہا تھا۔ ادھر جوزف اور جوانا دونوں نے خاکی رنگ کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں اور ان دونوں کے پہلوؤں میں ہولسٹر لٹک رہے تھے جن میں خوف ناک قسم کے پستولوں کے دستے جھانک رہے تھے۔ ان دونوں کا قد و قامت ــــــ جسم اور حلیہ اور اس پر خاکی وردی اور ریوالور انہیں خاصا دہشت خیز بنا رہے تھے۔

"سنو جوانا ــــــ تم پہلی بار میرے ساتھ اس حلیے میں جا رہے ہو۔ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنا۔ تم نے ایک شہزادے کے باڈی گارڈ کی اداکاری کرنی ہے ــــــ تمہاری کسی حرکت سے یہ محسوس نہیں ہونا چاہیے کہ تم نقلی باڈی گارڈ ہو یا میں نقلی شہزادہ ہوں" ــــــ عمران نے جوانا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ــــــ میں اپنے فرائض بخوبی سمجھتا ہوں"۔

جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ضرورت سے زیادہ ہتھ چھٹ واقع ہوئے ہو۔ اسی لئے سمجھا رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس دیا۔

"میرے سارے کس بل آپ نے نکال دیئے ہیں باس ـــــ ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے کام کا موقع دیا ہے۔ آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی" ـــــ جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے جوزف ـــــ تم بس باڈی گارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ میرے سیکرٹری بھی ہو ـــــ سمجھ گئے" ـــــ عمران نے جوزف سے کہا۔

"باس ـــــ اس نئے رنگروٹ کو سمجھاؤ ـــــ مجھے بھلا کیا سمجھانا" جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"منہ سنبھال کر بات کرو جوزف ـــــ ورنہ دانت باہر نکال کر گنوا دوں گا ـــــ مجال ہے ایک بھی اندر رہ جائے" ـــــ جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ـــــ تم دونوں آپس میں ہی لڑتے رہے تو میں بے چارہ شہزادہ کہاں جاؤں گا" ـــــ عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"تم دانت باہر نکالنے کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہارے دانت تمہارے پیٹ میں پہنچا دوں گا۔ خبردار جو میرے منہ لگے" ـــــ جوزف بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

لہ ۔ جوانا کے تفصیلی تعارف کے لئے پڑھیے کتاب "عمران کی موت"

"پھر ٹھیک ہے ـــــ تم دونوں ایک دوسرے کے دانت اندر باہر کر دو میں یہاں بیٹھ کر مکھیاں مارتا ہوں" ـــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر باہر کی طرف چل پڑا۔

"ساری باس ـــــ آپ جوزف کو سمجھا دیں۔ اس نے خود ہی غلط بات کی ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔

"جوزف ـــــ اب اگر تم جوانا سے لڑے تو دس دن کا کوٹہ بند" ـــــ عمران نے جوزف سے کہا۔

"ارے ارے باس ـــــ فار گاڈ سیک ـــــ ایسا نہ کرنا ـــــ جوانا تو میرا جنگل بھائی ہے" ـــــ جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور عمران جنگل بھائی کی ترکیب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیوں کہ جوزف نے جان بوجھ کر لفظ جنگل استعمال کیا تھا اگر وہ جنگلی بھائی کہتا تو پھر اُسے خود بھی جنگلی بننا پڑتا ـــــ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ" ـــــ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹونی بول رہا ہوں پرنس ـــــ کیا آپ کو لینے کے لئے میں آؤں" ٹونی نے کہا۔

"ارے نہیں ٹونی ـــــ میں خود ہوٹل ہمینو پہنچ جاؤں گا۔ اپنے سیکرٹری اور باڈی گارڈ سمیت" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہو ـــــ یعنی مکمل پرنس ـــــ ٹھیک ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیئے۔ کہ وقت پر پہنچ جائیے گا۔ مادام وقت کی بے حد پابند ہے"

ٹونی نے کہا۔

"وہ وقت کی پابند ہے جب کہ وقت میرا پابند ہے۔ تم فکر نہ کرو"

عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ٹونی نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی ابھی چار بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے ——— اس نے شیروانی کی جیب میں سے بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ پرنس والا مخصوص لباس جوزف اپنے ہمراہ لے آیا تھا۔ وہ مکمل بیگ ہی اٹھا لایا تھا۔ جسے عمران عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا ——— جوزف کی عادت تھی کہ جب بھی اُسے عمران بلاتا تو وہ اپنے آپ ہی بیگ ساتھ لے لیتا۔ کیوں کہ اُسے علم تھا کہ اس بیگ میں ہر وہ شعبدہ موجود ہے۔ جس کی ضرورت ہر حال پڑ جاتی ہے ——— اور اب بھی اس کے بیگ لے آنے کی بنا پر ہی عمران نے باقاعدہ پرنس بننے کا فیصلہ کر لیا ورنہ ہو سکتا تھا کہ وہ صرف نام کا ہی پرنس رہ جاتا۔

عمران نے جیسے ہی بی۔ ٹو کا بٹن دبایا ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ چند لمحوں تک مسلسل سرخ بلب جلتا رہا پھر ایک جھٹکے سے وہ سبز ہو گیا ——— اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر کال ملنے کے بعد اب کسی محفوظ جگہ پہنچ گیا ہے۔

"یس ——— صفدر سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا تم لوگ ہوٹل پمینو پہنچ گئے ہو اوور"

عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ——— عمران صاحب ——— میں کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں اس وقت ہوٹل کے ہال میں ہی موجود تھے جب آپ کی کال ملی۔ تو میں ٹوائلٹ میں آگیا اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ہال کی کیا پوزیشن ہے۔ وہاں کوئی خاص بات محسوس کی تم نے اوور"

عمران نے پوچھا۔

"کچھ تیز قسم کی سرگرمیاں تو محسوس ہو رہی ہیں۔ ایک بڑی سی میز ہال کے ایک کونے میں خاص طور پر بچھائی جا رہی ہے اور وہاں لوگوں کو بیٹھنے اور جانے سے بھی منع کیا جا رہا ہے ——— بس اس سے زیادہ کچھ نہیں اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"تم لوگوں نے کار حاصل کر لی ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ——— اس وقت ہمارے پاس دو کاریں ہیں۔ ایک جولیا کے پاس اور دوسری میرے اور کیپٹن شکیل کے پاس اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے ——— میں جوزف اور جوانا کے ہمراہ ابھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے ہمیں وہاں سے اغوا کیا جائے یا کوئی دوسری صورت حال پیش آ جائے۔ تو تم نے قطعاً مداخلت نہیں کرنی ——— صرف نگرانی کرنی ہے۔ جس وقت میں مداخلت کی ضرورت سمجھوں گا۔ ایس۔ او۔ ایس دے دوں گا اوور" ——— عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ——— آپ بے فکر رہیں اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے

اس نے جیب میں ڈالا۔ اور پھر آئینے کے سامنے رک کر اس نے آخری بار اپنا جائزہ لیا اور مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

ہنری جیمز ابھی ابھی اٹھ کر اپنے ہیڈ کوارٹر کے دفتر میں آیا تھا۔ بلیک باس گروپ تمام رات حرکت میں رہا تھا اور اس نے ایک ہی رات میں جرائم پیشہ لوگوں میں بے تحاشا فائرنگ ـــــ لوٹ مار قتل و غارت کر کے تہلکہ مچا دیا تھا۔ وہ طوفان کی سی تیزی سے مختلف باروں میں گھستے۔ وہاں اپنے کارڈ پھینکتے اور پھر بے تحاشا فائرنگ کر کے اور لوٹ مار کر کے نکل جاتے ـــــ جہاں مقابلہ ہوتا وہاں پھر قتل و غارت تک بھی نوبت پہنچ جاتی۔ ہنری جیمز نے نہ صرف اپنے لئے کالا نقاب منتخب کیا تھا۔ بلکہ اس کے گروپ کا ہر ممبر کالا نقاب پہنتا تھا ـــــ ایک ہی رات میں انہوں نے سارا کی سٹی کی پندرہ باروں اور جوئے خانوں کو تہہ و بالا کر دیا تھا۔ اور صبح وہ واپس ہیڈ کوارٹر لوٹے تھے۔ ان کے دو ساتھی

معمولی زخمی ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے واپس آ کر کرنل ہالینڈ کو رات کے واقعات کی تفصیلی رپورٹ دی اور پھر تین چار گھنٹے آرام کرنے کے بعد اس نے ممبروں کو سادہ لباس میں زیر زمین دنیا کے اڈوں میں روانہ کر دیا۔ تاکہ رات کو ہونے والی کارروائی کی رپورٹ معلوم ہو جائے ـــــ اور پھر دوپہر کو اسے رپورٹ مل گئی کہ بلیک باس کا نام زیر زمین دنیا کے ہر آدمی کے نام پر ہے۔ اور اس گروپ کی خاصی دہشت بیٹھ چکی ہے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہنری جیمز کچھ دیر کے لئے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا تھا۔ اور اب وہ دفتر میں اس مقصد کے لئے آیا تھا کہ آج رات کی کارروائی کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے ـــــ اسے یقین تھا کہ آج رات مقابلہ سخت ہو گا کیونکہ ہر آدمی چوکنا ہو گا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ایسا لائحہ عمل طے ہو جائے کہ اس کا کوئی آدمی بھی ضائع نہ ہو اور مزید دہشت بھی بیٹھ جائے ـــــ اس نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ آج رات کی طوفانی کارروائی کے بعد کل سے وہ زیر زمین دنیا کے گروں سے رابطہ قائم کرے گا تاکہ باقاعدہ سمگلنگ کے دھندے میں مصروف ہو کر ٹوپازہ کے آڑے آیا جا سکے۔

ابھی وہ دفتر میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ کلارک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر غیر معمولی جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"باس ـــــ ہمیں ایک نادر موقع ملا ہے۔ اس پر سے ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ تو ہم زیر زمین دنیا میں سر فہرست آ جائیں گے" ـــــ کلارک نے پرجوش لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں اندرونی جوش کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔

"کیسا موقع" ـــــ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ــــ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل ایشیا کا کوئی بہت بڑا سمگلر سارا ک سٹی میں آیا ہوا ہے۔ وہ زیر زمین دنیا کے ایک بہت بڑے بدمعاش ٹونی کا دوست ہے ــــ اور ٹونی آج اس کی ملاقات مادام بریڈی سے کرا رہا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ مادام بریڈی کے ٹوپاز کے چیف باس سے تعلقات ہیں۔ ٹونی کے ایک خاص آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ اصل چکر منشیات کے کسی بہت بڑے سودے کا ہے ــــ ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ کا سودا ہونا ہے۔ اور یہ سودا مادام بریڈی کے ذریعے ٹوپاز سے طے ہونا ہے۔ آج چار بجے ہوٹل میٹیو میں اس سمگلر جس کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور مادام بریڈی کی ملاقات طے ہے ــــ ٹونی بھی وہیں موجود ہوگا۔ اگر ہم وہاں اچانک دہشت پھیلا دیں تو ہمارے گروپ کا نام سر فہرست آجائے گا" ــــ کلارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایکس وائی اور ٹوپاز کے الفاظ پر ہنری جیمز بری طرح چونک پڑا۔ چوں کہ کلارک کو اس گروپ کے اصل مقصد کا ابھی تک علم نہیں تھا۔ اس لیے اس کی نگاہوں میں ان الفاظ کی کوئی اہمیت نہ تھی ــــ جب کہ ہنری جیمز جانتا تھا کہ ٹوپاز اور ایکس وائی لیبارٹری ہی ان کے گروپ کا اصل ٹارگٹ ہیں۔ اس لیے صرف دہشت ڈالنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ایسا موقع مل رہا ہے تو اس سے کیوں نہ باقاعدہ فائدہ اٹھایا جائے اور اس ایشیائی سمگلر کی نگرانی اور تعاقب کر کے ٹوپاز تک پہنچا جائے اور ہو سکتا ہے لیبارٹری کی بھی نشان دہی ہو جائے ــــ چنانچہ اس نے کلارک کو کوئی جواب دینے کی بجائے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور کرنل ہالینڈ سے رابطہ قائم کرنے لگا۔

"ہیلو باس ــــ کالنگ کرنل اوور" ــــ ہنری جیمز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس کرنل سپیکنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کرنل کی باوقار آواز ابھری۔ اور ہنری جیمز نے کلارک سے ملنے والی تمام رپورٹ تفصیل سے دوہرا دی۔

"اوہ ــــ یہ ہمارے لیے بے حد اچھا موقع ہے۔ تم ایسا کرو کہ صرف ان لوگوں کی نگرانی کرو۔ مکمل نگرانی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے ذریعے ہم ٹوپاز کے چیف باس پر بھی ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے ــــ اور شاید لیبارٹری کا بھی اتہ پتہ معلوم ہو جائے گا اوور" ــــ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا جناب ــــ کہ ہمیں خواہ مخواہ کی دہشت کی بجائے بالواسطہ طور پر اس ایشیائی سمگلر کے ذریعے ٹوپاز تک پہنچ جانا چاہیے اوور" ــــ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"ابھی تو تین بجے ہیں ــــ تمہارے پاس ایک گھنٹہ موجود ہے۔ تم سب میک اپ میں ــــ تیار ہو کر وہاں پہنچ جاؤ۔ تم اور کلارک ہوٹل کے اندر چلے جانا اور کوشش کرنا کہ ان لوگوں سے نزدیک تر بیٹھنا اور اگر بفرض محال نزدیک جگہ نہ ملے تو ایئر پا ور ساتھ لے جانا ــــ اس طرح تم دور رہ کر بھی ان کی باتیں اطمینان سے سن لو گے اوور" ــــ کرنل ہالینڈ نے باقاعدہ ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ــــ ایسا ہی ہوگا اوور" ــــ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اپنی حفاظت اور نگرانی کے بارے میں بے حد حساس ہوتے ہیں ——— ہو سکتا ہے انہوں نے نگرانی کو چیک کرنے کے لئے کوئی سیکنڈ لائن بھی بنائی ہوئی ہو۔ اس لئے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ تم براہِ راست، سامنے آنے کی بجائے سائنسی آلات سے مدد لینا ——— ایجنسی کے پاس ایسے جدید ترین آلات کی کمی نہیں ہے اوور" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس ——— آپ بے فکر رہیں اوور" ہنری جیمز نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— مجھے رپورٹ ضرور دینا اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ہنری جیمز نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس دراز میں ڈال دیا۔

"اب ہمیں اپنے طور پر لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے" ——— ہنری جیمز نے کلارک سے کہا۔

"باس ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ لوگ بے حد محتاط اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر انہیں نگرانی کے بارے میں ذرا بھی شبہ ہو گیا تو حالات بگڑ بھی سکتے ہیں ——— اس لئے واقعی ہمیں جدید سائنسی آلات کی مدد سے نگرانی کرنی چاہیئے۔ میرا خیال ہے ہم میگا ویژن ویگن ہمراہ لے لیں۔ اس کے راڈار کے ذریعے ہم بڑے اطمینان سے دور رہ کر بھی ان کی کارروائی کو چیک کر سکتے ہیں ——— اور ایک ہیلی کاپٹر خاصی اونچائی پر ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس کے ذریعے کسی عمارت کا اندرونی جائزہ یا محل وقوع کی فلم بنائی جا سکے" ——— کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم جلد از جلد یہ سب بندوبست کرو۔ ہمیں کم از کم ساڑھے تین بجے تک ضرور ہوٹل کے ہال میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ ہم مناسب جگہ پر بیٹھ سکیں" ——— ہنری جیمز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کلارک اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کلارک کے جانے کے بعد ہنری جیمز بھی لباس بدلنے کے لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور اس نے اپنے چہرے پر وہی میک اپ مستقل کر لیا تھا جو کہ عمران نے کیا تھا ——— ایک تو اس لئے کہ یہ میک اپ بہترین تھا۔ اور اتنا اچھا میک اپ دوبارہ کرنا ہنری جیمز کے بس کا روگ نہیں تھا۔ اور دوسری بات نفسیاتی تھی۔ اس میک اپ میں ہنری جیمز اتنا خوب صورت اور وجیہہ لگتا تھا کہ لڑکیاں بے اختیار اس پر للچائی ہوئی نظریں ڈالتی تھیں اور ہنری جیمز کا دل بلیوں اچھلنے لگتا تھا ——— اس لئے اب بھی وہ صرف لباس بدلنا چاہتا تھا۔ نہ کہ میک اپ۔

ٹوپاز کے چیف باس سے ہوٹل البانیہ میں ملاقات کرنے اور پانچ لاکھ ڈالر کی رقم ملنے کے بعد جب مادام بریڈی واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچی تو اس کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا ——— یوں لگتا تھا جیسے دس لاکھ ڈالر اُسے بیٹھے بٹھائے گلی میں پڑے ہوئے مل گئے ہوں۔
"میڈم ——— اتنے بڑے شہر میں ہم اس آدمی کو کیسے تلاش کریں گے" ——— ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اس کے ایک ساتھی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"جیمز ——— ہمیں اس آدمی کو تلاش کرنے کی بھی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس سے آج شام چار بجے میری ملاقات طے ہے"
مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ملاقات طے ہے ——— اس آدمی سے جس کی تلاش کے لئے ٹوپاز دس لاکھ ڈالر خرچ کر رہی ہے" ——— اس کے دونوں ساتھیوں نے

حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— تمہیں معلوم نہیں ہے جب میں ہوٹل البانیہ جانے کے لئے تمہاری آمد کا انتظار کر رہی تھی تو ایگلن بار کے ٹونی کی کال آئی تھی ——— اس نے بتایا کہ سنٹرل ایشیا سے اس کا ایک دوست پرنس آف ڈھمپ آیا ہوا ہے۔ وہ منشیات کا بہت بڑا اسمگلر ہے۔ اور ٹوپاز سے ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ کا سودا کرنا چاہتا ہے ——— ٹونی کا مطلب تھا کہ میں پرنس آف ڈھمپ کی ٹوپاز کے چیف باس سے ملاقات کرا دوں"
مادام بریڈی نے اپنے ساتھیوں کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ——— تو یہ وہی آدمی ہے جس کی تلاش ٹوپاز کو ہے"
جیمز نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
اس وقت تو میں اس گیم کو نہیں سمجھی تھی اور میں نے ویسے احتیاط کے طور پر ٹونی سے کہا کہ میں پہلے پرنس سے خود ملاقات کروں گی۔ اور اگر واقعی میں مطمئن ہو گئی کہ وہ منشیات کا سمگلر ہے تو ٹوپاز کے چیف باس سے اس کا رابطہ کرا دوں گی ——— لیکن جب ٹوپاز کے چیف باس نے بتایا کہ ایک شخص علی عمران جو کہ پاکیشیا کا آدمی ہے۔ اور شاید وہاں کی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے۔ آج کل ٹوپاز کے آڑے آ رہا ہے ——— اور جب اس نے بتایا کہ وہ اکثر اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بھی بتاتا رہتا ہے تو میں سارا کھیل سمجھ گئی ——— یہ شخص علی عمران بے حد ذہین آدمی لگتا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے خلاف کچھ کام کیا ہوگا جس سے ٹوپاز متاثر ہوئی ہوگی بلکہ صحیح لفظوں میں خوف زدہ ہو گئی ہو گی ——— اس لئے اس نے سوچا کہ اس آدمی کو ہلاک کرنے کا مشن ہمیں سونپ دے۔ ادھر اس پرنس

نے خواہ مخواہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے ٹوپاز کے چیف
باس سے براہِ راست پہنچنے کے لئے نئی ترکیب سوچی ـــــ اس نے ٹونی
کو گانٹھا اور ٹونی چونکہ جانتا ہے کہ میرا ٹوپاز کے چیف باس سے تعلق ہے
اس لئے اس نے ایکس وائی کی کھیپ کے سودے کا بہانہ بنایا۔ اور
پرنس آف ڈھمپ خود سمگلر بن گیا ـــــ اس طرح ظاہر ہے میرے ذریعہ
ٹوپاز کے چیف باس تک براہِ راست پہنچ جاتا" ـــــ مادام بریڈی نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو یہ چکر ہے۔ اب میں سمجھ گیا لیکن آپ ٹوپاز کے چیف
باس کو بتا دیتیں۔ وہ خود ہی اس سے نپٹ لیتا" ـــــ جیمز نے کہا۔

"تو ہمیں دس لاکھ ڈالر کیسے ملتے۔ بالکل مفت میں۔ اور ساتھ ہی ٹوپاز
پر ہماری دھاک بھی بیٹھ جاتی ہے۔ کہ ہم نے ایک روز میں ان کا مشن مکمل کر
دیا ہے ـــــ اس طرح آئندہ بھی ہمیں ان کی طرف سے کام مل سکتا
ہے" ـــــ مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــــ جیمز نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں اس پرنس سے بات کروں گی۔ ا
چیک کروں گی کہ واقعی وہ ہمارا مطلوبہ آدمی ہے تو وہیں ہوٹل میں ہ
اُسے گولی مار دوں گی ـــــ اور پھر اس کی لاش ٹوپاز کے چیف با
کے قدموں میں ڈال کر مزید پانچ لاکھ ڈالر وصول کر لوں گی"
مادام بریڈی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیمز اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹرانسمیٹر
تیز سیٹی سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹرانسمیٹر ایک الماری میں پڑا ہوا تھا۔

"دیکھو رچرڈ ـــــ کون ہے" ـــــ مادام نے دوسرے آدمی سے
مخاطب ہو کر کہا اور دوسرا آدمی تیزی سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن
آن کر کے اُسے لا کر مادام کے سامنے رکھ دیا۔

"ہیلو ـــــ چیف باس ٹوپاز کالنگ۔ مادام اوور" ـــــ بٹن
دیتے ہی چیف باس کی آواز سنائی دینے لگی اور مادام کے چہرے پر
چیف باس کا نام سن کر الجھنوں کا جال سا بچھ گیا۔

"یس ـــــ مادام سپیکنگ اوور" ـــــ مادام نے کچھ سوچتے
ہوئے بٹن آن کر کے جواب دیا۔

"مادام ـــــ مشن میں ایک معمولی سی ترمیم کرنی ہے۔ اور وہ یہ کہ
آپ نے علی عمران کو تلاش کر کے ہلاک نہیں کرنا بلکہ اُسے زندہ حالت
میں ہمارے حوالے کرنا ہے اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"وہ کیوں ـــــ میں اس ترمیم کا مقصد نہیں سمجھی اوور"
مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ میرے ساتھی اس بات پر مطمئن نہیں ہیں کہ واقعی
وہ ہمارا مطلوبہ آدمی ہے اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"اوہ ـــــ میں سمجھ گئی ـــــ تمہیں خطرہ ہے کہ میں کسی بھی ایشیائی
آدمی کو ہلاک کر کے تم تک اس کی لاش پہنچا دوں گی۔ ایسی کوئی بات
نہیں۔ مادام بریڈی ایسی نہیں ہے ـــــ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا دو
اوور" ـــــ مادام نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سمجھانے کی بات نہیں مادام ـــــ یہ بات درست بھی ہے۔ ہمیں

مکمل تسلی ہو جائے گی جب کہ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اوور۔“ چیف باس نے کہا۔

”کیوں نہیں فرق پڑتا۔ کسی کو گولی مار کر اس کی لاش کو اٹھا لے آنا آسان ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس خطرناک آدمی کو زندہ اغوا کیا جائے تم خود بتا رہے ہو کہ وہ شخص انتہائی خطرناک ہے ——— ہوسکتا ہے زندہ اغوا کرنے کی صورت میں ہمیں کوئی لمبا جانی نقصان اٹھانا پڑے اوور“ مادام نے جواب دیا۔

”کیسی باتیں کر رہی ہو مادام ——— تمہارے لئے کسی ایک آدمی کا اغوا کوئی مسئلہ ہے اوور۔“ ——— چیف باس نے بڑا منا ستے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے ——— ہمارے لئے چوں کہ اس ترمیم سے خطرات بڑھ گئے ہیں اس لئے معاوضہ بھی اب پندرہ لاکھ ڈالر ہوگا اوور۔“ مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں ——— یہ زیادتی ہے۔ تم پہلے ہی زیادہ معاوضہ مانگ چکی اوور۔“ ——— چیف باس نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے ——— میں پانچ لاکھ ڈالر واپس بھجوا دیتی ہوں۔ اور ہمارا تمہارا معاہدہ ختم اوور۔“ ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”اچھا مادام ——— یوں ہی سہی ——— تم اس آدمی کو زندہ ہمارے حوالے کر دو۔ بقایا دس لاکھ ڈالر وصول کر لو اوور۔“ ——— چیف باس نے مجبوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس معاوضے کے بڑھنے پر خاصا برہم ہے۔

”نہیں ——— تم نے خود ہی معاہدے کے اصول کی بات کی تھی کہ آدھا کام سے پہلے اور آدھا کام کے بعد ——— اس لئے تم بقایا ڈھائی لاکھ ڈالر پہلے ادا کرو اوور۔“ ——— مادام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

”چلو یہ بھی سہی ——— تم اپنا آدمی ہوٹل البانیہ بھیج کر کاؤنٹر سے ڈھائی لاکھ ڈالر منگوا سکتی ہو اوور۔“ ——— چیف باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے ——— اب یہ بتاؤ کہ اس آدمی کو کہاں تمہارے حوالے کیا جائے اوور۔“ ——— مادام نے کہا۔

”کیا وہ تمہارے پاس آ گیا ہے اوور۔“ ——— چیف باس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”آیا تو نہیں ——— لیکن آج شام چار بجے کے بعد میں اُسے اغوا کر لوں گی۔ لیکن میں اُسے ایک لمحے کے لئے بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔ اس لئے جگہ بتا دو اوور۔“ ——— مادام نے کہا۔

”ایسی بات ہے تو پھر تم اُسے مشرقی ساحل کی عقابی چٹان کے پاس پہنچا دینا۔ وہاں میرے آدمی اُسے لے لیں گے اور تمہیں بقایا ساڑھے سات لاکھ ڈالر مل جائیں گے اوور۔“ ——— چیف باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے ——— تم اپنے آدمی چار بجے رقم سمیت وہاں بھیج دینا۔ چار بجے کے بعد کسی بھی وقت ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں اور سنو ——— وہاں اپنا انتظام خود کر لینا۔ ہم اس آدمی کو تمہارے حوالے کرنے کے بعد کسی بات کے ذمہ دار نہ ہوں گے اوور۔“ ——— مادام نے کہا۔

”ٹھیک ہے ——— تم بے فکر رہو۔ میرے آدمی چار بجے سے رات دس بجے تک وہاں انتظار کریں گے اوور۔“ ——— چیف باس نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ مادام نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"یہ مسئلہ ٹیڑھا کر دیا اس چیف باس نے" ـــــ جیمز نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسے" ـــــ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ اب اس آدمی کو اغوا کرنا پڑے گا" ـــــ جیمز نے جواب دیا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ـــــ وہ تو مجھے مل ہی اس لئے رہا ہے کہ میں اس کی ملاقات چیف باس سے کرا دوں۔ چنانچہ میں ملاقات کے بعد اس کی ملاقات چیف باس کے آدمیوں سے کرا دوں گی اور میرا کام ختم ـــــ مجھے تو الٹا آسانی ہو گئی ہے۔ اب تو ٹونی کو بھی مجھ پر کوئی گلہ نہیں ہو گا" ـــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیمز اور رچرڈ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ واقعی چیف باس نے مشن کو مزید آسان بنا دیا تھا۔

"اچھا اب اس پرنس سے ملنے کی تیاری ہونی چاہیئے۔ اول تو مجھے امید نہیں ہے کہ وہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے لیکن پھر بھی ہمیں ہر قسم کے انتظامات کر لینے چاہئیں ـــــ رچرڈ ـــــ تم اپنے آدمیوں کو ہوٹل سے باہر تعینات کر دینا تاکہ کسی بھی گڑبڑ کی صورت میں وہ امداد کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں مشرقی ساحل تک وہ صرف نگرانی کے فرائض ہی سر انجام دیں گے ـــــ کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ اس پرنس کو ذرہ برابر بھی شبہ ہو اور جیمز تم ہوٹل البانیہ کسی آدمی کو بھیج کر ڈھائی ایکڑ والا رمنگ والو۔

رتم اپنے آدمیوں کو مشرقی ساحل پہ دور سے نگرانی پر تعینات کر دو۔ ہو
نا ہے چیف باس وہاں کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرے۔ تو
یں پہلے سے اس بات کا علم ہونا چاہیئے" ـــــ مادام نے
ں دونوں کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام" ـــــ ان دونوں نے کہا اور پھر وہ تیز تیز
م اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

عمران کی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار جب ہوٹل ممبینو کے پورچ میں رکی تو گیٹ پر کھڑا ہوا دربان تیزی سے آگے بڑھا وہ شاید دروازہ کھولنا چاہتا تھا ـــــ لیکن اس سے پہلے ہی جوزف اور جوانا دونوں اگلی سیٹوں سے باہر آ گئے۔ جوانا کار ڈرائیو کر رہا تھا جب کہ جوزف اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دربان ان دو قوی ہیکل حبشیوں کو دیکھ کر جھجک کر رک گیا۔

"جاؤ اندر ـــــ منیجر سے کہو ـــــ پرنس آف ڈھمپ تشریف لائے ہیں۔ ان کا شایان شان استقبال کیا جائے" ـــــ جوانا نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان پرنس کا نام سن کر جھجک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوزف نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا ـــــ اور عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکل آیا۔ دربان چند لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو دیکھتا

رہا۔ اس نے شاید آج تک مشرقی شہزادوں کے بارے میں قصے ہی سن رکھے تھے۔ اب جب اس نے پہلی بار مشرقی شہزادے کو پوری سج دھج سے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"سنا نہیں تم نے" ـــــ جوانا نے غصے سے دھاڑتے ہوئے دربان سے کہا اور دربان چونک کر مڑا اور پھر تیر کی طرح اڑتا ہوا مین گیٹ کھول کر ہال میں چلا گیا۔

"یار آہستہ بولا کر ـــــ ابھی بے چارے کا ہارٹ فیل ہو جاتا تو اس پردیس میں کفن دفن کے پیسے ادا کرنے پڑ جاتے" ـــــ عمران نے دھیمے لہجے میں کہا اور جوانا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اور پھر آگے آگے عمران اور اس کے دائیں بائیں ایک قدم پیچھے جوزف اور جوانا بڑے اکڑے ہوئے انداز میں چل پڑے۔

ہوٹل کے برآمدے اور باہر پارکنگ میں موجود لوگ بڑی حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ مین گیٹ کے قریب پہنچتے ہی جوانا نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولنا چاہا ـــــ مگر اسی لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جو اس باختہ انداز میں دکھائی دیا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔

"ہوٹل ممبینو کی انتظامیہ پرنس کو خوش آمدید کہتی ہے"

ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"کیا تمہارا نام انتظامیہ ہے۔ عجیب سا نام ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ہوٹل کا منیجر ہوں حضور والا" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے سیدھے

ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"سیکرٹری ۔۔۔۔ اسے کہو کہ ہمارے راستے سے ہٹ جائے۔ ورنہ ہم اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹ کو جبراً ہٹا دیتے ہیں"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ گستاخی ہو گئی حضور والا ۔۔۔۔ تشریف لائیے"۔ منیجر نے فوراً ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر عمران جوزف اور جوانا سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اس کی اپنی سج دھج ہی ایسی تھی کہ اُسے جو دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا ۔۔۔۔ اور پھر سونے پہ سہاگہ اس کے دیو ہیکل باڈی گارڈ ۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی عمران ہال میں داخل ہوا۔ ہال میں موجود ہر شخص چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے پورے ہال پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔

"پرنس ۔۔۔۔ ادھر آجائیے"۔۔۔۔ اچانک ایک کونے سے ٹونی نے اٹھ کر کہا۔

"سیکرٹری ۔۔۔۔ یہ کون بدتمیز ہے ۔۔۔۔ جو ہم سے اس طرح مخاطب ہونے کی گستاخی کر رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بھاری اور باوقار آواز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ لوگ آپ کی حیثیت نہیں جانتے پرنس ۔۔۔۔ اس لئے قابل معافی ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔ ہم گستاخی کرنے والے کو معاف نہیں کر سکتے۔ اسے اس کی گستاخی کی سزا ملنی چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے ٹونی کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور اس کا فقرہ سنتے ہی جوزف اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہولسٹروں سے ریوالور کھینچ لئے اور ہال میں موجود ایک عورت کی بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"میں ہنری ہوں پرنس ۔۔۔۔ آپ کا دوست"۔۔۔۔ ٹونی نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اونچا کر کے جوزف اور جوانا کو فائرنگ کرنے سے روک دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ تم ٹونی ۔۔۔۔ یہ ٹھیک ہے تم ہماری دوستی کے دعویدار ہو لیکن ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں پرنس ۔۔۔۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا"۔۔۔۔ ٹونی نے باقاعدہ جھک کر آداب بجا لاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ عمران مادام بریڈی کے سامنے شان و شوکت ظاہر کرنا چاہتا ہے

"ہم نے تمہیں معاف کیا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور اس کا یہ فقرہ کہتے ہی جوزف اور جوانا دونوں نے ریوالور واپس ہولسٹروں میں ڈال دیئے۔

"ادھر تشریف لائیے پرنس ۔۔۔۔ مادام بریڈی آپ سے ملاقات کے لیے چشم براہ ہیں"۔۔۔۔ اس بار ہنری نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ ہم مادام بریڈی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے ملاقات کے لئے یہاں آنے کی زحمت کی"۔۔۔۔ عمران تیزی سے

اس میز کی طرف مڑ گیا۔ جدھر ٹونی نے اشارہ کیا تھا اور اسی لمحے اس کی نظریں قریبی میز پر بیٹھے ہوئے مہزی جمیز پر پڑیں ——— مہزی جمیز جیوں کہ اسی میک اپ میں تھا جو عمران نے خود کیا تھا۔ اس لئے عمران ایک ہی نظر میں اسے پہچان گیا تھا۔

عمران کے میز کے قریب پہنچتے ہی وہاں بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت غیر ملکی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دو ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

عمران سمجھ گیا کہ یہی مادام بریڈی ہو گی۔ جس کے تعلقات ٹوپاز کے چیف باس سے ہیں۔ مادام بریڈی کی آنکھوں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ پسندیدگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے ——— وہ بھی شاید پہلی بار کسی مشرقی شہزادے کی شان و شوکت دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھیوں کو تو جیسے سکتہ سا ہو رہا تھا۔

"خوش آمدید پرنس" ——— مادام بریڈی نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ ——— لیکن ہم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے یہ ہماری ثقافت کے خلاف ہے" ——— عمران نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام بریڈی نے ندامت بھرے انداز میں بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

جوزف نے تیزی سے کرسی سیدھی کی اور عمران بڑے وقار سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے دائیں بائیں بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے ——— ہال میں موجود ہر شخص اپنی تمام مصروفیات

بھول کر انہیں دیکھنے میں ہی مشغول تھا۔

"ـــ کیا پیش کروں" ——— منیجر نے جو عمران کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ ویٹر کی بجائے خود آگے بڑھ کر بڑے نیاز مندانہ انداز میں پوچھا۔

"آپ کے ہوٹل کا سب سے مہنگا اور اچھا مشروب کون سا ہے مسٹر منیجر" عمران کی بجائے جوزف نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پامول جوس جناب ——— یہ جوس مختلف پرانی شرابوں اور پھلوں کے رس کو ملا کر بنایا جاتا ہے اور اس کا ایک جام ایک ہزار ڈالر کی قیمت کا ہے" ——— منیجر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر منیجر ——— شاید تمہارے ہوٹل میں کبھی کوئی اعلیٰ شخصیت نہیں آئی۔ تم پرنس کو جام کی قیمت بتا کر ان کی توہین کر رہے ہو" ——— جوزف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ وہ پڑا منجھا ہوا سیکرٹری نظر آ رہا تھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں حضور" ——— منیجر نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سنو ——— ہوٹل کے ہال میں اس وقت جتنے بھی لوگ موجود ہیں پرنس کی طرف سے سب کو ایک ایک جام اس جوس کا پیش کیا جائے۔ اور پرنس کے لئے صرف سادہ پانی کا ایک گلاس" ——— جوزف نے بڑے شاہانہ انداز میں آرڈر دیتے ہوئے کہا اور مادام بریڈی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹونی کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں ——— اتنا مہنگا جام کوئی شخص خود پینے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ اور پرنس پورے ہال کو رس کے جام پیش کر رہا تھا۔

منیجر کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اتنا بڑا آرڈر تو شاید آج تک

کسی گاہک نے نہ دیا تھا۔ سرسری اندازے کے مطابق اس وقت ہال میں ایک سو افراد موجود تھے ——— یعنی ایک لاکھ ڈالر کا آرڈر ——— اور خود اپنے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس۔

"تم نے سنا نہیں ——— مسٹر منیجر" ——— جوزف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ——— منیجر نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا اور چند لمحوں بعد بیروں نے اس مہنگے ترین مشروب کے جام پورے ہال میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے اور ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ فیاضی دیکھ رہا تھا۔

"آپ واقعی حیرت انگیز آدمی ہیں پرنس" ——— مادام بریڈی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بری طرح پرنس سے متاثر ہو گئی ہے۔

"شکریہ ——— اور ہاں مسٹر ٹونی ——— ہمارے پاس وقت کم ہے۔ مادام بریڈی نے اس سلسلے میں کیا جواب دیا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے کتنا سودا کرنا ہے پرنس ——— کچھ پتہ چلے"

مادام بریڈی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مادام ——— میں سودے کی بات براہ راست دوسرے فریق سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنا مال بھی لیبارٹری میں زیادہ سے زیادہ بنا سکتے ہیں۔ بنائیں۔ اور ایک سال تک جو بھی مال بنے وہ مجھے دیں ——— دوسرے لفظوں میں ایک سال کے لئے میں پورا مال خرید لینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو میں ایک سال کے مال کی مکمل رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہوں"

عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام کی آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا آپ کو اندازہ ہے پرنس ——— کہ آپ کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں میرے خیال میں تو یہ سودا اکھر بوں ڈالر سے بھی بڑھ جائے گا" ——— مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"رقم کی بات کر کے میری توہین نہ کریں مادام ——— میں دس سال تک مال ایڈوانس پر خرید سکتا ہوں۔ ہاں اگر آپ اس سلسلے میں اپنا کوئی حصہ رکھنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ایک بات بتا دوں پرنس ——— پاکیشیا کا ایک شخص علی عمران پہلے ہی ایک بہت بڑا سودا ٹوپاز سے کر چکا ہے۔ آپ کا نمبر اس کے بعد آئے گا" ——— مادام نے بغور عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید علی عمران کا نام استعمال کر کے عمران کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔ اور عمران اچانک اپنا نام مادام کے منہ سے سن کر کوشش کے باوجود اپنے آپ کو چونکنے سے نہ روک سکا۔

"علی عمران ——— پاکیشیا میں اس نام کا ایک مسخرہ تو ضرور موجود ہے جو کبھی کبھی وہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن وہاں ایسا کوئی آدمی اس نام کا موجود نہیں ہے جو اس دھندے میں ہو۔ اس لئے آپ کو غلط رپورٹ ملی ہے ——— بہرحال یہ باتیں ٹوپاز سے ملنے پر ہو جائیں گی" عمران نے اپنے چونکنے کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس ——— آپ بے فکر رہیں ——— میں آپ کی

ملاقات چیف باس سے کرا دیتی ہوں۔ میں نے اس سے بات کر لی تھی بس میں اپنے طور پر مطمئن ہونا چاہتی تھی ـــــــ اور میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ رہی حصے والی بات ـــــــ تو چونکہ میرا یہ فیلڈ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے حصے کی ضرورت نہیں۔ مجھے آپ کے کسی کام آ کر خوشی ہوگی" ـــــــ مادام بریڈی نے جواب دیا۔

"شکریہ مادام ـــــــ آپ کی اعلیٰ ظرفی نے ہمیں دلی مسرت بخشی ہے۔ سودا ہو جانے پر ہم آپ کو ایک یادگار اور قیمتی ہیرا تحفے میں پیش کریں گے" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ پرنس ـــــــ اب رہی بات ملاقات کی ـــــــ تو اگر آپ تیار ہوں تو ابھی چلتے ہیں۔ یا پھر اگر آپ کوئی وقت مقرر کریں تو" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کام کو ٹالنے کا عادی نہیں ہوں مادام ـــــــ میں ابھی دوسرے فریق سے ملنے کے لئے تیار ہوں" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔کے ـــــــ آیئے ـــــــ پھر چلتے ہیں" ـــــــ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری ـــــــ بل ادا کر دیا جائے" ـــــــ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جوزف سے کہا۔ اور جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے کوٹ کی جیبوں سے بڑی مالیت کے ڈالروں کی دو گڈیاں نکال کر بڑے لاپرواہ انداز میں میز پر پھینک دیں ـــــــ منیجر جو قریب ہی کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے گڈیاں اٹھا لیں۔

"یہ ڈیڑھ لاکھ ڈالر ہیں مسٹر منیجر ـــــــ ایک لاکھ ڈالر بل ـــــــ اور باقی پچاس ہزار ڈالر پرنس کی طرف سے ہوٹل کی انتظامیہ کو بخشیش" جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی گیٹ کی طرف اڑتا چلا گیا۔ منیجر یوں بوکھلا کر نوٹوں کی گڈیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے ابھی ان گڈیوں میں سے کوئی بھوت نکل آئے گا ـــــــ نوٹ بالکل اصلی تھے۔ اس لحاظ سے پچاس ہزار ڈالر بخشیش تھے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن مفلوج ہو کر رہ گیا ہو۔

"آیئے ـــــــ میری کار میں آ جایئے" ـــــــ عمران نے باہر نکلتے ہی اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے مادام بریڈی سے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھی تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"میرے لئے کیا حکم ہے پرنس" ـــــــ ٹونی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ دوست تمہارا ـــــــ تحفہ تمہیں مل جائے گا" عمران نے کہا۔ اور مڑ کر کار میں سوار ہو گیا۔ جوزف پہلے ہی مادام بریڈی کو کار میں بٹھا چکا تھا ـــــــ اور عمران کے بیٹھتے ہی کار تیزی سے آگے بڑھی۔ اسی لمحے مادام کے ساتھیوں کی کار ان سے آگے آ گئی۔

"ڈرائیور ـــــــ میرے ساتھیوں کی کار کے پیچھے چلتے رہو" مادام نے جوانا سے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے سر ہلا کر کار آگے بڑھا دی۔

چیف باس بڑی بے چینی کے عالم میں لیبارٹری کے مخصوص کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ نمبر ٹو اور فور خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ــــــ چیف باس نے اپنا ہیڈ کوارٹر لیبارٹری میں ہی بنایا ہوا تھا اور یہ لیبارٹری جو ایکس وائی تیار کرتی تھی۔ مکمل طور پر سمندر کے نیچے بنائی گئی تھی اور مشرقی ساحل سے بیس میل دور بنائی گئی تھی۔ دراصل یہاں ایک جزیرہ تھا جو سمندر میں ڈوب گیا تھا ــــــ لیکن جزیرے کی وجہ سے یہاں سمندر کی سطح تھوڑی گہرائی پر تھی۔ اور ٹوباز نے اس لیبارٹری کی تیاری پر اربوں ڈالر خرچ کیے تھے۔ اور پانچ سال تک مسلسل کام کرنے کی وجہ سے یہ لیبارٹری تیار ہوئی تھی ــــــ ٹوباز کے ماہرین نے جب ایکس وائی ایجاد کی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی باقاعدہ لیبارٹری قائم کی جائے۔ لیکن لیبارٹری کی مشینری اور تیاری کے لئے اربوں ڈالر سرمایہ چاہیے تھا ــــــ اس لئے ٹوباز نے بڑے بڑے صنعت کاروں کو اس

سودے میں شامل کر لیا۔ اور پھر حکومت سے خفیہ طور پر یہ لیبارٹری قائم کی گئی ــــــ لیبارٹری کی تیاری کے لئے ہر قسم کے ماہرین کو دنیا بھر سے اغوا کر لیا گیا۔ اور جب لیبارٹری تیار ہو گئی تو اسے خفیہ رکھنے کے لئے ان سب کو ہلاک کر دیا گیا ــــــ چوں کہ بہت سے صنعت کار اس لیبارٹری کے حصہ دار تھے۔ اس لئے ٹوباز نے لیبارٹری کی حد تک ایک گورننگ بورڈ بنایا ہوا تھا۔ جس میں یہ سب صنعت کار شامل تھے ــــــ اور منافع جو اربوں ڈالر سالانہ بنتا تھا۔ گورنر زمیں باقاعدہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ ٹوباز اس میں آدھے کی حصہ دار تھی۔ اور اس کے علاوہ باقی سمگلنگ سے بورڈ کا کوئی تعلق نہ تھا ــــــ وہ براہِ راست ٹوباز کا کام تھا۔ چیف باس ٹوباز کا سربراہ تھا۔ اور چوں کہ ایکس وائی کی ایجاد بھی اس کے اپنے ذہن کی تخلیق تھی اس لئے اسی نے یہ سارا دھندہ پھیلا رکھا تھا ــــــ بظاہر وہ بھی حکومت کا ایک بہت بڑا ٹھیکیدار تھا اور لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اس نے حکومت سے مچھلیاں پکڑنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا ــــــ اور اس مقصد کے لئے ایک کافی بڑا جہاز جو کہ بظاہر لوتھم اینڈ کمپنی کی ملکیت تھا۔ اس جزیرے کے قریب ہر وقت موجود رہتا تھا۔ اس جہاز کا مقصد بظاہر صرف مچھلیاں پکڑنا تھا ــــــ لیکن دراصل لیبارٹری میں جانے آنے اور مال کی تقسیم کے لئے اسی جہاز کو کام میں لایا جاتا تھا اور ہر طرف لانچیں اور ٹریلر بکھرے ہوئے تھے جو کہ لوتھم اینڈ کمپنی کی ملکیت تھے ــــــ یہ سب لانچیں اور ٹریلر بظاہر اس مچھلی کے کاروبار سے متعلق تھے لیکن ساتھ ساتھ ایکس وائی کی ترسیل بھی انہی کی ذریعے کی جاتی تھی۔ یہ سارا انظام اتنی خوبی سے چل رہا تھا کہ نارکوٹک ایجنسی سر توڑ کوششوں کے باوجود

اس لیبارٹری کا سراغ نہ لگا سکی تھی۔

چیف باس ٹہلتے ٹہلتے رک گیا۔ کیوں کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تھی۔ یہ آواز میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی چیف باس پھرتی سے آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو جیمز ـــــــ مادام بریڈی گروپ کالنگ چیف باس اوور"

بٹن دبتے ہی مادام بریڈی کے ساتھی جیمز کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"یس چیف باس سپیکنگ اوور" ـــــــ چیف باس نے باوقار لہجے میں کہا۔

"چیف باس ـــــــ تمہارے مطلوبہ آدمی کو ہم لے کر مشرقی ساحل پر عقابی چٹان کے پاس پہنچ رہے ہیں اوور" ـــــــ جیمز نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــــ کیا وہ زندہ ہے اوور" ـــــــ چیف باس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف زندہ ہے بلکہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ وہ ایک مشرقی شہزادے کے میک اپ میں ہے۔ اس کے ساتھ دو قوی ہیکل مسلح حبشی ہیں جو بے حد لڑاکے اور خطرناک دکھائی دیتے ہیں ـــــــ وہ اس کے باڈی گارڈ اور سیکرٹری ہیں وہ ہمراہ آ رہے ہیں اوور" ـــــــ جیمز نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خود موت کے منہ میں آ جائے۔ اصل صورت حال بتاؤ اوور" ـــــــ چیف باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"صورت حال کچھ اس قسم کی ہے کہ وہ مشرقی شہزادے کے روپ میں ہے۔ اور سنٹرل ایشیا کا منشیات کا بہت بڑا سمگلر بنا ہوا ہے۔ مادام نے اُسے ٹریس کر لیا تو اس نے یہ روپ دھارا ہے ـــــــ دراصل اُسے بھی علم ہو گیا تھا کہ مادام کے آپ سے تعلقات ہیں۔ اس لئے اس نے مادام کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا اور سمگلر کا روپ دھار لیا۔ مادام سے اس نے کہا کہ وہ ٹوپاز کے چیف باس سے مل کر ایکس وائی کا بہت بڑا سودا کرنا چاہتا ہے ـــــــ کھربوں ڈالر کا سودا ـــــــ اور وہ یہ تمام رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر تمہاری طرف سے یہ ہدایت نہ آتی کہ اُسے زندہ پہنچایا جائے تو مادام کا پروگرام یہ تھا کہ اُسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا ـــــــ اور اس کی لاش تم تک پہنچا دی جاتی۔ لیکن چوں کہ تم اُسے زندہ چاہتے تھے اس لئے مادام نے ارادہ بدل دیا۔ اور چوں کہ وہ پرنس خود تم سے سودے کی آڑ میں ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے مادام اُسے اپنے ہمراہ لے کر تمہاری مطلوبہ جگہ آ رہی ہے ـــــــ اب تم جانو اور تمہارا کام ـــــــ ہمارا مشن ختم ہو جائے گا اوور" ـــــــ جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا کیا یقین ہے کہ واقعی وہ شخص ہمارا مطلوبہ آدمی ہے ہو سکتا ہے وہ کوئی سمگلر ہو اور تم سے سودا کرنا چاہتا ہو" ـــــــ چیف باس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا اس کے ذہن میں کھربوں ڈالر ناچ رہے تھے۔

"ہم اسے تمہارے حوالے کر دیں گے ـــــــ تم اس سے پوچھ گچھ کر لینا اگر وہ تمہارا مطلوبہ آدمی نکلا تو ٹھیک ـــــــ ورنہ ہمیں بتا دینا ہم پھر اصل آدمی کو تلاش کریں گے اوور" ـــــــ جیمز نے جواب دیا۔

"دیکھو جیمز ___ ہمارے تمہارے درمیان سودا یہ ٹھہرا تھا کہ تم مطلوبہ آدمی ہمارے حوالے کردو۔ ہم تمہیں ساڑھے سات لاکھ ڈالر ادا کر چکے ہیں۔ بقیہ ساڑھے سات لاکھ ڈالر تمہیں اس وقت مل سکتے ہیں جب وہ آدمی صحیح نکلا اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"مادام کو یقین ہے کہ وہ اصل آدمی ہے۔ اس لئے تو وہ اسے لے کر آرہی ہے اوور" ___ جیمز نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ___ اگر وہ اصل نکلا تو ساڑھے سات لاکھ ڈالر تمہیں بھجوا دیئے جائیں گے اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"نہیں ___ یہ غلط ہے ___ اگر تم اعتماد نہیں کر سکتے تو ہم بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ تم اصل آدمی کو مار کر دفن کر دو اور ہم سے کہہ دو کہ وہ اصل نہیں تھا بلکہ ہمشکل تھا اور تم سے سودا کر کے چلا گیا ___ تو ہم کیا کریں گے۔ ظاہر ہے اصل آدمی تو ختم ہو چکا ہوگا ہم اسے بعد میں کہاں سے ڈھونڈیں گے اوور" ___ جیمز نے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی ایک صورت ہے کہ تم یا مادام اس آدمی کے ساتھ ہی ہمارے پاس آجاؤ۔ تمہارے سامنے ہی سب فیصلہ ہو جائے گا اوور" چیف باس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں ساحل پر پہنچ کر مادام کو مطلع کر دوں گا تم لوگ ساحل پر کوئی شرارت نہ کرنا اوور" ___ جیمز نے کہا۔

"کیا مادام تمہارے ساتھ نہیں ہے اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"نہیں ___ وہ ہماری کار کے پیچھے اس آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھی ہوئی ہیں اوور" ___ جیمز نے جواب دیا۔

"او کے ___ میں اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا ہوں وہ تم کو ہمراہ لے آئیں گے ___ تم کس وقت پہنچ جاؤ گے اوور" ___ چیف باس نے پوچھا۔

"ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پہنچ جائیں گے اوور" جیمز نے جواب دیا۔

"او کے ___ اوور اینڈ آل" ___ چیف باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس کی نئی فریکونسی سیٹ کر کے دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو ___ چیف باس کالنگ نمبر الیون اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"یس ___ نمبر الیون سپیکنگ اوور" ___ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"کیا پوزیشن ہے اوور" ___ چیف باس نے پوچھا۔

"ہمارے آدمی تیار ہیں باس ___ جیسے ہی وہ مطلوبہ آدمی پہنچا اسے فوراً آپ تک پہنچا دیا جائے گا اور مادام بیڈی یا اس کے آدمیوں کے حوالے کر دی جائے گی اوور" ___ نمبر الیون نے ہدایات کے مطابق جواب دیا۔

"سنو ___ یہ لوگ دس منٹ کے اندر اندر تم تک پہنچنے والے ہیں۔ نئی ہدایات سن لو۔ مادام بھی اس کے ہمراہ ہے۔ اگر مادام خود یا

اس کا کوئی آدمی یا وہ سب ساتھ آنا چاہیں تو اس آدمی کے ہمراہ انہیں لے آنا۔ اور اس آدمی کے ساتھ دو مسلح حبشی ہیں انہیں بھی ساتھ لے آنا۔ تم دینے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ لیکن اب انہیں لیبارٹری میں لے آنے کی بجائے جہاز میں لے آنا ہے۔ میں وہیں ہوں گا اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ نئے احکامات کی تعمیل ہو گی اوور" نمبر الیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو ـــــ جو آدمی آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ تم لوگوں کا رویہ بے حد مؤدبانہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم سب بے حد محتاط رہو گے۔ اور جیسے ہی یہ لوگ جہاز پر پہنچیں تم سب نے ادھر گرد پھیل جانا ہے اور ہر طرف سے مکمل نگرانی کرنی ہے۔ کوئی مشکوک آدمی اگر دکھائی دے تو صرف اغوا کر لینا یا گولی مار دینا اوور" ـــــ چیف باس نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ـــــ ایسا ہی ہو گا ـــــ آپ بے فکر رہیں اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"یہ آپ نے اچھا کیا کہ انہیں جہاز تک ہی محدود رکھا" ـــــ نمبر فور نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کسی غیر متعلق آدمی کو لیبارٹری میں کیسے آنے دیتا۔ وہیں جہاز میں ہی فیصلہ ہو جائے گا" ـــــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس" ـــــ ان دونوں نے بیک آواز جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمبر فور ـــــ تم لیبارٹری میں رہو اور ہر لحاظ سے چوکنا رہنا۔ میں، نمبر ٹو جہاز میں چلتے ہیں تاکہ وہاں حفاظتی انتظامات کیئے جا سکیں" چیف باس نے نمبر فور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نمبر فور نے اثبات میں سر ہلا دیا ـــــ اور چیف باس اور نمبر ٹو تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ہنری جیمز اور کلارک چار بجے سے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوٹل ہینو کے ہال میں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے دانستہ ایک ایسی میز سنبھالی جو ٹونی اور مادام برینڈی کی میز کے قریب تھی ـــــ ٹونی اور مادام برینڈی کو چوں کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہیں اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑی ویسے بھی ان دونوں نے کانوں میں ایٹمیاور بٹن لگائے ہوئے تھے ـــــ یہ بٹن سو گز تک ہونے والی آہستہ ترین گفتگو کو بھی طاقت در بنا دیتے تھے۔ اس طرح سو گز کے فاصلے کے اندر معمولی سی آواز بھی انہیں یوں سنائی دے رہی تھی۔ جیسے زور زور سے بات کی جا رہی ہو ـــــ اور چوں کہ ان کی میز ٹونی اور مادام برینڈی کی میز سے سو گز کے اندر ہی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ ہوٹل کے باہر میگا ویژن دیگن موجود تھی ـــــ اور اوپر فضاؤں میں نگرانی کرنے والا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی پرواز کر رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

پھر ٹھیک چار بجے انہوں نے ہوٹل کے منیجر کو کمرے سے نکل کر بڑی بے چینی کے عالم میں باہر جاتے دیکھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں چونک پڑے۔ گیٹ پر ایک خوب صورت اور وجیہہ نوجوان مشرقی لباس میں موجود تھا ـــــ اس کی پگڑی پر ایک قیمتی ہیرا چمک رہا تھا۔ اور گلے میں سچے موتیوں کا ست لڑا ہار تھا۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں دو دیو ہیکل حبشی چل رہے تھے۔ جنہوں نے باڈی گارڈ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اور پہلوؤں پر ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے ـــــ ان کے چہروں سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ انتہائی خطرناک قسم کے لڑاکے ہیں۔

"بہت خوب صورت شہزادہ ہے" ـــــ کلارک نے متاثر ہوتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ واقعی ـــــ جیسے میں سنتا آیا ہوں مشرقی شہزادوں کی باتیں ویسا ہی ہے۔ ویسے اس کے چہرے پر موجود معصومیت دیکھو کون تصور کر سکتا ہے کہ ایسا معصوم آدمی سمگلر بھی ہو سکتا ہے"

ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اگر باس ہمارا کام بن جائے تو ایجنسی کا بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔ اس لئے شہزادہ کی گرفتاری بھی ایک عظیم کارنامہ ہو گا" ـــــ کلارک نے کہا۔ اور ہنری جیمز نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ خاموشی سے بیٹھے شہزادے اور مادام برینڈی کے درمیان ہونے والی باتیں سنتے رہے ـــــ شہزادے نے واقعی فیاضی کی اعلیٰ مثال قائم کی تھی بھلا ڈیڑھ لاکھ ڈالر یوں پھینک دینا اور خود صرف سادہ پانی کا گلاس پینا۔ ان کے اس خود غرض دور میں خواب کی باتیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔

"پھر جب پرنس اور مادام کی باتوں کے درمیان پہلے لیبارٹری۔ اور پھر ٹوپاز کے الفاظ سنائی دیئے تو ہنری جیمز کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا اور اُسی لمحے جب پاکیشیا کے علی عمران کا نام درمیان میں آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا ——— اور جب مادام نے بتایا کہ علی عمران ٹوپاز سے سودا کر چکا ہے تو اس کا دل ایک لمحے کے لئے ڈوب سا گیا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس کا دوست جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا نمائندہ بتا رہا تھا دراصل سمگلر ہے ——— بہرحال اب اُسے کرنل ہالینڈ کے فیصلے پر خوشی ہو رہی تھی کہ اس نے عمران کو کورا جواب دے دیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے عمران ان کو ڈبل کراس کر رہا تھا۔

پھر جب اُسی وقت ٹوپاز کے چیف باس سے ملاقات کی بات ہوئی اور وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہنری جیمز تیزی سے اٹھا۔ اس نے کلارک کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا ——— بل وہ پہلے ہی ادا کر چکے تھے۔ اور ویسے بھی لوگ ہال میں آ جا رہے تھے۔ اس لئے وہ ان کے دروازے کی طرف بڑھنے سے پہلے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہال سے باہر نکل آئے ——— اور چند لمحوں بعد ان کی ویگن ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر آ گئی۔ کلارک ویگن چلا رہا تھا۔ ہنری جیمز نے اس میں موجود میگا ویژن چیکنگ نظام آن کر دیا۔ اب ڈیش بورڈ پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی تھی ——— اس سکرین پر ویگن سے پانچ فرلانگ تک منظر دکھائی دیتا تھا۔ ویگن پر لگا ہوا بظاہر ریڈیو ایریل دراصل بہت طاقتور انٹینا تھا۔ جس سے میگا شعاعیں پانچ فرلانگ تک پھیل جاتی تھیں اور پھر ان شعاعوں کے درمیان ہر چیز کا منظر سکرین پر روشن ہو جاتا تھا ——— اس طرح وہ پانچ فرلانگ دور رہ کر بھی

تمام منظر ویگن کی سکرین پر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ پھر انہوں نے سکرین پر پرنس، مادام ریڈی اور پرنس کے دو ساتھی جلیشیوں کو سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھتے دیکھا جب کہ مادام کے دو ساتھی ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھ چکے تھے۔ ٹوفی وہیں رہ گیا تھا۔

"بس ہمیں ان دو کاروں کا خیال رکھنا ہے" ——— ہنری جیمز نے کہا اور کلارک نے سر ہلا دیا اور جب دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئیں سڑک پر آ کر دائیں طرف مڑ گئیں تو کلارک نے بھی ویگن ذرا فاصلے پر لگا دی۔

ہنری جیمز نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ——— جیمسن سپیکنگ اوور" ——— بٹن دبتے ہی آواز سنائی دی۔ یہ جیمسن وہ پائلٹ تھا جو ہیلی کاپٹر اڑا رہا تھا۔

"بلیک باس سپیکنگ ——— کیا تم ویگن چیک کر رہے ہو اوور"

ہنری جیمز نے کہا۔

"یس باس ——— آپ ابھی ابھی ہوٹل ہمینو سے چلے ہیں اوور"

جیمسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— ہم سے آگے چار کاروں کے بعد ایک سیاہ رنگ کی پیلے ماؤتھ کار ہے۔ جدید ماڈل کی۔ اور اس سے آگے سرخ رنگ کی مزدا جا رہی ہے ——— کیا تم نے انہیں چیک کر لیا ہے اوور"

ہنری جیمز نے کہا۔

"یس سر ——— میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اوور"

جیمسن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں ہماری مطلوبہ کاریں ہیں۔ تم نے انہیں نگاہ میں رکھنا ہے

اوور" ـــــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــــ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ میری نگاہوں سے دور نہیں ہو سکتیں اوور" ـــــــ جیمسن نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔ اب وہ مزید مطمئن ہو گیا تھا۔

"باس ـــــــ ان کا رخ مشرقی ساحل کی طرف ہے" ـــــــ کلارک نے ایک موڑ مڑتے ہی کہا۔

"ہو سکتا ہے ـــــــ بہرحال جلد ہی پتہ لگ جائے گا" ہنری جیمز نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی مشرقی ساحل پر پہنچ گئے۔

"اب اس سے آگے جانا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ یہاں ساحل بالکل ویران ہے۔ اس لئے ہم چیک کر لئے جائیں گے" ـــــــ کلارک نے ویگن کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ ویگن ایک طرف لگا دو۔ ہم یہیں سے بھی انہیں چیک کر سکتے ہیں پھر جیمسن بھی انہیں چیک کر رہا ہے" ـــــــ ہنری جیمز نے کہا۔

اور کلارک نے ویگن ایک طرف کھڑی ہوئی کاروں کے درمیان روک دی۔ ویگن پر دونوں کاریں تیز رفتاری سے سنسان ساحل کی طرف بڑھتی صاف دکھائی دے رہی تھیں کہ اچانک ہنری جیمز کی نظریں دو اور کاروں پر پڑیں ـــــــ جو ان دونوں کاروں سے کافی فاصلے پر ایک دوسرے کے پیچھے جا رہی تھیں۔ اور پھر ان کے پیچھے دو اور کاریں بھی نظر آ گئیں۔

"یہ تو پورا کارواں جا رہا ہے" ـــــــ ہنری جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"دراصل یہ سمگلر ہیں اس لئے کوئی کسی دوسرے پر اعتبار نہیں کرتا۔ میرا خیال ہے مادام بریڈلی کے آدمی اور اس پرنس کے آدمی ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں" ـــــــ کلارک نے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے" ـــــــ ہنری جیمز نے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چونک پڑا۔ کیونکہ دونوں مطلوبہ کاریں سکرین پر آؤٹ ہو گئی تھیں۔

"اوہ ـــــــ یہ تو آؤٹ ہو گئی ہیں ـــــــ ہمیں آگے جانا چاہیئے" ـــــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"آپ جیمسن سے بات کریں اگر ہمیں چیک کر لیا گیا تو سارا مشن خراب ہو جائے گا" ـــــــ کلارک نے کہا اور ہنری جیمز نے تیزی سے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا بٹن دباتے ہوئے جیمسن کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس جیمسن سپیکنگ اوور" ـــــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے جیمسن کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم مطلوبہ کاروں کو چیک کر رہے ہو اوور" ـــــــ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں ـــــــ وہ میری رینج میں ہیں اوور" ـــــــ جیمسن نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں بتلاتے رہو ـــــــ وہ ہماری رینج سے باہر ہو گئی ہیں اوور" ہنری جیمز نے کہا۔

"دونوں کاریں عقابی چٹان کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی رفتار

خاصی تیز محسوس ہو رہی ہے۔ اور اب وہ رک رہی ہیں ــــــ چٹان کے پیچھے سے دس مسلح افراد نکل کر کاروں کے گرد پھیل گئے ہیں۔ اب کاروں میں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ ایک عورت ہے ــــــ ایک کوئی ایشیائی آدمی ہے۔ اس نے سر پہ تاج سا پہنا ہوا ہے۔ دو قوی ہیکل حبشی ہیں اور دو دیگر آدمی ہیں۔ وہ سب گھیرنے والوں سے بات چیت کر رہے ہیں"۔ جیمسن نے باقاعدہ کمنٹری کرنی شروع کر دی۔

"باس ــــــ اب یہ سب لوگ ایک بہت بڑی لانچ پہ سوار ہو رہے ہیں اوور"۔ ــــــ جیمسن نے بتایا۔

"اوہ ــــــ لانچ کس کمپنی کی ہے اوور"۔ ــــــ ہنری جیمز نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"لوتھم اینڈ کمپنی کی ــــــ اوور"۔ ــــــ جیمسن نے جواب دیا۔

"لانچ کس طرف جا رہی ہے اوور"۔ ــــــ ہنری جیمز نے پوچھا۔

"باس ــــــ میرا خیال ہے اس لانچ کا رخ مچھلیاں پکڑنے والے بڑے جہاز کی طرف ہے۔ جو سمندر کے اندر موجود ہے ــــــ جی ہاں باس لانچ اسی جہاز کی طرف جا رہی ہے۔ باس ــــــ لانچ اب جہاز کے قریب پہنچ گئی ہے۔ ــــــ لانچ میں موجود سب افراد جہاز میں سوار ہو رہے ہیں اوور"۔ ــــــ جیمسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــــ انہیں چیک کرتے رہو۔ میں ابھی دوبارہ بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ ــــــ ہنری جیمز نے کہا اور پھر اس نے بٹن آف کر کے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کو چند لمحے دائیں بائیں گھمانے کے بعد اس نے نئی فریکوئنسی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ــــــ بلیک باس کالنگ کرنل اوور"۔ ــــــ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس کرنل سپیکنگ اوور"۔ ــــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کرنل کی آواز سنائی دی۔

"باس ــــــ ہوٹل میں ایشیائی سمگلر پرنس اور مادام برینڈی کی ملاقات ہوئی۔ جس میں ٹوپاز اور لیبارٹری کا بھی ذکر آیا اور کھربوں ڈالر کے سودے کی بھی بات چیت ہوئی ــــــ پھر مادام برینڈی نے پرنس کو ٹوپاز کے چیف سے ملانے کی حامی بھر لی۔ اور وہ دونوں اسی وقت چل پڑے۔ مادام برینڈی اور اس کے دو ساتھی اور پرنس اور اس کے دو حبشی ساتھی۔ ہم نے انہیں چیک کیا ــــــ مشرقی ساحل تک میگا ویژن دیگن کے ذریعے اور بعد ازاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہ لوگ مشرقی ساحل پہ موجود عقابی چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہاں پہلے سے دس مسلح افراد چھپے ہوئے تھے ــــــ ان کے درمیان بات چیت ہوتی رہی پھر وہ لوتھم اینڈ کمپنی کی بڑی لانچ میں بیٹھ کر سمندر میں چلے گئے اور لانچ سمندر میں مستقل طور پہ موجود لوتھم اینڈ کمپنی کے بڑے جہاز کے پاس جا کر رکی ــــــ اور وہ سب لوگ جہاز میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وقت جہاز میں ہیں اوور"۔ ہنری جیمز نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ اس کا مطلب ہے لوتھم اینڈ کمپنی کی آڑ میں ٹوپاز کام کر رہی ہے۔ اور جہاز میں یقیناً ان کا چیف باس بھی ہوگا۔ اسی لئے وہ لوگ اس سے ملنے جہاز میں گئے ہیں۔ مجھے پہلے سے اس کمپنی پہ شک تھا۔ لیکن کوئی ثبوت

نہ مل رہا تھا۔ لیکن اب اس موقع کو ضائع نہیں ہونا چاہیئے ـــــ تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں اوور "ـــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے پُرجوش لہجے میں پوچھا۔

"صرف میں اور کلارک ہیں جیمسن اوپر فضا میں ہیلی کاپٹر چلا رہا ہے اوور"

ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اچھا ـــــ تم وہیں رکو میں جیمسن کو بلا لیتا ہوں وہ ہیلی کاپٹر پر مجھے لے جائے گا۔ اور ہم کوسٹ گارڈ کی مدد سے ابھی جہاز کو گھیر لیتے ہیں میں تمام بندوبست کر کے آتا ہوں اوور "ـــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ ہم انتظار کر رہے ہیں اوور "ـــــ ہنری جیمز نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ اُسے خوشی تھی کہ آخری آپریشن کے لئے کرنل خود آ رہا ہے۔ ظاہر ہے اب تمام ذمہ داری کرنل پر براہِ راست پڑ جائے گی ـــــ کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لوتھم اینڈ کمپنی کے مالکان کے حکومت سے گہرے تعلقات ہیں۔ اس لئے اگر کوئی غلط نتیجہ بھی نکلا تو کرنل خود سنبھالتا پھرے گا۔

"اوور اینڈ آل "ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے بٹن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔ اب ظاہر ہے اس کے پاس کرنل کا انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہ تھا۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا ـــــ تینوں ہوٹل کے ہال میں ایک ہی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ میں تھے۔ وہ یہاں کے مقامی لوگوں کے میک اپ میں تھے ـــــ جب کہ جولیا اپنے اصل حلیے میں تھی کیوں کہ وہ ویسے ہی یہاں کی مقامی عورت لگتی تھی۔

"ارے ـــــ بہت خوب صورت لگ رہا ہے اپنا یار۔"

اچانک باتیں کرتے کرتے صفدر نے چونک کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا بھی ادھر ہی دیکھنے لگے۔ گیٹ پر عمران شہزادے کے روپ میں نظر آ رہا تھا ـــــ اور اس کے پیچھے دائیں بائیں جوزف اور جوانا اکڑے کھڑے تھے۔ جولیا کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔ عمران اس لباس میں اتنا جچ رہا تھا کہ جولیا کے دل میں سرسراہٹ سی ہونے لگی۔

"واقعی بہت خوب صورت شہزادہ بنا ہے "ـــــ کیپٹن شکیل

نے کہا اور جولیا نے ایک طویل ٹھنڈا سانس لیا۔ اب ظاہر ہے وہ سوائے حسرت بھرا سانس لینے کے اور کچھ کر بھی نہ سکتی تھی ـــــ اس کے ٹھنڈا سانس لیتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں بے اختیار ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر ہنس پڑے ـــــ اور جولیا نے خفیف ہو کر سر جھکا لیا۔

"یہ پتھر ہے جولیا ـــــ سنگلاخ پتھر ـــــ اور پتھروں سے امیدیں وابستہ کرنا حماقت ہی ہوتی ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ارے ـــــ کیا کہہ رہے ہو ـــــ کیسی امیدیں ـــــ خواہ مخواہ مجھے بنا رہے ہو۔ میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں" ـــــ جولیا نے خفت بھرے انداز میں کہا۔

"شکر ہے یہاں تنویر موجود نہ تھا ـــــ ورنہ جولیا کے اس طرح سانس لینے پر وہ اس شہزادے کو گولی مار دینے سے بھی نہ چوکتا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اُسے غصے سے آنکھیں دکھانے لگی۔

ان کی میز چوں کہ اس میز کے کافی قریب تھی جس پر اب عمران آکر بیٹھا تھا۔ اور وہاں ایک نوجوان عورت اور تین مرد پہلے سے ہی بیٹھے تھے۔ ایک مرد کا نام ٹونی معلوم ہوا تھا ـــــ کیوں کہ اس نے دوستی میں عمران کو دُور سے آواز دے دی تھی اور عمران چوں کہ اس وقت پورے شاہی وقار میں تھا اس لئے وہ ناراض ہو گیا ـــــ پھر انہوں نے عمران کی فیاضی بھی دیکھی اور ان کے سامنے ہی جوزف نے ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی گڈیاں نکال کر میز پر لاپرواہی سے پھینک دی۔ اور صفدر ان گڈیوں کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا ـــــ کیوں کہ ان گڈیوں کا تماشہ اُسے معلوم تھا۔ وہ عمران

کی عادت جانتا تھا کہ اس طرح کی فیاضی وہ اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے مخصوص انداز میں گڈیاں تیار کر لیتا ہے ـــــ اُسے معلوم تھا کہ ان گڈیوں کے اوپر اور نیچے کے ـــــ زیادہ سے زیادہ تین نوٹ اصلی ہوں گے اور باقی جعلی کرنسی بھری ہوئی ہو گی ـــــ بعد میں بے چارہ منیجر بیٹھ کر اپنی قسمت کو روئے گا۔

بہرحال وہ مادام بریڈی اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ اور جب فوری طور پر اکٹھے جانے کا پروگرام بن گیا تو اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو مخصوص اشارہ کیا اور تینوں تیزی سے اٹھے اور گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ صفدر نے ایک نوٹ ایش ٹرے کے نیچے پہلے ہی دبا دیا تھا۔

جولیا ـــــ تم اپنی کار میں جاؤ اور ہم سے دور رہ کر ہمیں کور کرنا شاید ہماری نگرانی ہو ـــــ اگر ایسا ہو تو زیرو لو ٹرانسمیٹر پر ہمیں آگاہ کر دینا" ـــــ صفدر نے برآمدے میں پہنچتے ہی تیز لہجے میں کہا اور پھر جولیا ان سے بچھڑ کر علیحدہ اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

صفدر نے سٹیرنگ سنبھالا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر اُسے ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکال کر سڑک پر لے آیا ـــــ اس نے سڑک پر ایک طرف کار روک دی۔ چوں کہ ہوٹل کمپاؤنڈ کی بیرونی دیوار بالکل چھوٹی سی تھی اس لئے یہاں سے بھی مین گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے مادام بریڈی اور عمران کو ہوٹل سے باہر آتے دیکھا ـــــ عمران، مادام بریڈی جوزف اور جوانا سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں بیٹھ گئے جب کہ مادام

بریڈی کے دو ساتھی دوسری کار میں ——— ٹونی وہیں رہ گیا۔ مادام بریڈی کے ساتھیوں کی کار آگے آگئی اور عمران کی کار ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر وہ ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکل کر دائیں طرف بڑھتے چلے گئے۔ مناسب فاصلہ دے کر صفدر نے بھی اپنی کار پیچھے لگا دی ——— وہ عقب نما آئینے میں اپنے تعاقب کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن سڑک پر تو کاروں کا ایک سمندر سا بہہ رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو سکا کہ آیا اس کا تعاقب ہو رہا ہے یا نہیں۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب عمران کی کار ایک ایسی سڑک پر چڑھ گئی جہاں ٹریفک بے حد کم تھی۔ تو صفدر نے اندازہ لگایا کہ ایک کار ان کے پیچھے آرہی ہے ——— اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے بٹن دبا دیا۔

"جولیا سپیکنگ ——— تمہارا تعاقب ہو رہا ہے صفدر ——— پیلے رنگ کی کار اور اس کے پیچھے سیاہ رنگ کی کار ہے اوور" دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں سمجھ گیا ——— تم بھی اپنے تعاقب کا خیال رکھنا اوور" ——— صفدر نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ میرا تعاقب نہیں ہو رہا اوور" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ——— اوور اینڈ آل" ——— صفدر نے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ساحل پر پہنچ کر ایک ویران حصے کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر نے کار اس کے پیچھے لگا دی۔ لیکن یہاں آگے جا کر ساحل اتنا ویران ہو گیا تھا کہ اب ان کا چھپنا محال تھا ——— اور صفدر نے فوری طور پر ایک اور ترکیب سوچی اور اپنی کار ایک طرف کر کے روک دی۔

"باہر آجاؤ ——— اور ٹہلتے ہوئے ساحل کی طرف چلو ——— یوں جیسے ہم سیر کرنے آئے ہوں" ——— صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں یوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہنستے اور اچھلتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے وہ یہاں آئے ہی صرف تفریح کے لئے ہوں ——— ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک ایک کار ان کی کار کے قریب آکر رکی۔ لیکن وہ دونوں پیچھے دیکھے بغیر اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی ——— تھوڑی دیر بعد ایک اور کار بھی وہاں سے گزر گئی۔ جب انہوں نے کنکھیوں سے اسے کافی دور جاتے دیکھ لیا تو وہ تیزی سے واپس مڑے۔ اسی لمحے جولیا کی کار ان کی کار کے قریب آکر رک گئی۔ جولیا حیرت سے انہیں آتے ہوئے دیکھ رہی تھی ——— اور پھر صفدر کے کہنے پر کیپٹن شکیل اور وہ دونوں جولیا کی کار میں ہی سوار ہو گئے۔

"کیا ہوا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں ——— تم آگے بڑھتی چلو ——— اگر ہم اور آگے جاتے تو یقیناً ہم پر حملہ کر دیا جاتا" ——— صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد اچانک صفدر نے

جولیا کو کار روکنے کے لئے کہا اور پھر خود تیزی سے نیچے اتر گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی دُوربین نکالی جو جسامت کے لحاظ سے تو چھوٹی تھی لیکن اس میں انتہائی طاقتور لینز نصب تھے ——— صفدر نے کار ریت کے ایک ٹیلے کے قریب رکوائی تھی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے اس ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔ اس نے وہاں لیٹ کر دوربین آنکھوں سے لگائی اور پھر اُسے دور ساحل پر ایک بہت بڑی چٹان نظر آئی ——— یہ چٹان اڑتے ہوئے عقاب کی طرح تھی۔ عمران اور مادام بریڈی کی کاریں اس چٹان کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ تعاقب میں آنے والی کاریں کافی پیچھے رکی ہوئی تھیں ——— اور پھر چٹان کے عقب سے دس مسلح افراد نکل کر عمران کی کار کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ مادام بریڈی اور اس کے ساتھی ان لوگوں سے بات چیت کرتے رہے ——— اور چند لمحوں بعد ایک بڑی سی لانچ چٹان کے عقب سے نکلی اور وہ سب اس لانچ میں سوار ہو گئے۔

صفدر نے لانچ پر کمپنی کا نام پڑھ لیا۔ یہ لانچ لوبقم اینڈ کمپنی کی تھی ——— پھر لانچ تیزی سے سمندر کے اندر بڑھتی چلی گئی۔ صفدر اس وقت تک اُسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظر آتی رہی جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو صفدر نے ایک طویل سانس لی ——— اور دوربین جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے نیچے اتر آیا۔

"واپس گھاٹ پر چلو ——— جلدی ——— ہمیں وہاں سے کوئی لانچ حاصل کرنی ہے" ——— صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے تیزی سے کار واپس موڑ لی۔ اور پھر صفدر نے مختصر الفاظ میں جو کچھ دیکھا کیپٹن شکیل اور جولیا کو بھی بتا دیا۔ اپنی کار کے قریب پہنچ کر

صفدر نے کیپٹن شکیل کو اپنی کار بھی لے آنے کے لئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ گھاٹ سے ذرا دور کاریں روک کر وہ نیچے اتر آئے۔ گھاٹ پر بے شمار لانچیں موجود تھیں۔ جو کرایہ پر بھی چلتی تھیں اور لوگوں کی ذاتی بھی تھیں۔ صفدر نے ایک ایسی لانچ کا پتہ کیا جس میں غوطہ خوری کا بھی سامان موجود ہو اور جلد ہی وہ لانچ کرایہ پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ——— لانچ ایک بوڑھے آدمی کی تھی۔ اور خاص جدید قسم کی تھی۔ اس میں غوطہ خوری کا جدید سامان بھی تھا ——— صفدر نے کرایہ کے ساتھ ساتھ ضمانت کے طور پر خاصی بڑی رقم بھی بوڑھے کو دے دی۔ اور اُسے بتایا کہ وہ صرف غوطہ خوری کی مشق کھلے سمندر میں کرنا چاہتے ہیں ——— بوڑھے نے جولیا کو ہمراہ دیکھ کر لانچ کرایہ پر دے دی۔ کیوں کہ اس کے ذہن کے مطابق نوجوان عورت کو ساتھ رکھنے والے کسی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں ہو سکتے ——— پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کا انداز بھی خاصا شریفانہ تھا۔ اور بوڑھا یہ بھی جانتا تھا کہ وہ لانچ لے کر کہیں بھاگ نہیں سکتے کیوں کہ لانچ میں پٹرول اتنا تھا کہ وہ چالیس میل کے دائرے میں ہی گھوم سکتے تھے۔

بہرحال لانچ حاصل کرنے کے بعد صفدر نے لانچ آگے بڑھا دی۔ اس نے اندازے کے مطابق لانچ کا رخ ادھر کر دیا جدھر لوبقم اینڈ کمپنی کی لانچ گئی تھی ——— لانچ پر نمبر بھی درج تھے جو اس کے ذہن میں موجود تھے۔ سمندر میں کافی اندر آنے کے بعد انہوں نے ادھر ادھر بکھری ہوئی لوبقم اینڈ کمپنی کی کئی لانچیں اور ٹرالر دیکھے اور پھر انہیں دور سے ایک بڑا بحری جہاز نظر آنے لگ گیا ——— صفدر نے دوربین آنکھوں سے

نکالی اور پھر اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ اس نے اپنی نمبروں والی لانچ کو اس جہاز سے واپس آتے چیک کر لیا ——— اس بار لانچ خالی تھی۔ چنانچہ صفدر سمجھ گیا کہ عمران کو اسی جہاز میں لے جایا گیا ہے۔ اس جہاز کے گرد بہت سی لانچیں گھومتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اس لئے اس کے قریب جانا خطرے سے خالی نہ تھا ——— اور پھر عمران نے بھی انہیں صرف نگرانی کا ہی حکم دیا تھا۔ اس لئے صفدر نے مناسب سمجھا کہ وہ وہیں رک جاتے ہیں۔ البتہ غوطہ خوری کا لباس پہن لیا جائے ——— تاکہ اگر عمران کی طرف سے ایس کاشن ملے تو پھر فوری طور پر وہ سمندر کی سطح کے نیچے سے ہوتے ہوئے جہاز تک پہنچ سکیں۔ چنانچہ اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو تمام صورت حال بتائی اور وہ بھی اس کی رائے سے متفق ہو گئے ——— چنانچہ انہوں نے لانچ کا انجن بند کر دیا تاکہ پٹرول خرچ نہ ہو اور پھر تینوں تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہننے میں مصروف ہو گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں مظہر کلیم ایم اے کے شاہکار ناول

ناول	قیمت
شاک	۶/۵۰
ٹیمپر اپریشن	۵/۵۰
آپریشن فائنل کراس	۵/۵۰
باگوپ	۵/۵۰
ڈیتھ مشن	۶/۵۰
ٹنگر پوائنٹ	۵/۵۰
خارشش جھینیں	۶/۵۰
کینڈلر کلر	۶/۵۰
لیڈیز سیکرٹ سروس	۱۰/-
بلیو نعم	۶/۵۰
اکیٹو	۶/۵۰
ایکسٹو کون	۶/۵۰
آپریشن ڈیڈرٹ ون	۶/۵۰
بلیک برنس	۶/۵۰
گنجی ہوکاری	۱۰/-
ڈاگ ریز — اول	۶/۵۰
ڈاگ ریز — دوم	۶/۵۰
باساشی	۶/۵۰
ماوام	۶/۵۰
سلور گرل — اول	۶/۵۰
سلور گرل — دوم	۶/۵۰
راسکلز گنگ	۱۰/-
ایکابان	۱۰/-
اداکاری — اول	۶/۵۰
اداکاری — دوم	۶/۵۰
ناقابل تسخیر مجرم گولڈن جوبلی نمبر	۱۲/۵۰
موت کا رقص	۱۲/۵۰
ویدر باس — اول	۶/۵۰
ویدر باس — دوم	۶/۵۰
عمران کی موت	۱۰/-
زندہ سائے	۶/۵۰
بلیک فیلڈ	۶/۵۰
ٹوئسٹنگ تھری	۶/۵۰
رنگین موت	۶/۵۰
ڈیتھ کمنگ	۶/۵۰
دہشت گرد	۶/۵۰
سٹرک موت	۶/۵۰
ریڈ میڈوسا — اول	۶/۵۰
ریڈ میڈوسا — دوم	۶/۵۰
ڈیتھ لینڈ	۱۰/-
کراس کلب	۱۰/-
نوبانگ انٹرنیشنل	۶/۵۰
سیکلاز پوائنٹ	۶/۵۰
فاسٹ ایکشن — اول	۶/۵۰
فاسٹ ایکشن — دوم	۶/۵۰
کاغذی قیامت — اول	۱۵/-
کاغذی قیامت — دوم	۱۵/-
پرنس آف ڈھمپ	۱۰/-
بلڈن سنڈیکیٹ	۱۰/-
لیڈی اینگلز	۱۰/-
موت کا جال	۱۰/-
برنس دی غلی	۶/۵۰
اسکیپ گرے	۶/۵۰
ٹوپاز	۱۰/-
یقینی موت	۱۰/-

پبلشرز، بکسیلرز

یوسف برادرز • پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
یقینی موت

عمران سیریز

یقینی موت

مظہر کلیم ایم اے

ناشران ------ اشرف قریشی
----- قریشی

لاہور

چند باتیں

محترم قارئین:۔ سلام مسنون۔

"یقینی موت" پڑھنے سے پہلے ایک قاری کا دلچسپ خط پڑھ لیجئے۔ میرپور خاص سے جاوید ارشاد حقانی لکھتے ہیں۔

"مظہر کلیم صاحب! آپ کی تمام کتب میں نے پڑھی ہیں اور ایک بار نہیں بار بار پڑھتی ہیں۔ اور میرپور خاص میں جب بھی آپ کی نئی کتاب آتی ہے۔ تو اس کا پہلا قاری میں ہی ہوتا ہوں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ کی کہانیوں میں آہستہ آہستہ ایکشن ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور ایکشن کی بجائے پلاٹ اور سسپنس پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ جب کہ ہم صرف ایکشن کی خاطر جاسوسی کتب پڑھتے ہیں۔ محترم! ایکشن زندگی ہے۔ اور بغیر ایکشن کے زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے آپ ایکشن کو نہ بھلائیے۔ اور اپنی کہانیوں میں وہی ایکشن دوبارہ لے آئیے۔ جو آپ کی تحریر کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اور یہ بھی حق ہے کہ آپ نے گولڈن جوبلی نمبر "ناقابل تسخیر مجرم" اور "موت کا رقص" لکھ کر تمام گلے شکوے دور کر دیئے تھے۔ اور یہ دونوں کتب لافانی اور ناقابل فراموش ہیں۔ بس ایسا ہی ایکشن ہمیں مسلسل چاہیئے۔ زیادہ ایکشن، تھوڑا سسپنس اور اس کے بعد منفرد کہانی۔ یہ ہماری مانگ ہے اور آپ کو ہماری یہ مانگ ہر حال میں پوری کرنی پڑے گی۔ اور اگر آپ نے ہماری مانگ پوری نہ کی

تو ہمیں خود ایکشن میں آنا پڑے گا اور پھر عمران بھی آپ کو ہمارے خوف ناک ایکشن سے نہ بچا سکے گا۔

جناب جاوید ارشاد حقانی صاحب کا خط آپ نے پڑھ لیا۔ اب ایک اور خط بھی پڑھ لیجئے۔

سیالکوٹ سے اظہر حمید صاحب لکھتے ہیں۔

محترم مظہر کلیم صاحب! میں نے آپ کی تمام کتب پڑھی ہیں۔ آپ کا قلم روز بروز نکھرتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے آپ کی کہانیوں میں صرف ایکشن ہی ہوتا تھا۔ لیکن اب ایکشن کے ساتھ ساتھ سسپنس اور خوب صورت کہانی کا حسین امتزاج پڑھنے میں آ رہا ہے۔ محترم "ایکشن" ذہنی بچگانہ پن کی علامت ہے۔ اور جو لوگ صرف ایکشن لکھتے ہیں وہ جاسوسی ادب میں اناڑی اور ناپختہ کار کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ صرف ایکشن پسند کرتے ہیں وہ ذہنی ناہمواری کا شکار ہوتے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ آپ کے قاریوں کی تعداد ان گنت ہے اور آپ بیک وقت سب کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قاریوں کی اکثریت صرف "ایکشن" کی بجائے۔ ایکشن کم سسپنس اور کہانی زیادہ پسند کرتے ہیں اور آپ کو اکثریت کی رائے کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیئے۔

محترم قارئین! دونوں خطوط آپ نے پڑھ لئے۔ یہ اپنے اپنے انداز فکر کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ میں ان دونوں خطوط پر اپنا تبصرہ محفوظ رکھتا ہوں۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے اور پھر مجھے لکھئے۔ یقین کیجئے میں وہی کچھ لکھتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

"مادام ــــــ کیا یہ چیف باس کسی بڑی مچھلی کا نام تو نہیں ہے۔ جو تم ہمیں سمندر میں لے جا رہی ہو۔ یقین کرنا ہمیں مچھلیوں سے بڑی نفرت ہے۔ چکنی چکنی سی جلد کی طرح۔۔۔۔۔" ــــــ عمران نے ساحل کی طرف کار کے مڑتے ہی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ــــــ آپ کو چکنی جلد پسند نہیں" ــــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چکنی جلد کی بجائے بالوں والی کھال زیادہ پسند ہے۔ گرم گرم۔ نرم نرم" ــــــ عمران نے بڑے خوشگوار موڈ میں کہا اور مادام بے ساختہ ہنس پڑی۔

"آپ کی پسند بے حد اعلیٰ ہے پرنس ــــــ لیکن آپ کی پسند تو جنگلوں میں ہی مل سکتی ہے" ــــــ مادام نے کہا۔

"ہم اسی لئے تو اکثر ہمالیہ کے گھنے جنگلوں میں شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ لیکن کاروبار کی مجبوریاں ہمیں شہروں میں آنے پر مجبور کر دیتی ہیں"۔
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام جو اس سے مذاق کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اُسے سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔
"یہ ڈھمپ ریاست کس جگہ ہے"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی مادام نے پوچھا۔
"کوہ ہمالیہ کی ترائی میں ایک خوب صورت ریاست ہے۔ اور ہم وہاں کے ولی عہد ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"پھر آپ کو اس گھٹیا دھندے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی"۔
مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مادام۔۔۔۔۔ ہم آپ کی عزت کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہماری توہین کریں۔ ہماری ریاست میں منشیات کو تقدس کا درجہ حاصل ہے۔ اور ہم مقدس کاروبار کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری پرنس۔۔۔۔۔ واقعی مجھ سے زیادتی ہوئی ہے۔ میں معافی چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔ مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔
تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ساحل پر موجود ایک بڑی سی چٹان کے قریب جا کر رک گئیں۔ جوزف نے کار اس لئے روک دی تھی کہ آگے جانے والی کار رک گئی تھی۔۔۔۔۔ ان کی کاریں آتے ہی چٹان کے عقب سے دس مسلح افراد نکلے اور تیزی سے دونوں کاروں کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں۔
"اوہ۔۔۔۔۔ یہ کون لوگ ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"یہ ٹوپاز کے آدمی ہیں۔ ہمارے استقبال کے لئے آئے ہیں"۔
مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے آ گئے تھے۔۔۔۔۔ اور جوزف نے آگے بڑھ کر کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ جب کہ جوانا دوسری طرف آ کر رک گیا تھا۔ عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکلا۔۔۔۔۔ اس نے مادام پر بڈی کے ایک ساتھی کو مادام سے سرگوشی میں کوئی بات کرتے دیکھا اور مادام سر ہلاتی ہوئی مسلح افراد کی طرف بڑھ گئی۔
"تمہارا انچارج کون ہے"۔۔۔۔۔ مادام نے بڑے سخت لہجے میں پوچھا۔
"میں ہوں مادام"۔۔۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"تو تمہیں چیف باس کی طرف سے ہدایات مل چکی ہوں گی"۔
مادام نے پوچھا۔
"جی ہاں مادام۔۔۔۔۔ ہم نے آپ کو لے جانا ہے"۔۔۔۔۔ انچارج نے جواب دیا۔
"تو پھر جلدی کرو۔۔۔۔۔ ہمارا وقت بے حد قیمتی ہے"۔۔۔۔۔ مادام

نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے چٹان کی طرف مڑتا چلا گیا۔

"یہ چٹان تو بے حد خوبصورت ہے۔ اڑتے ہوئے عقاب کی طرح پر پھیلائے"۔۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر چٹان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ اسی لئے اسے ایگلز راک کہا جاتا ہے۔ دور دور سے سیاح اسے دیکھنے آتے ہیں۔ یہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ نجانے یہ اکیلی چٹان یہاں کیسے وجود میں آگئی"۔۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"بہت خوب۔۔۔۔۔ خاصی دلکش چیز ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تجسس آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چٹان کے عقب سے ایک بڑی سی لانچ نکل کر ان کے قریب آرکی۔ لانچ پر لوہقم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام موجود تھا۔

"لانچ پر تشریف لے چلیے"۔۔۔۔۔ مادام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ عمران قدم بڑھاتا۔ مسلح افراد کے انچارج نے آگے بڑھ کر راستہ روک لیا۔

"مادام۔۔۔۔۔ چیف باس کا حکم ہے کہ آپ لوگ ہتھیار لے کر نہیں آسکتے۔ اس لئے براہ کرم اپنے ہتھیار ہمارے حوالے کر دیجیے۔ یہ واپسی میں آپ کو مل جائیں گے"۔۔۔۔۔ انچارج نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اچھا اصول ہے"۔۔۔۔۔ مادام نے کہا اور جیب سے ایک ریوالور نکال کر انچارج کی طرف بڑھا دیا۔۔۔۔۔ مادام کے دونوں ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہمارے پاس تو اسلحہ ہے نہیں۔۔۔۔۔ لیکن ہمارے باڈی گارڈوں کے پاس ریوالور ہیں۔ اور چونکہ یہ ان کی یونیفارم کا حصہ ہیں۔ ان کی موجودگی کے بغیر یہ باڈی گارڈ کی بجائے گھسیارے لگتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ریوالوروں سے گولیاں نکال کر آپ کے حوالے کر دی جائیں۔۔۔۔۔ اور فالتو راؤنڈ بھی۔ لیکن خالی ریوالور ضرور ہمارے باڈی گارڈز کے ہولسٹروں میں رہیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔۔۔۔۔ اس کے بعد انہیں کیا اعتراض رہ سکتا ہے"۔۔۔۔۔ مادام نے انچارج سے پہلے خود ہی جواب دیا اور انچارج کو بھی مجبوراً اثبات میں سر ہلانا پڑا۔ چنانچہ عمران کے اشارے پر جوزف اور جوانا نے ریوالور نکال کر ان کے چیمبر خالی کر دیئے۔۔۔۔۔ اور بیلٹوں میں لگے ہوئے فالتو راؤنڈ بھی انچارج کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد انچارج ایک طرف ہٹ گیا۔ اور عمران، مادام، ریڈی، جوزف، جوانا اور مادام کے دو ساتھی لانچ پر سوار ہو گئے۔۔۔۔۔ مسلح افراد میں سے صرف انچارج لانچ پر آیا جبکہ لانچ کا پائلٹ پہلے سے ہی لانچ پر موجود تھا۔ ان کے لانچ پر سوار ہوتے ہی لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہمیں آج کسی بڑی مچھلی سے ملنا پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مادام سے کہا۔

"چیف باس واقعی بڑی مچھلی ہے۔ انتہائی طاقتور انسان۔ انتہائی

جدید وسائل کا حامل ہے ـــــــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ظاہر ہے ٹوپاز بہت طاقتور تنظیم ہے۔ اور پھر جس تنظیم نے ایکس وائی کی لیبارٹری قائم کر رکھی ہو۔ اس کی طاقت اور وسعت کا کیا ٹھکانہ" عمران نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام طنزیہ انداز میں مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

لانچ تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دور سے سمندر کے اندر ایک کافی بڑا جہاز نظر آنے لگا۔ لانچ کا رخ اس جہاز کی طرف مڑ گیا اور عمران حیرت سے اس جہاز کو دیکھنے لگا ـــــــ اس کا خیال تھا کہ لانچ کسی جزیرے کا رخ کرے گی۔ لیکن اسے جہاز کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ قدرے مایوس سا ہو گیا۔ کیونکہ ظاہر ہے ایکس وائی کی اتنی بڑی لیبارٹری جہاز میں تو نہیں بنائی جا سکتی ـــــــ بہرحال اس قدر تو بات بن رہی تھی کہ اس کی ملاقات ٹوپاز کے بڑے گرگے سے ہونے والی تھی۔ اس کے بعد لیبارٹری کا پتہ لگا لینا کوئی بڑی بات نہ تھی ـــــــ اس لئے عمران مطمئن تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ اب جو کچھ بھی کرنا ہو گا اسے خود کرنا ہو گا۔ کیونکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا تو ظاہر ہے ساحل پر ہی رہ گئے ہوں گے ـــــــ وہ سمندر کے اندر اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ چونکہ فوری طور پر اسے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے اس بارے میں مزید غور و فکر چھوڑ دیا اور غور سے نزدیک آتے ہوئے جہاز کو دیکھنے لگا ـــــــ جہاز پر بھی بوتھم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام بنا ہوا تھا اور جہاز اپنی ساخت کے اعتبار سے مچھلیاں پکڑنے اور انہیں سٹاک کرنے والا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا یہ بوتھم اینڈ کمپنی مچھلیاں پکڑنے کی ٹھیکیدار ہے" ـــــــ عمران نے مادام سے پوچھا۔

"ہاں پرنس ـــــــ ساراک سٹی کے تمام ساحلوں کا ٹھیکہ اسی کمپنی کے پاس ہے" ـــــــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد لانچ جہاز کے قریب جا کر رک گئی۔ جہاز کی ریلنگ پر بہت سے افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے تین افراد نے نقاب پہن رکھے تھے جب کہ باقی افراد سٹین گنیں اٹھائے ہوئے تھے ـــــــ لانچ کے رکتے ہی اوپر سے ایک مخصوص ساخت کی سیڑھی نیچے لٹکائی گئی۔ اور مادام عمران کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے سیڑھی پر چڑھتی چلی گئی۔ عمران نے بھی اس کی پیروی کی ـــــــ اور ظاہر ہے اس کے بعد اس کے ساتھی بھی اوپر پہنچ گئے۔

ھنری ⚌ جیمز ویگن میں بیٹھا کرنل ہالینڈ کا انتظار کرتا رہا۔ او
تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ آسے اپنے سر پر سنا
دی ——— اور وہ اور کلارک چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں
ان سے ذرا فاصلے پر ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر ریت پر اتر آیا۔
ہنری جیمز اور کلارک دونوں ویگن سے نیچے اتر آئے۔ ہیلی کا پیڑ
دروازہ کھلا اور کرنل ہالینڈ باہر نکلا اور لنگڑاتا ہوا ان کی طرف بڑھنے
وہ دونوں بھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔
"تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں کوسٹ گارڈ کی تیز رفتار ی لانچیں
کو گھیرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب ہمیں فوراً چھاپہ مار دینا چاہیئے"
کرنل ہالینڈ نے ہنری جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔
"باس ——— میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں" ——— ہنر
کی بجائے کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" ——— کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔
"باس ——— اس طرح کے چھاپے سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔
س سے قبل بھی ہم کئی بار اس جہاز کی اچانک تلاشی لے چکے ہیں۔ لیکن آج
ک وہاں سے کچھ برآمد نہیں ہوا ——— اب بھی اگر جہاز پر چھاپہ مارا گیا تو
وہاں کیا ہو گا۔ پرنس آف ڈھمپ۔ مادام بریڈی ان کے ساتھی اور زیادہ
زیادہ ٹوپاز کا چیف اور اس کے ساتھی وہاں ہوں گے ——— لیکن ان
کے چہروں پر تو یہ نہیں لکھا ہو گا کہ وہ ٹوپاز کے چیف ہیں اور نہ ہی انہوں
نے قبول لینا ہے۔ پھر لوتھر اینڈ کمپنی کے مالکان کوئی چھوٹی حیثیت کے لوگ تو
نہیں کہ انہیں عام مجرموں کی طرح صرف شک کی بنیاد پر گرفتار کر لیا جائے"
کلارک نے باقاعدہ دلائل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ ——— تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی اس طرف تو میرا خیال ہی
نہیں گیا" ——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔
"باس ——— اس کی بجائے ایک اور کام کیوں نہ کیا جائے کہ
صرف اس پرنس آف ڈھمپ کی نگرانی کی جائے۔ ظاہر ہے سودے
کے بعد اسے مال کی سپلائی تو دی جائے گی ——— اگر ہم ان لوگوں کو
مال سمیت پکڑ لینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر یہ لوگ بچ نہ سکیں گے"
کلارک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے فی الحال یہ چھاپہ ملتوی کر دیا جائے اور صرف اس
پرنس کی نگرانی کی جائے" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔
"جی ہاں ——— ہم جدید ترین آلات کی مدد سے اس کی مکمل
نگرانی کر سکتے ہیں۔ اس کی تمام گفتگو ٹیپ ہو سکتی ہے۔ اس کا ٹیلی فون

ٹیپ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ ٹرانسمیٹر استعمال کریں تو وہ ٹیپ ہو سکتا ہے اس طرح ٹوپاز کے اصل کرتا دھرتا بھی سامنے آجائیں گے ـــــ ان کے مال کے گودام بھی اور مال بھی" ـــــ کلارک نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا ـــــ واقعی ہم سے حماقت ہو رہی تھی۔ چھاپے کے بعد یہ لوگ محتاط ہو جاتے اور ہو سکتا تھا کچھ عرصے کے لئے تمام کاروائیاں ہی بند کر دیتے ـــــ ٹھیک ہے میں واپس جاتا ہوں۔ چھاپہ کینسل۔ تم لوگ اس پرنس کی نگرانی کرو مکمل طور پر" ـــــ کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی سمجھ میں بات آگئی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب ہیلی کاپٹر اسے لے کر فضا میں بلند ہو گیا تو ہنری جیمز اور کلارک واپس ویگن میں آگئے۔

"تم نے آخر کار کرنل ہالینڈ کو قائل کر ہی لیا۔ ویسے میرا تو خیال تھا کہ چھاپہ پڑنے دیتے۔ شاید کچھ مل ہی جاتا" ـــــ ہنری جیمز نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ملنا تھا سوائے ناکامی کے ـــــ اور مجرم بھی چوکنا ہو جاتے" کلارک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ کلارک کی بات بالکل درست تھی ـــــ اور اب ہنری جیمز دل ہی دل میں کلارک کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔ جس نے حالات کا صحیح تجزیہ کیا تھا۔

"اس پرنس کی نگرانی کیسے کی جائے گی" ـــــ ہنری جیمز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ جب پرنس اس جہاز سے واپس لوٹے گا۔ تو ہم اس کی رہائش گاہ کا پتہ لگائیں گے اور پھر میں اس کی رہائش گاہ میں ایسے خفیہ آلات نصب کر دوں گا کہ ہم اپنے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر اس کی نہ صرف ایک ایک حرکت کی فلم بنالیں گے۔ بلکہ اس کی رہائش گاہ میں انسانی لبوں سے نکلنے والا ہر لفظ بھی ٹیپ ہو جائے گا" ـــــ کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اس طرح ہم واقعی صحیح وقت پر اقدام کر کے صحیح نتائج حاصل کر سکیں گے اور میرے خیال میں اب بلیک باس والے ڈرامے کا بھی خاتمہ ہو جانا چاہیئے ـــــ کیوں کہ ہمارا مقصد تو صرف ٹوپاز کی تلاش تھی اور وہ مقصد حل ہو ہی گیا ہے" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"اب اس ڈرامے کو مزید چلانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ زیر زمین دنیا کے لوگ بس بلیک باس کو یاد ہی کرتے رہیں گے۔ جس نے صرف ایک رات ہی جلوہ دکھایا ہے" ـــــ کلارک نے ہنستے ہوئے کہا اور ہنری جیمز بھی ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کا بٹن آن کر کے جیمسن کو پکارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جیمسن کی آواز سنائی دی ـــــ اس نے بتایا کہ وہ کرنل ہالینڈ کو ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر واپس آ رہا ہے۔ اور ہنری جیمز نے اسے ہدایت کی کہ وہ پہلے کی طرح جہاز پر نظر رکھے۔

"باس ـــــ میرے پاس ایسے آلات موجود ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو میں جہاز کے اندر ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لوں اور وہاں ہونے والی ہر حرکت کی فلم اتار لوں اوور" ـــــ جیمسن نے کہا۔

"اوہ ـــــ اگر واقعی ایسے آلات ہیں۔ اور تم کسی کی نظروں میں آئے بغیر ایسا کر سکتے ہو تو ضرور کرو اوور" ـــــ ہنری جیمز نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"لیکن باس ـــــ میں تو یہ تمام واقعات دیکھ سکوں گا لیکن آپ

فلم ڈویلپ ہونے کے بعد ہی دیکھ سکیں گے اوور۔" ـــــــ جیمسن نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو۔ ساحل سے مجھے اپنے ساتھ لے لو۔ کلارک اکیلا ڈیگن میں رہ کر بخوبی کام کر سکتا ہے اوور۔" ـــــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"بہتر ـــــــ میں آپ کو لے لیتا ہوں اوور۔" ـــــــ جیمسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ وہاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے خود سربات کی نگرانی کریں اور میرا خیال ہے کہ کرنل ہالینڈ سے بھی رابطہ قائم کر لیں ـــــــ ہو سکتا ہے کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ آپ کو اچانک مداخلت کرنی پڑ جائے۔" ـــــــ کلارک نے کہا اور ہنری جیمز اثبات میں سر ہلاتا ہوا ڈیگن سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر نیچے اتر آیا تو ہنری جیمز اس میں سوار ہو گیا اور جیمسن نے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند کر دیا۔ ہنری جیمز نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی ٹرانسمیٹر پر کرنل ہالینڈ سے رابطہ قائم کیا۔ اور اُسے اپنے ہیلی کاپٹر میں آنے اور نئی صورت حال کے متعلق بتایا۔

"اوہ ـــــــ مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں نے کوسٹ گارڈز کو آپریشن ملتوی کرنے کا کہہ دیا ہے۔ اب فوراً دوبارہ انہیں اکٹھا کرنا حماقت ہی ہو گا ـــــــ تم ایسا کرو کہ حالات کا جائزہ لیتے رہو اگر ضرورت محسوس ہو تو مجھے کال کر لینا۔ میں دوسرے ہیلی کاپٹر پر آ جاؤں گا۔ اوور۔" کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔ اور ہنری جیمز نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جیمسن ہیلی کاپٹر کو خاصی بلندی پر لے آیا تھا ـــــــ یہ ہیلی کاپٹر خصوصی ساخت کا تھا۔ اور خاص طور پر نگرانی کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس لئے نہ صرف

اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ بلکہ یہ اتنی اونچائی پر چلا جاتا تھا۔ کہ اسے نیچے سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا ـــــــ اور اس میں ایسے جدید آلات نصب تھے۔ کہ لاکھوں فٹ گہرائی میں بھی ہر چیز کی نہ صرف فلم بنا سکتا تھا بلکہ وہاں پیدا ہونے والی ہر آواز کو بھی ٹیپ کر لیتا تھا ـــــــ چنانچہ مخصوص بلندی پر پہنچنے کے بعد جیمسن نے ہیلی کاپٹر کو ایک جگہ پر فکس کر دیا۔ اور پھر خود چیکنگ نظام کو آن کرنے میں مصروف ہو گیا ـــــــ چند لمحوں بعد اس نے جہاز کو ٹارگٹ میں رکھ کر چیکنگ نظام کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے نصب ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس میں جہاز نظر آنے لگا ـــــــ جیمسن نے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور جہاز سکرین پر بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ جب جہاز سکرین پر پوری طرح پھیل گیا تو جیمسن نے ناب کے قریب لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ـــــــ اور پھر ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور سکرین پر جہاز کے مختلف حصے ابھرنے لگے چند سیکنڈ ول کے لئے ایک کونے کی تصویر آتی پھر تصویر بدل جاتی ـــــــ اور دوسرا کونا سامنے آ جاتا۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا غور سے ان تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔ اور جیسے ہی ایک تصویر سکرین پر ابھری وہ چونک پڑا۔ اور جیمسن نے بھی تیزی سے ساتھ والا بٹن دبا دیا ـــــــ اور اس بار تصویر سکرین پر رک گئی اور جیمسن نے ایک بار پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور تصویر بڑی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد تصویر پوری طرح واضح ہو گئی۔ اور جیمسن نے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بڑا سا بٹن آن کر دیا ـــــــ دوسرے لمحے باتیں کرنے کی آواز ہیلی کاپٹر میں گونجنے لگی۔ یہ ایک بڑے سے کمرے کی تصویر تھی۔ جس میں ایک کرسی پر پرنس بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے ذرا پیچھے

دائیں بائیں وہ دونوں حبشی موجود تھے۔ اور سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر تین نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے ——— جن میں سے ایک کی کرسی ذرا بڑی تھی اور اس نے سنہرے رنگ کا نقاب پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس سے ذرا پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر سرخ رنگ کا نقاب پہنے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے ——— ان دونوں کے سینوں پر بڑے بڑے حروف میں نمبر لکھے ہوئے تھے۔ ایک نمبر دو اور دوسرے پر چار کا ہندسہ نظر آ رہا تھا۔ ان سے دائیں طرف تین کرسیاں بچھی ہوئی تھیں ——— جن میں سے ایک پر مادام بریڈی اور باقی دو پر اس کے دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے میں قالین بچھا ہوا تھا۔ اور کمرے میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ سٹین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں"

سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ ——— ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں"

پرنس نے جواب دیا۔

ان کی آوازیں ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھیں۔

"جیمسن ——— اگر فوری مداخلت کی ضرورت پڑے تو ہم کیا کر سکتے ہیں"

ہنری جیمز نے جیمسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سوائے نگرانی کے اور کچھ نہیں کر سکتے" ——— جیمسن نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے سر ہلا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید یہاں سے بیٹھے بیٹھے جہاز میں مداخلت کی جا سکے مگر یہاں صرف نگرانی کے ہی آلات نصب تھے۔

جہاز پر پہنچنے کے بعد انہیں جہاز کے نچلے حصے میں ایک کافی بڑے کمرے میں لے جایا گیا ——— جہاں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف اور جوانا نے کرسیوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ عمران کی پشت پر اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں"

سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ ——— ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنس ——— اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ واقعی ہماری لائن کے آدمی ہیں۔ معاف کیجیے گا۔ ہمیں اس سلسلے میں بے حد محتاط رہنا پڑتا ہے" ——— چیف باس نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے

میں کہا۔

"آپ کس قسم کا ثبوت چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بھی کرخت ہوگیا

"کوئی ایسا ثبوت ۔۔۔۔ جس سے ہمیں یہ یقین آجائے کہ آپ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"میں ایک تجویز پیش کرتی ہوں"۔۔۔۔ اچانک مادام بریڈی نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیسی تجویز"۔۔۔۔ چیف باس نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یقین ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اپنی شناخت غلط کرا رہے ہیں اور"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا چیف باس کرسی پر اچھل پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا تم پرنس آف ڈھمپ ہو یعنی علی عمران ۔۔۔۔ پاکیشیا کا جاسوس"۔

چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور لیے چیف باس کا لہجہ بدلتے دیکھ کر کمرے کی دیواروں کے ساتھ موجود سٹین گن بردادوں نے بڑی پھرتی سے سٹین گنیں سیدھی کر لیں۔ ظاہر ہے ان کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔

"آپ ہماری توہین کر رہے ہیں مسٹر چیف ۔۔۔۔ آپ اس مسخرے علی عمران سے ہمیں ملا رہے ہیں جو پاکیشیا میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں ۔۔۔۔ اور ہمارا نام سعود ابن رضا ہے۔ علی عمران نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ فرضی طور پر اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہو۔ لیکن اس سے ہماری حیثیت نہیں بدل جاتی"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ثبوت ہمیں چاہیئے۔ کہ آپ واقعی پرنس آف ڈھمپ ہیں علی عمران نہیں۔ اور یہ بھی سن لیجیے کہ وہ علی عمران بھی آج کل یہاں آیا ہوا ہے ۔۔۔۔ اور اس سے ہمارا ٹکراؤ بھی ہوچکا ہے۔ اس نے ہمیں خاصا نقصان بھی پہنچایا ہے وہ نارکوٹک ایجنسی کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے اسے اغوا کرنے کا مشن مادام بریڈی کو دیا ۔۔۔۔ اور مادام بریڈی نے ہمیں رپورٹ دی کہ وہ مطلوبہ آدمی کو تلاش کر چکی ہے۔ اور وہ مطلوبہ آدمی آپ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ علی عمران ہیں ۔۔۔۔ کیوں کہ ہماری رپورٹ کے مطابق علی عمران ہی ہمیشہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلاتا ہے۔ لیکن آپ کا حلیہ اصل علی عمران سے نہیں ملتا اور آپ سنٹرل ایشیا کے ایک بہت بڑے سمگلر کے روپ میں سامنے آئے ہیں ۔۔۔۔ اور اس سے قبل آپ کا نام بطور سمگلر کبھی سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ پاکیشیا اور سنٹرل ایشیا میں بھی ہمارے روابط وہاں کے بڑے بڑے سمگلروں سے ہیں ۔۔۔۔ لیکن اس سے قبل آپ کبھی سامنے نہیں آتے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دانستہ سمگلر کا روپ دھارا ہے تاکہ آپ ہم تک پہنچ سکیں ۔۔۔۔ اب اس بات کو ثابت کرنا آپ کا کام ہے کہ آپ واقعی ایک سمگلر ہیں اور علی عمران نہیں۔ اگر آپ نے ثابت کر دیا۔ کہ آپ علی عمران نہیں تو ہم آپ سے سودا کرنے پر تیار ہیں ورنہ دوسری صورت میں آپ زندہ یہاں سے واپس نہیں جا سکتے"۔۔۔۔ چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

لیکن اس کی بات چیت میں اتنا فرق ضرور پڑ گیا تھا کہ اب وہ تم کی بجائے آپ کا لفظ اختیار کر رہا تھا۔

"اوہ ـــــ تو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ مادام بریڈی کو ـــــ اس نے پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر یہ فرض کر لیا کہ ہم علی عمران ہیں"۔ عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم علی عمران ہو۔ اگر تمہارا میک اپ صاف کیا جائے تو اصل علی عمران ابھی نمودار ہو جائے گا" ـــــ مادام بریڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ آپ ہماری توہین نہیں کر سکتیں۔ ہم اس وقت ٹویاز کے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں۔ لیکن اب آپ نے تم کا لفظ ہمارے لئے استعمال کیا تو ہم یہاں بھی آپ کو عبرت ناک سزا دینے پر قادر ہیں" ـــــ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ آپ خاموش رہیں۔ ہم خود بات کر لیتے ہیں۔ آپ کی تجویز درست ہے۔ پرنس کا میک اپ چیک کیا جائے گا" چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گو اس بات میں ہماری توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ لیکن آپ کا شک بھی اپنی جگہ حالات کی وجہ سے درست ہے۔ آپ بے شک اپنی طرف سے اطمینان کر لیں ـــــ ہم اس امتحان سے گزرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام بریڈی کی آنکھوں میں موجود چمک عمران کی اس بات سے بجھ سی گئی۔

"تولیہ اور امونیا لایا جائے" ـــــ چیف باس نے اپنے ایک ساتھی نقاب پوش سے کہا اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تسلہ اور امونیا کی بڑی سی بوتل موجود تھی ـــــ اس نے کاندھے پر بڑا سا تولیہ اٹھا رکھا تھا۔ پھر عمران نے اس تسلے میں منہ جھکا کر امونیا سے خوب اچھی طرح منہ دھویا اور مادام کے ساتھی نے تولیے سے عمران کے چہرے کو مخصوص انداز میں خوب رگڑ رگڑ کر صاف کیا ـــــ لیکن عمران نے سپیشل میک اپ کر رکھا تھا۔ ظاہر ہے یہ سپیشل میک اپ امونیا سے نہیں دھل سکتا تھا اس لئے کافی دیر تک رگڑنے کے باوجود عمران کے چہرے پر کوئی فرق ظاہر نہ ہوا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ مادام بریڈی کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"اب لیجئے مادام ـــــ پرنس کا چہرہ تو ویسے ہی ہے" ـــــ چیف باس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی مخصوص میک اپ ہے۔ تم لوگوں کو جدید میک اپ کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ آج کل جو میک اپ کے کیمیکلز آ رہے ہیں وہ امونیا سے صاف نہیں ہوتے بلکہ الکحل سے صاف ہوتے ہیں"۔ اچانک مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں۔

"ہو سکتا ہے آپ درست کہہ رہی ہوں۔ آپ اس طرح بھی اطمینان کر لیجئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ اس کا اپنا ایجاد کردہ سپیشل میک اپ دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اس کی صفائی کے لئے صرف سادہ پانی چاہیئے۔ اور انسانی نفسیات

یہی ہے کہ وہ سامنے کی بات ہمیشہ نظر انداز کر دیتا ہے۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر عمران نے طویل ریسرچ کے بعد یہ میک اپ ایجاد کیا تھا لوگ اسے صاف کرنے کے لئے دنیا بھر کے کیمیکلز استعمال کر سکتے ہیں ——— لیکن انہیں کبھی بھی سادہ پانی استعمال کرنے کا خیال نہیں آ سکتا۔ اور عمران کا خیال آج تک درست ہی ثابت ہوا تھا۔ مادام بھی اپنی جگہ درست کہہ رہی تھی ——— کیوں کہ آج کل بازار میں جو میک اپ کا جدید سامان آ رہا تھا وہ خالص الکحل سے صاف ہوتا تھا۔

چنانچہ مادام کے کہنے پر چیف باس نے خالص الکحل منگوایا اور ایک بار پھر عمران کا منہ دھلنے لگا اور اُسے دوبارہ تولیے سے رگڑا گیا لیکن اس بار بھی اس کے چہرے پر ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا تو مادام بالکل ہمت ہار گئی

"میں معافی چاہتی ہوں پرنس ——— مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ واقعی میک اپ میں نہیں ہیں" ——— مادام بریڈی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ کو معاف کیا۔ بہرحال ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں سودا طے ہو جانے کے بعد آپ تک ہمارا تحفہ ایک قیمتی ترین ہیرے کی صورت میں ضرور پہنچے گا" ——— عمران نے بڑی فراخ دلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ ——— اچھا چیف ——— ہمیں اجازت دیجئے اور آپ سودا طے کرتے رہیں۔ یہ درست ہے کہ مجھ سے اندازے کی غلطی ہو گئی ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو ایک بڑا گاہک دے دیا ہے"

مادام بریڈی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ——— چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو منٹ توقف کیجئے ——— یہ ثبوت تو آپ نے تجویز کیا تھا۔ اب ہم خود اپنا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اسے بھی دیکھتی جائیے ——— سیکرٹری" عمران نے مادام بریڈی سے مخاطب ہو کر کہا اور آخر میں اس نے جوزف کو آواز دی۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف اور مادام کو وہ کاغذات دکھائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں اور ہمارا نام سعود ابن رضا ہے" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے جواب دیا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پلاسٹک کا خوب صورت لفافہ نکالا جس میں سے دو کاغذات نکال کر اس نے چیف کی طرف بڑھا دیئے ——— چیف اور مادام بریڈی نے غور سے انہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک کاغذ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا اس کے خصوصی پیڈ اور مہر سے جاری کردہ تھا جس میں سعود ابن رضا ولی عہد ریاست ڈھمپ کو اقوام متحدہ کی جنرل کونسل میں بطور ممبر شامل ہونے کا اختیار دیا گیا تھا ——— اور دوسرا کاغذ حکومت کافرستان کے صدر کی طرف سے جاری کردہ تھا جس میں سعود ابن رضا کی ولی عہدی کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی تھی۔

کاغذات اصلی تھے۔ مہریں اور مونوگرام سب اصلی تھے۔ اس لئے مادام

بریڈی اور چیف باس دونوں ان کاغذات کے بعد پوری طرح مطمئن ہو گئے۔
"میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں پرنس" ــــــ اس بار مادام بریڈی نے پورے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
"شکریہ ــــــ ہمیں خوشی ہے کہ آپ کو اطمینان ہو گیا۔ ویسے آپ اس علی عمران کی تلاش جاری رکھیے۔ اور اب ہم بھی اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ وہ خواہ مخواہ پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ سے ہمیں پریشان کرتا رہتا ہے ــــــ اگر چیف باس اجازت دیں تو سودے کی تکمیل کے بعد ہم اپنے ذرائع سے علی عمران کو تلاش کر کے چیف باس کے حوالے کر سکتے ہیں۔ لیکن اب ہمیں یاد آ رہا ہے کہ ہوٹل میں مادام نے ہمیں بتایا تھا کہ علی عمران بذاتِ خود سمگلر ہے ــــــ اور وہ ٹوپاز سے سودا بھی کر چکا ہے"
عمران نے یوں کہا جیسے اُسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔
"وہ تو میں نے آپ کو چیک کرنے کے لیے بات بنائی تھی۔ اور جب آپ علی عمران کے نام پر چونکے تھے تو مجھے یقین آ گیا تھا کہ آپ ہی اصلی علی عمران ہیں" ــــــ مادام بریڈی نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویسے مادام ــــــ میں نے علی عمران کی فائل کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور سٹار ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کر کے بغور پڑھی ہے۔ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ وہ اگر واقعی پرنس کی جگہ ہوتا تو اتنی آسانی سے اکیلا یہاں نہ چلا آتا" ــــــ چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔
"آپ وہ فائلیں یا ان کی نقولات مجھے مہیا کر سکتے ہیں ــــــ تاکہ میں انہیں پڑھ کر عمران کے متعلق مزید تفصیلات سے آگاہ ہو سکوں اور پھر اسے تلاش کروں" ــــــ مادام بریڈی نے کہا۔
"وہ نقولات ہمارے سپیشل گروپ کے پاس ہیں۔ اس لئے فوری طور پر مہیا نہیں ہو سکتیں آپ براہِ راست ان تنظیموں سے وہ فائلیں حاصل کر سکتے ہیں ــــــ ان کے اخراجات میں ادا کر دوں گا"
[illegible] باز نے کہا۔
"ٹھیک ہے ــــــ اچھا اب مجھے اجازت" ــــــ مادام بریڈی نے کہا اور پھر وہ چیف باس سے مصافحہ کرنے اور پرنس کو سلام کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی ــــــ چیف کا ساتھی نمبر ٹو بھی ان کی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ چلا گیا۔ ادھر عمران سوچ رہا تھا کہ یہاں سے فرصت ملتے ہی وہ اپنا ریکارڈ ہر قیمت پر ان دونوں تنظیموں سے غائب کر دے گا ــــــ تاکہ آئندہ مجرم اس کے حالات و واقعات سے اتنی آسانی سے واقف نہ ہو سکیں۔ اسے آج تک یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ یہ دونوں تنظیمیں دیگر مجرموں اور سمگلروں کا ریکارڈ رکھ سکتی ہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں اور [illegible]ٹو کا ریکارڈ بھی تو رکھ سکتی ہیں۔
"اب ہم دوست ہیں پرنس ــــــ پہلے آپ فرمائیے کیا پئیں گے" ــــــ مادام بریڈی کے جانے کے بعد چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنا نقاب بھی اتار دیا ــــــ چیف باس کا حلیہ عجیب و غریب تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے سر کے بال [illegible]ن کی طرح سفید تھے۔ جب کہ چہرے پر موجود چھوٹی چھوٹی داڑھی سیاہ رنگ کی تھی۔

"ہم سوائے سادہ پانی کے اور کچھ نہیں پیتے ۔ اور اس وقت ہمیں پیاس نہیں ہے ۔ اس لئے اس تکلف کو رہنے دیجئے ۔ اور سودے کی بات کیجئے تاکہ وقت بچ سکے" ——— علی عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ کس چیز کا سودا کرنا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ایکس وائی تیار کرتے ہیں" اب تک ہم ایکس وائی دوسرے لوگوں سے خریدتے رہے ہیں ۔ لیکن اب ہم آپ سے براہِ راست اس کا سودا کرنا چاہتے ہیں" ——— علی عمران نے جواب دیا۔

"آپ کتنا مال خریدنا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے پوچھا۔

"دیکھئے ——— ہم بہت بڑا سودا کرنے کے قائل ہیں ۔ اس لئے ہم نے مادام برینڈی کو بھی بتایا تھا کہ جتنی ایکس وائی آپ کی لیبارٹری ایک سال میں تیار کر سکتی ہے ۔ ہم وہ ساری خریدنا چاہتے ہیں ——— اور ہم ایک سال کی پیداوار کی رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک سال تک ہمارے علاوہ اور کسی کو ایکس وائی کی سپلائی نہ کی جائے ——— ہم پوری دنیا میں ایکس وائی کے سول ڈسٹری بیوٹر بننا چاہتے ہیں ۔ اور اگر آپ نے وعدہ اچھی طرح نبھایا تو ہم مزید اسی طرح دس سال کا بھی سودا کر سکتے ہیں" ——— علی عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— معاف کیجئے پرنس ——— آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں ۔ ایک سال میں ہماری لیبارٹری ایکس وائی دس ہزار ٹن تیار کرتی ہے ۔ اور دس ہزار ٹن کا معاوضہ تھوک میں بھی کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ جا پڑے گا" ——— چیف باس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہمیں پوری طرح اندازہ ہے اور ہم اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئے ہیں ۔ آپ رقم کی بات مت کیجئے ۔ رقم ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ——— آپ ہمارے تاج میں جو ہیرا دیکھ رہے ہیں ۔ یہ ہیرا عالمی منڈی سے ہم نے ایک ارب ڈالر میں خریدا تھا اور اب اس کی قیمت دو ارب ڈالر سے زیادہ ہو چکی ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— میں معذرت خواہ ہوں ——— بہرحال آپ ریٹ طے کر لیں" ——— چیف باس نے آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے ——— میں اصول کا پابند ہوں ۔ چونکہ میں نے کثیر رقم بطور ایڈوانس دینی ہے ۔ اس لئے سب سے پہلے میں اس بات کا یقین کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی لیبارٹری آپ کی ہے ——— دوسری بات یہ کہ آپ کی لیبارٹری کی روزانہ پیداوار کیا ہے ۔ تیسری بات یہ کہ ایکس وائی کی کوالٹی کے متعلق گارنٹی کہ وہ سودا مکمل ہونے تک صحیح رہے گی" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کس قسم کی گارنٹی لینا چاہتے ہیں" ——— چیف باس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جس قسم کی گارنٹی بھی آپ دے سکیں ——— جس سے میرا اطمینان

ہو جائے "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کی تو ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ ہم آپ کو اپنی لیبارٹری دکھائیں۔ اور اس میں ایکس وائی تیار ہوتی دکھائیں۔۔۔۔۔ اس طرح آپ کو نہ صرف اس بات کا یقین آجائے گا کہ لیبارٹری ہماری ہے۔ دوسرا آپ یہ بھی چیک کر لیں گے کہ شروع سے آخر تک ہر مرحلہ آٹومیٹک مشینوں سے طے ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے اس کی کوالٹی ڈاؤن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور تیسری بات یہ کہ آپ کو علم بھی ہو جائے گا کہ کتنی پیداوار لیبارٹری دیتی ہے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" مجھے لیبارٹری دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ آپ میرا اطمینان کرا دیں تو میرا وقت بچ جائے گا "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ وہ انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے لیبارٹری دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو چیف باس بدک بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔ اور اگر وہ انکار کرے گا تو چیف باس خود ہی اصرار کرنا شروع کر دے گا۔

" اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں۔۔۔۔۔ بہرحال آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ لیبارٹری قریب ہی ہے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" قریب ہے۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا اسی جہاز میں ہے "۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں۔۔۔۔۔ جہاز میں اتنی بڑی اور قیمتی لیبارٹری کیسے بن سکتی ہے۔۔۔۔۔ البتہ جہاز سے اس کا راستہ ضرور جاتا ہے یہ سمندر میں ایک بڑا جزیرہ زیر آب موجود ہے۔ اس کے اندر لیبارٹری بنائی گئی ہے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔۔۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔ واقعی آپ کا یہ کارنامہ قابل داد ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا۔۔۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔ میں انتظامات مکمل کر لوں۔ کیونکہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ سوائے مخصوص آدمیوں کے اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔ اور آپ شاید ان مخصوص آدمیوں کے علاوہ پہلے آدمی ہوں گے۔۔۔۔۔ جو اس لیبارٹری میں داخل ہوں۔ اور آپ کے داخلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔ اور یہ بات میں بتا دوں کہ آپ اکیلے ہی اندر جا سکیں گے۔ آپ کے یہ باڈی گارڈ یہیں رہیں گے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ بہرحال آپ کو ان انتظامات میں کتنی دیر لگے گی "۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ۔۔۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو ایک اور کمرے میں پہنچا دیا جائے جہاں آپ آرام کر سکتے ہیں "۔۔۔۔۔ چیف باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ درست رہے گا "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" تو تشریف لائیے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ چیف باس کے ساتھ چلتا ہوا اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گزرا اور چیف باس نے راہداری

کے آخر میں موجود ایک دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کے لئے کہا۔ یہ کمرہ خواب گاہ کی طرز پر سجا ہوا تھا ــــــ اور اس میں آرام کرسیاں بھی موجود تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں ــــــ میں کافی بھجواتا ہوں" ــــــ چیف باس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا ــــــ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے جب کہ چیف باس تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جوزف ــــــ تم دروازے پر ٹھہرو اور خیال رکھو ــــــ میں صفدر کو کال کر لوں" ــــــ چیف باس کے جاتے ہی عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس ــــــ لطف نہیں آیا ــــــ میرا کئی بار جی چاہا تھا کہ اس مادام کی گردن مروڑ دوں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ پر ضبط کیا" جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو گانٹھ ہاتھ سے کھل جائے جوانا ــــــ اُسے دانت سے نہیں کھولا کرتے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ سے کھولنے میں دیر لگتی ہے ــــــ جب کہ دانت سے نہ صرف گانٹھ فوراً کھل جاتی ہے بلکہ دھاگہ بھی کٹ جاتا ہے" ــــــ جوانا نے ایک آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے جواب دینے کی بجائے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن تیزی سے دبانا شروع کر دیا ــــــ چند لمحوں بعد ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ــــــ ہیلو ــــــ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ اوور" عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"یس صفدر سپیکنگ اوور" ــــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ اور ڈائل پر جلنے بجھنے والے نقطے کا رنگ سبز ہو گیا۔

"کہاں ہو تم اوور" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"ہم آپ کے جہاز کے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ غوطہ خوری کا سامان ہمارے پاس موجود ہے اور ہم آپ کے کاشن کے منتظر ہیں اوور" ــــــ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ ویری گڈ ــــــ اس کا مطلب ہے تم نے دماغ استعمال کیا ہے۔ لیبارٹری اس جہاز کے قریب ہی زیر آب جزیرے کے اندر ہے۔ میں آدھے گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گا ــــــ تم تیار رہنا ہو سکتا ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑ ہی جائے اوور" ــــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــــ ہم تیار ہیں اوور" ــــــ دوسری طرف سے پُر اعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ــــــ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ وہ ایسے موقع پر زیادہ باتیں نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس کے لئے اتنا اطمینان ہی کافی تھا کہ اس کے ساتھی قریب ہی موجود ہیں اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں ــــــ اور لیبارٹری میں داخل ہونے کے بعد اس کی تباہی کا لائحہ عمل سوچنا شروع کر دیا۔ ایسا لائحہ

عمل جس سے لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے اور وہ خود بھی بچ نکلے۔

مادام ہربیڈے اپنے ساتھیوں جیمز اور رچرڈ کے ہمراہ جہاز سے ایک لانچ پر اتری ـــــ اور پھر لانچ تیز رفتاری سے ساحل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مادام کا چہرہ ندامت اور جھنجلاہٹ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اُسے زندگی میں پہلی بار پرنس کے معاملے میں زک اٹھانی پڑی تھی۔ اُسے مکمل یقین تھا ـــــ کہ پرنس ہی دراصل علی عمران ہے۔ لیکن میک اپ نہ صاف ہونے سے اس کا خیال غلط نکلا اور پھر پرنس نے دستاویزات پیش کر کے اس کے خیال کو بالکل ہی غلط ثابت کر دیا تھا ـــــ اور اس طرح اُسے ٹوباز کے چیف باس کے سامنے بڑی طرح ندامت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آ رہی تھی ـــــ جیمز اور رچرڈ بھی مادام کا موڈ دیکھ کر خاموش بیٹھے تھے۔

"جیمز ـــــ آج مجھے زندگی میں پہلی بار ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ میرا جی چاہ رہا ہے کہ یا تو اس پرنس کو گولی مار دوں یا پھر خودکشی کر لوں"۔ مادام نے جیمز سے مخاطب ہو کر جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے مادام ـــــ آپ نے اُسے چیف سے ملانے میں جلدی کی ہے ہمیں اسے اور زیادہ چیک کر لینا چاہیے تھا"۔ ـــــ جیمز نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھ سے جلدی ہوئی ہے۔ دراصل اس کا نام اور پھر علی عمران کے نام پر اس کا چونکنا۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ یہی اصل عمران ہے"۔ ـــــ مادام نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ لانچ ساحل پر پہنچ گئی اور مادام، جیمز اور رچرڈ لانچ سے اتر آئے ـــــ وہاں موجود چیف باس کے آدمیوں نے ان کے ہتھیار انہیں واپس کئے اور وہ اپنی کار میں سوار ہو گئے۔ جیمز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے موڑ کر واپس چل دیا۔ تھوڑی ہی دور وہ آگے بڑھے تھے کہ انہیں اپنے ساتھیوں کی دو کاریں ایک طرف کھڑی نظر آئیں ـــــ یہ وہ لوگ تھے جن کے ذمہ نگرانی کا کام تھا۔ ان میں سے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مادام کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا بات ہے ہمینڈ"۔ ـــــ مادام نے کار سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ـــــ ہم نے ایک مشکوک کار کو چیک کیا تھا۔ اس میں دو آدمی تھے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہم نے دوبارہ جا کر چیکنگ کی تو وہ کار

واپس جا چکی تھی ۔۔۔۔۔۔ ہمینڈ نے کہا ۔

" تو پھر میں کیا کروں ۔ اس کا مطلب ہے وہ لوگ مشکوک نہ ہوں گے "

مادام نے جو پہلے ہی جھلائی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔ ہمینڈ پر ہی الٹ پڑی ۔

" مادام ۔۔۔۔۔۔ یہاں تک تو واقعی کوئی ایسی بات نہیں تھی ۔ لیکن میں نے مزید چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان دونوں کے پیروں کے نشانات تھوڑی ہی دور گئے تھے اور پھر وہ واپس لوٹ پڑے ۔۔۔۔۔۔ مجھے یوں لگا جیسے انہوں نے صرف ہم سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ حرکت کی تھی ۔ چنانچہ میں نے مزید چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ ان کی کار گھاٹ پر موجود ہے ۔۔۔۔۔۔ وہاں انکوائری پر معلوم ہوا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور تینوں نے بھاری رقم دے کر ایک لانچ کرایہ پر لی ہے جس میں غوطہ خوری کا سامان بھی موجود ہے اور وہ لانچ لے کر سمندر کے اس حصے کی طرف گئے ہیں جدھر جہاز موجود ہے ۔۔۔۔۔۔ اور سب سے اہم بات جو لانچ کے مالک نے بتائی ہے ۔ کہ جب رقم دینے کے لئے ان میں سے ایک آدمی نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب سے رقم کے ساتھ ساتھ ایک ٹکٹ بھی نکلا تھا ۔ یہ ٹکٹ ہوائی جہاز کا تھا ۔۔۔۔۔۔ اور یہ پاکیشیا سے سارا کی سٹی کے لئے جاری کیا گیا تھا " ۔۔۔۔۔۔ ہمینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" پاکیشیا سے جاری کیا گیا تھا ۔ اوہ ۔۔۔۔۔۔ پھر تو معاملہ کچھ واضح ہو جاتا ہے ۔ یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں اگر یہ پرنس کے ساتھی ہیں تو پھر انہیں پاکیشیا کی بجائے کافرستان سے آنا چاہئیے تھا ۔۔۔۔۔۔ کیونکہ پرنس کافرستان میں رہتا ہے ۔ پاکیشیا میں تو علی عمران ہی رہتا ہے ۔ اور اگر یہ پرنس کے ساتھی نہیں ہیں تو پھر ان لوگوں کا ہوٹل سے یہاں ہمارا تعاقب کرنا ۔ اور پھر غوطہ خوری کا سامان لے کر جہاز کی طرف جانا ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا "

مادام نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر سوچ کی گہری لکیریں پھیلی ہوئی تھیں ۔

" مجھے تو یقین ہے مادام ۔۔۔۔۔۔ کہ یہ لوگ پرنس کے ساتھی ہیں "

ہمینڈ نے جواب دیا ۔

" اگر تمہیں یقین ہے تو پھر پرنس ہی علی عمران ہے ۔ لیکن مجھے اس کا ثبوت چاہیئے ۔ حتمی ثبوت " ۔۔۔۔۔۔ مادام نے غصے سے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے کہا ۔

" اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم لانچ لے کر ان کے پیچھے جائیں اور پھر انہیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا جائے مجھے یقین ہے کہ اصل صورت حال سامنے آ جائے گی " ۔۔۔۔۔۔ جیمز نے فوراً تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔۔ آؤ گھاٹ پر ہماری لانچیں تو موجود ہی ہوں گی "

مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا ۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی ایسا ثبوت مل جائے ۔ جس سے وہ ٹوپازکے چیف باس کو یقین دلا سکے کہ وہ سچی تھی ۔ چنانچہ مادام تیزی سے واپس کار میں بیٹھی ۔۔۔۔۔۔ اور پھر جیمز نے انتہائی تیز رفتاری سے کار گھاٹ کی طرف بھگانی شروع کر دی ۔ ہمینڈ اور اس کے ساتھیوں کی دوسری کار بھی ان کے پیچھے تھی ۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے ۔۔۔۔۔۔ یہاں ان کی تنظیم کی دو لانچیں موجود تھیں ۔ لیکن وہ سب ایک ہی لانچ میں سوار ہو گئے اور جیمز نے ہی لانچ کی ڈرائیونگ بھی سنبھال لی ۔ جب کہ مادام نے لانچ میں موجود طاقت ور دوربین سنبھالی اور اس نے جہاز کو دیکھنا شروع کر دیا ۔۔۔۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس

کی نظریں جہاز سے تھوڑی دور موجود ایک لانچ پر پڑ گئیں۔ جس پر دو مرد اور ایک عورت غوطہ خوری کا لباس پہنے عرشے پر بیٹھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"لانچ یہیں روک دو" ــــــ مادام نے جیمز سے کہا اور جیمز نے لانچ روک لی۔

"ہیمنڈ ــــ دیکھو ــــ کیا یہ وہی لوگ ہیں" ــــ مادام نے دُوربین ہیمنڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ہیمنڈ نے دُوربین لے کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"بالکل مادام ــــ یہ دونوں آدمی وہی ہیں" ــــ ہیمنڈ نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"جیمز ــــ میرا خیال ہے ہم یہاں ان پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ ہر طرف مختلف لانچیں موجود ہیں۔ ہمیں ان کی چیکنگ کا کوئی اور طریقہ سوچنا چاہیئے۔ جس سے بغیر تشدد کے فوری طور پر اصل بات کا پتہ لگ جائے" ــ مادام نے کہا۔

"ایک طریقہ اور بھی ہو سکتا ہے کہ میں غوطہ خوری کے ذریعے ان کی لانچ کے نیچے جا کر مائیک بٹن لگا دوں ــــ اس طرح ہم یہاں بیٹھے ان کی باتیں سن سکتے ہیں ہو سکتا ہے ان کی آپس کی بات چیت میں کوئی کلیو مل جائے" ــــ جیمز نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ــــ یہ ٹھیک ہے۔ انہیں چوں کہ گفتگو کے سننے جانے کا خیال تک نہ ہو گا۔ اس لئے وہ آزادانہ گفتگو کر رہے ہوں گے" ــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیمز مادام کے رضامند ہوتے ہی سٹیئرنگ چھوڑ کر تیزی سے لانچ کے نچلے کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں غوطہ خوری کے سامان کے ساتھ ساتھ اس قسم کا سائنسی سامان موجود تھا ــــ چند ہی لمحوں بعد وہ غوطہ خوری کا لباس پہنے اوپر عرشے پر آیا۔ اس نے مائیک کیچر مادام کے ہاتھ میں تھما دیا اور پھر تیزی سے سمندر میں کود گیا ظاہر ہے مائیک بٹن اس کے پاس ہی ہو گا ــــ تھوڑی دیر بعد مائیک کیچر میں ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور مادام چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ کیوں کہ یہ آوازیں بتا رہی تھیں کہ جیمز مائیک بٹن کو لانچ کے پیندے میں نصب کرنے میں مصروف ہے ــــ اور پھر ایک ہلکی سی کھڑک کی آواز سنائی دی اور مائیک کیچر پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ یہ بلب سرخ رنگ کا تھا چند لمحے جلنے بجھنے کے بعد بلب کا رنگ اچانک سبز ہو گیا اور مادام چونک پڑی ــــ کیوں کہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ مائیک بٹن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس مائیک بٹن میں آواز کیچ کرنے والا ایک جدید ترین آلہ نصب تھا ــــ اس آلے میں یہ خوبی تھی کہ پانی میں رہنے کے باوجود یہ اپنے ارد گرد سو گز تک کے فاصلے کی مدھم سے مدھم آواز بھی کیچ کر کے دس فرلانگ تک پہنچا سکتا تھا۔ اور اس کی آوازیں مائیک کیچر سے آسانی سے دس فرلانگ دور سے سنی جا سکتی تھیں ــــ مادام بریڈی کا گروپ چوں کہ جاسوسی کے کام کرتا رہتا تھا۔ اس لئے اس قسم کے آلات اکثر ان کے استعمال میں رہتے تھے۔ اور گھاٹ پر یہ لانچ بھی اسی مقصد کے لئے ہر وقت کھڑی رہتی تھی۔ کہ بوقت ضرورت وہ سمندر میں اس لانچ کو آسانی سے استعمال کر سکیں ــــ اور اب یہ لانچ اور یہ آلات بروقت کام آ رہے تھے۔

"ٹوپاز جیسی بدقسمت تنظیم بھی شاید ہی کوئی ہوگی" ــــــ اچانک ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کیوں ــــ کیا ہوا ٹوپاز کو" ــــــ دوسری مردانہ آواز نے چونک کر کہا۔

"اب دیکھو نا ــــ نہ ہینگ لگی اور نہ پھٹکڑی ــــ اور عمران ٹوپاز کی لیبارٹری تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا" ــــــ اسی نسوانی آواز نے جواب دیا۔

"اس میں ٹوپاز کی بدقسمتی سے زیادہ عمران کی خداداد عقل کا زیادہ دخل ہے۔ اس نے چکر ہی ایسا چلایا ہے کہ نہ صرف مادام بریڈی اس کے چکر میں آ گئی بلکہ ٹوپاز بھی لالچ میں پھنس گئی ــــ بھلا کھربوں ڈالر کا سودا کون چھوڑ سکتا ہے" ــــــ مردانہ آواز نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے ٹوپاز کے چیف باس کی عقل پر حیرت ہو رہی ہے۔ کہ اس نے چیکنگ کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور آنکھیں بند کر کے ہر بات پر یقین کر لیا" ــــــ نسوانی آواز نے کہا۔

"ایسی بات نہیں جولیا ــــــ دراصل عمران ہر پہلو کو سامنے رکھتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ میک اپ ہی چیک کر سکتے ہیں۔ اور تمہیں معلوم ہے۔ کہ وہ ایسا میک اپ کرتا ہے جو دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے نہیں دھلتا۔ اور پھر ہو سکتا ہے اس نے کوئی اور ثبوت بھی پہلے سے تیار کر رکھے ہوں" مردانہ آواز نے جواب دیا۔

"اگر یہ عمران واقعی جاسوسی چھوڑ کر باقاعدہ سائنسی ایجادات میں سنجیدہ ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا بھر کے سائنسدان مل کر بھی اس سے اچھی ایجادات نہ کر سکیں گے۔ اب بھلا دیکھو کسے خیال آ سکتا ہے کہ جو میک اپ دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا وہ صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے" ــــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اتنی بڑی لیبارٹری عمران اکیلا کیسے تباہ کرے گا" ــــــ ایک اور آواز نے کہا۔

"وہ شیطان ہے۔ انسان نہیں۔ اس نے اس کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا ہوگا" ــــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان سب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

اور مادام نے اتنا سننے کے بعد مائیک کیچر کو اسی لمحے کشتی پر چڑھ آنے والے جمبز کی طرف پھینکا اور پھر تیزی سے پچھلے کمرے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا ــــــ اس کا خیال درست نکلا تھا۔ کمرے میں پہنچتے ہی وہ کشتی میں نصب بڑے سے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکی۔ اور اس نے تیزی سے چیف باس کی مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے تیز لہجے میں چیف باس کو پکارنا شروع کر دیا۔

"یس ــــ چیف باس سپیکنگ اوور" ــــــ چند لمحوں بعد چیف باس کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مادام بریڈی سپیکنگ ــــ باس ــــ وہ پرنس کہاں ہے اوور" ــــ مادام کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

"کیوں ــــ کیا ہوا اوور" ــــــ چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جلدی بتاؤ ــــــ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ایک ایک لمحہ

قیمتی ہے اوور "۔۔۔۔ مادام نے چیختے ہوئے پوچھا۔

" وہ جہاز میں ہی ہے۔ اب میں اُسے لیبارٹری میں لے جانے والا ہوں۔ تاکہ اُسے لیبارٹری دکھا کر اس سے سودا مکمل کیا جا سکے۔ مگر بات کیا ہے اوور "۔۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

" اُسے لیبارٹری میں مت جانے دینا۔ کسی قیمت پر بھی نہیں۔ اُسے وہیں روکو۔ وہ پرنس آف ڈھمپ نہیں۔ علی عمران ہے۔ میں نے ثبوت حاصل کر لیا ہے۔۔۔۔ میں جہاز پر آرہی ہوں اوور "۔۔۔۔ مادام نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

" اوہ۔۔۔۔ دیکھو مادام۔۔۔۔ وہ ہماری تنظیم کے لئے بہت بڑا گاہک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا خیال پھر غلط نکلے اور وہ غصے میں آکر سودا ہی کینسل کر دے اوور "۔۔۔۔ چیف باس نے کہا اُسے شاید مادام کی بات پر یقین نہ آرہا تھا۔

" بکو۔۔۔۔ حماقت مت کرو۔ وہ علی عمران ہے۔ اور تمہاری لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن رکھتا ہے۔ میں جہاز پر پہنچتے ہی تمہیں حتمی ثبوت دیتی ہوں۔ میرے آنے تک اُسے روکو۔۔۔۔ اول تو اُسے کسی بات پر شبہ نہ ہونے دو۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے وہ نکل بھاگے۔ اور اگر اسے شبہ ہو جائے تو بے شک اُسے گولی مار دینا۔ ثبوت میرے ذمہ رہا اوور " مادام نے کہا۔

" اگر یہ بات ہے تو تم فوراً آجاؤ۔ میں اُسے روکوں گا اوور "

چیف باس نے کہا اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی باہر آگئی۔

" جلدی کرو جیمز۔۔۔۔ لانچ کو جہاز کی طرف لے چلو۔۔۔۔ جلدی "

مادام نے جیمز سے کہا جو مائیک کیچر پکڑے دوسری طرف سے ہونے والی گفتگو سننے میں مصروف تھا۔

" ہمارا مقصد حل ہو گیا مادام۔۔۔۔ میں نے بھی گفتگو سنی ہے۔ وہ پرنس نہیں عمران ہے "۔۔۔۔ جیمز نے مائیک کیچر دوبارہ مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو ثبوت بھی مل گیا ہے۔ جلدی کرو "۔۔۔۔ مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور جیمز نے سٹیرنگ سنبھالا اور دوسرے لمحے لانچ ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے تقریباً اڑتی ہوئی جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

چیف باس کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اور وہ چیف باس کی بھیجی ہوئی چائے بھی پی بیٹھے تھے۔ لیکن چیف باس واپس نہ لوٹا تھا عمران نے کلائی پہ بندھی ہوئی گھڑی دیکھی ـــــ تو اس کے اندازے کے مطابق چیف باس کو گئے ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا۔ جوزف بھی عمران کی کال کے بعد اندر آکر بیٹھ چکا تھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اب چیف باس کو خود ہی تلاش کرنا پڑے گا" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ـــــ لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اور جوانا اس کی بات کا جواب دیتے۔ اچانک چیف باس دروازے پہ نمودار ہوا۔

"مجھے افسوس ہے پرنس ـــــ کہ آپ کو اتنا زیادہ انتظار کرنا پڑا۔ تقریباً تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ بس چند لمحوں کی دیر رہتی ہے" چیف باس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑے نرم اور بااخلاق لہجے

میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ـــــ اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری دیکھنے میں میرا وقت ضائع ہو گا۔ بہرحال جہاں اتنی دیر ہو گئی ہے وہاں کچھ دیر اور سہی" عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پہ بیٹھ گیا۔ چیف باس نے عمران کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا اور خاموش رہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ایک مسلح آدمی دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"باس ـــــ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں" ـــــ اس مسلح آدمی نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تشریف لائیے" ـــــ چیف باس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی یہیں رہیں گے" ـــــ عمران نے جوزف اور جوانا کے متعلق پوچھا۔

"نہیں ـــــ ان کے لئے علیحدہ کمروں کا انتظام ہے۔ یہ وہاں آرام کریں" ـــــ چیف باس نے کہا اور پھر اس نے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس کے باڈی گارڈز کو ان کے کمروں میں لے جایا جائے اور ان کی ہر طرح سے خدمت اور دیکھ بھال کی جائے ـــــ آیئے پرنس"

"آیئے جناب" ـــــ مسلح آدمی نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے اشارے پر وہ دونوں اس مسلح آدمی کے ساتھ دائیں طرف کی راہداری میں چلے گئے۔

"آیئے پرنس ـــــ بے فکر رہیں آپ کے باڈی گارڈ بالکل آرام سے

رہیں گے "۔۔۔۔۔ چیف باس نے کہا اور پھر وہ عمران کو ہمراہ لئے باہر کی طرف کی راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کے باہر سٹین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں موجود تھے۔ انہوں نے چیف باس کو دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔ اور پھر عمران چیف باس سمیت کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کمرہ کسی آفس کے طور پر سجا ہوا تھا۔

"اس کرسی پر تشریف رکھیے ۔۔۔۔ یہ سالم کمرہ ہی لیبارٹری میں پہنچ جائے گا "۔۔۔۔ چیف باس نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی سنبھالتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

جیسے ہی عمران کرسی پر بیٹھا اچانک دائیں طرف کی دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا ۔۔۔۔ کیوں کہ اس دروازے سے مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ عمران نے شاید بے اختیار کرسی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ۔۔۔۔ کیوں کہ جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی کرسی کی پشت کی ایک سائیڈ سے لوہے کے راڈ نکل کر عمران کے جسم کے گرد گھومتے ہوئے دوسری سائیڈ میں غائب ہو گئے ۔۔۔۔ اور عمران کرسی کی پشت سے جکڑا گیا۔ یہی حال کرسی کے بازوؤں کا بھی ہوا۔ اور اس طرح پلک جھپکنے میں عمران کرسی پر بے بس ہو کر رہ گیا۔

"یہ کیا حرکت ہے "۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیف باس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں پرنس ۔۔۔۔ میں آپ کو لیبارٹری میں لے جانے کے تمام انتظامات مکمل کر چکا تھا کہ مادام بریڈی نے ٹرانسمیٹر پر مجھے کہا کہ اس نے اس بات کا حتمی ثبوت حاصل کر لیا ہے ۔۔۔۔ کہ آپ اصلی پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ علی عمران ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا "۔۔۔۔ چیف باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔۔ ہم نے اب تک آپ کا بے حد لحاظ کیا ہے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی معمولی حیثیت کا آدمی ہے جسے آپ کھلونے کی طرح استعمال کرتی رہیں۔ ہم آپ سے اپنی توہین کا عبرتناک انتقام لیں گے "۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب یہ اداکاری چھوڑ دو علی عمران صاحب ۔۔۔۔ میں تسلیم کرتی ہوں کہ تم بے حد چالاک عیار اور ذہین آدمی ہو۔ لیکن میری بھی ساری عمر جاسوسی میں ہی گزری ہے۔ مجھے شکست دینا بچوں کا کھیل نہیں ہے "۔ مادام نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"مادام ۔۔۔۔ آپ وہ ثبوت دیں "۔۔۔۔ چیف باس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران کی اصل شکل کو پہچانتے ہو "۔۔۔۔ مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔۔ میں نے اس کی فائل میں اس کا فوٹو دیکھا ہے "۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"تو پھر پانی کی بالٹی منگواؤ سادہ پانی کی ـــــ ابھی علی عمران تمہارے سامنے ہوگا" ـــــ مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ وہ سادہ پانی کا سنتے ہی سمجھ گیا کہ مادام کو کہیں سے اس میک اپ کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ لیکن اتنی جلدی اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا ـــــ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"سادہ پانی ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو" ـــــ چیف باس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوتھم ـــــ یہ شخص بے حد چالاک ہے۔ اس نے ایسا میک اپ کیا ہوا ہے۔ جو دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا۔ اور صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اگر واقعی ایسا ہے تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے" چیف باس نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"پانی منگوانے کی ضرورت نہیں ـــــ مجھے تسلیم ہے کہ میں علی عمران ہوں۔ لیکن مادام ـــــ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ ـــــ تم علی عمران ہو ـــــ تم تسلیم کر رہے ہو" چیف باس بوکھلاہٹ اور غصے کی شدت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو بوتھم ـــــ اس کے تین ساتھی دو مرد اور ایک عورت یہاں سے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ انہوں نے غوطہ خوری کا لباس پہنا ہوا ہے۔ انہیں پکڑ لو ـــــ وہ تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ میں نے ان کی کشتی کے نیچے مائیک بٹن لگا کر ان کی باتیں دور سے ٹرانسمیٹر پر سنی تھیں ـــــ جن سے مجھے اس نسخے کا بھی علم ہوا۔ اور اس بات کا بھی کہ یہ علی عمران ہے" ـــــ مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا اور چیف باس نے تیزی سے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی تین دیواریں تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئیں ـــــ اور ہر طرف سے چار سٹین گن بردار مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ مادام ـــــ تمہارا بے حد شکریہ ـــــ اگر یہ شخص لیبارٹری میں پہنچ جاتا تو نجانے ہمارا کیا انجام ہوتا۔ اس کے ساتھیوں کو میں بعد میں پکڑوں گا پہلے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کی فوری موت بے حد ضروری ہے" ـــــ بوتھم نے کہا اور پھر مادام کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا۔ مادام اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس طرف ہٹتی چلی گئی جدھر چیف باس خود موجود تھا۔

عمران کرسی پر بُری طرح جکڑا ہوا تھا۔ اور اس کے وہاں سے فوری طور پر آزاد ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ ادھر بارہ سٹین گن بردار تینوں اطراف سے اُسے نشانہ بنائے گولیاں چلانے کے لئے تیار تھے۔

"ٹھہرو ـــــ پہلے میری ایک بات سن لو" ـــــ عمران نے وقت حاصل کرنے کے لئے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ـــــ اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ـــــ بوتھم نے چیخ کر اپنے مسلح ساتھیوں سے کہا۔ اور

ان کی انگلیاں تیزی سے ٹریگر پر جم گئیں۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں ظاہر ہے اب موت کے سوا اور کوئی چارہ ہی باقی نہ رہا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔

ہنری جیمز اور جمیسن ہیلی کاپٹر میں بیٹھے جہاز کے کمرے میں ہونے والی تمام گفتگو سنتے رہے ——— اور سکرین پر ان سب کو دیکھتے بھی رہے۔ اور جب مادام برینڈی ناکام ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکل گئی تو ہنری جیمز نے ایک طویل سانس لیا ——— واقعی پرنس نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ اصلی پرنس ہے۔ اس کے بعد وہ چیف باس اور پرنس کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے ——— اُسے اشتیاق تھا کہ کاش کسی طرح لیبارٹری کا پتہ چل جائے۔ اب ٹوپاز کے چیف باس کی شخصیت راز میں نہ رہی تھی کیونکہ مادام برینڈی کے جاتے ہی چیف باس نے نقاب اتار دیا تھا ——— اور اُس کی شکل دیکھتے ہی ہنری جیمز اُسے پہچان گیا تھا کہ وہ بوتھم ہے۔ بوتھم اینڈ کمپنی کا مالک ——— اس کے برف کی طرح سفید بال اور کالی داڑھی اُسے لاکھوں میں نمایاں کر دیتی تھی۔ اور بوتھم کی اکثر تقریبات میں کھینچے ہوئے فوٹو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ وہ بلیو ٹھیکیدار بہت بڑی سماجی حیثیت کا مالک تھا۔ لیکن اب مسئلہ صرف لیبارٹری کا رہ گیا تھا ——— چنانچہ وہ کان لگائے ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا۔ اور پھر ان دونوں کی گفتگو میں ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جب بوتھم نے پرنس کو بتایا کہ لیبارٹری زیر آب جزیرہ میں ہے ——— اور اس کا راستہ اسی جہاز میں سے جاتا ہے۔ ان کی مہم کامیاب ہو چکی تھی۔ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی سامنے تھے۔ اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل گیا تھا۔ اب نہ صرف لیبارٹری پہ کوسٹ گارڈز کی مدد سے قبضہ کیا جا سکتا تھا ——— بلکہ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی پکڑے جا سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے ان کے قابو میں آنے کے بعد ان کا ہر اڈہ اور ہر آدمی بھی سامنے آ جاتا۔ چنانچہ جب چیف باس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو ایک کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تو ہنری جیمز نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کرنل ہالینڈ کو کال کرنے لگا۔

"یس کرنل ہالینڈ سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ——— میں ہنری جیمز بول رہا ہوں ——— ایک عظیم خوشخبری سنیئے۔ نہ صرف ٹوپاز کے چیف باس کا پتہ چل گیا ہے۔ ——— بلکہ یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایکس وائی کی لیبارٹری کہاں ہے اوور" ہنری جیمز نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ ——— تفصیلات بتاؤ اوور"

دوسری طرف سے کرنل کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہنری جیمز نے

پرنس اور لوبقم کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے سنا دی۔

"گڈ شو ــــ ویری گڈ شو ــــ تم لوگ فوراً ہیلی کاپٹر لے کر میرے پاس آجاؤ۔ میں اس دوران دوبارہ کوسٹ گارڈز کے چھاپے کا انتظام کرتا ہوں ــــ ہمیں فوراً چھاپہ مارنا چاہیئے۔ تاکہ انہیں رنگے ہاتھوں پکڑا جا سکے اوور" ــــ کرنل ہالینڈ نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ــــ ہم لوگ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اب ان کی مزید گفتگو سننے کی ضرورت نہیں ہے اوور" ــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ــــ جو ہم چاہتے تھے اس کا پتہ چل گیا ہے۔ تم فوراً میرے پاس پہنچو اوور" ــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"او کے باس ــــ اوور اینڈ آل" ــــ ہنری جیمز نے کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اُس نے جیمسن کو واپس چلنے کے لئے کہا۔ اور جیمسن نے ہیلی کاپٹر کو متحرک کرنے والی مشینری آن کی اور پھر وہ ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑ کر شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ ہنری جیمز کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔ انہوں نے واقعی ایک عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے دیا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں یہ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اتنی بڑی تنظیم کی گرفتاری اور لیبارٹری پر قبضے کی تصویریں جب اخبارات میں آئیں گی اور اس کے ساتھ اس کا نام بھی آئے گا ــــ اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس چھاپے کی تصویری ریل چلے گی۔ پوری دنیا اُسے اس کے اس عظیم کارنامے پر خراج تحسین ادا کرے گی اور وہ نہ صرف ہیرو بن جائے گا۔ بلکہ نارکوٹک ایجنسی کا اعلیٰ عہدہ بھی اس کے قدموں میں ہو گا۔ وہ بیٹھا یہی سوچتا رہا اور جیمسن ہیلی کاپٹر اڑاتے تیزی سے کرنل ہالینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جوزف اور جوانا دونوں کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا۔ جس کے درمیان میں صرف دو کرسیاں موجود تھیں ــــ باقی کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے بالکل فارغ تھا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھ کر انتظار کر سکتے ہیں" ــــ انہیں لے آنے والے مسلح آدمی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور جوزف اور جوانا کو مجبوراً ان کرسیوں پر بیٹھنا پڑا۔ انہیں لے آنے والا آدمی دروازے کے قریب کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی یہ دونوں ان کرسیوں پر بیٹھے ــــ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے دہلیز کی ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بُری طرح چونک پڑے کیوں کہ اس آدمی کی دہلیز پر پیر مارتے ہی دونوں کرسیاں تیزی سے زمین میں دھنستی

چلی گئیں۔ اور جب تک جوزف اور جوانا سنبھلتے کرسیاں ان کی ٹانگو[ں]
سمیت زمین میں دھنس گئیں ـــــــ لیکن اس کے بعد ان کا مزید دھ[نسنا]
رک گیا۔ اب صورت حال کچھ ایسی بن گئی تھی۔ کہ ان کا اوپری دھڑ تو
سطح کے اوپر تھا لیکن نچلا دھڑ کرسی کی ٹانگوں سمیت فرش میں پھنسا ہوا تھا
اور وہ اپنے جسم کے اوپری حصے کو ہی حرکت دے سکتے تھے۔

"یہ کیا بدمعاشی ہے" ـــــــ جوزف اور جوانا دونوں نے بیک وقت
دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ چیف باس کا آرڈر ہے۔ تمہارا باس مشکوک ہے۔ اُسے چیک
کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ درست نکلا تو تمہیں بھی رہائی مل جائے گی۔ ورنہ اس
کی موت کے بعد تمہیں بھی اسی طرح زندہ دفن کر دیا جائے گا جس طرح
اب آدھا دفن کیا گیا ہے" ـــــــ مسلح آدمی نے بڑے کرخت لہجے
میں جواب دیا۔

"مگر اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ سب بات تو واضح ہو گئی ہے"
جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں سب بات تو واضح ہو گئی تھی لیکن اچانک مادام بریڈی کی کال آئی
ہے کہ اس نے کوئی یقینی ثبوت حاصل کر لیا ہے کہ تمہارا باس اصلی نہیں ہے۔
چنانچہ اب چیف باس اُسے لے گیا ہے ـــــــ تاکہ مادام بریڈی وہ
ثبوت دے سکے۔ اور باس کا کہنا ہے کہ جیسے ہی اُسے ثبوت ملا وہ تمہارے
باس کو قتل کرنے کے لئے ایک لمحے بھی دیر نہ کرے گا" ـــــــ اس
آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا وہ شاید یہ سب باتیں اس لئے بتا رہا تھا۔
کہ اُسے یقین تھا کہ اب یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

"پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارا باس سو فی صد اصلی ہے۔ لیکن
بھائی کم از کم یہ خالی ریوالور تو ہولسٹروں سے نکال لو۔ یہ ہمیں بُری طرح چبھ
رہے ہیں" ـــــــ جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ ان کے جسموں کے
ساتھ ہولسٹر بھی زمین میں دفن ہو گئے تھے اور صرف ریوالور کے دستے ہی
باہر تھے۔

"خالی ریوالور ـــــــ ہاں مجھے یاد ہے۔ اس کی گولیاں تو ساحل پر ہی
نکال لی گئی تھیں۔ اچھا ٹھیک ہے میں کرسیاں تھوڑی سی اونچی کرتا ہوں۔
جب ہولسٹر باہر آ جائیں تو تم یہ ریوالور نکال کر باہر پھینک دینا"
اس آدمی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی مہربانی بھائی ـــــــ تمہارا یہ احسان ہو گا" ـــــــ جوزف نے
بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے دوبارہ
دہلیز کی اس مخصوص جگہ پہ ہلکا سا پیر رکھا تو دونوں کرسیاں ذرا سی اونچی
ہو گئیں ـــــــ لیکن ابھی ہولسٹر پوری طرح باہر نہ آئے تھے۔

"تھوڑا سا اور اونچا کر دو" ـــــــ جوزف نے کہا اور اس آدمی نے
ایک بار پھر دہلیز کے اس مخصوص حصے کو دبایا اور کرسیاں ایک جھٹکا کھا
کر اونچی ہو گئیں۔ اور ان دونوں کی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین سے باہر آ گئیں۔
اب ان کے ہولسٹر پوری طرح باہر آ گئے تھے ـــــــ جوزف نے پھرتی سے
ریوالور باہر نکالا۔ تو وہ آدمی بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم
تھا کہ ریوالور خالی ہیں۔ مگر دوسرے لمحے جوزف نے ٹریگر دبا دیا ـــــــ اور
ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سائیلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ٹھیک اس
آدمی کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اور وہ چیخ مار کر دوہرا ہوا۔ اور عین دہلیز

پراس جگہ گرا جہاں اس نے دبا کر کرسیاں اونچی کی تھیں۔ اس کا جسم جیسے ہی اس حصے پر گرا کرسیاں ایک زوردار جھٹکے سے پوری طرح باہر آگئیں اور وہ دونوں اچھل کر آگے بڑھ گئے ـــــــ وہ آدمی وہیں دہلیز پر ہی پڑا پھڑک رہا تھا۔

"آؤ جوانا" ـــــــ جوزف نے کہا اور وہ دونوں اُس کو پھلانگتے ہوئے باہر راہداری میں آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر بڑھتے چلے گئے۔ جدھر سے انہیں لایا گیا تھا ـــــــ جوزف نے وہ سائیڈ دیکھ لی تھی۔ جدھر عمران کو چیف باس کو لے گیا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں کئی مسلح افراد انہیں نظر آئے لیکن کسی نے کوئی تعرض نہ کیا ـــــــ کیوں کہ انہیں شاید ان کے متعلق کوئی واضح ہدایت نہ کی گئی تھی۔ اور پھر وہ بائیں طرف والی راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ـــــــ جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ لیکن ان کی توجہ کمرے کے اندر کی طرف تھی۔ کیوں کہ کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ـــــــ جوزف جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوا اس نے اپنے قدم احتیاط سے اٹھانے شروع کر دیئے۔ اور پھر وہ بلی کی طرح دبے قدموں چلتے ہوئے ان دونوں آدمیوں کے سروں پر پہنچ گئے ـــــــ جوزف نے جوانا کو آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بھوکے بھیڑیوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔ ان دونوں نے سب سے پہلے ان دونوں کے منہ پر ہاتھ رکھے تھے پھر وہ انہیں گھسیٹتے ہوئے دیواروں کے ساتھ لگتے چلے گئے ـــــــ دوسرے لمحے ان دونوں نے ہی بیک وقت اپنے بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہلکی سی کڑک کی آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ اور ان کے جسم ان کے بازوؤں میں ڈھیلے پڑتے چلے گئے ـــــــ ان دونوں نے بڑی احتیاط سے انہیں زمین پر لٹا دیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے سے پہلے وہ ان کی بغلوں سے لٹکی ہوئی سٹین گنیں نکال چکے تھے۔ دروازے کے قریب جا کر وہ رک گئے ـــــــ کمرے کا منظر عجیب تھا۔ عمران سامنے ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے تینوں اطراف میں چار چار سٹین گنوں سے مسلح افراد اُسے نشانہ بنائے کھڑے تھے ـــــــ دروازے کی طرف پشت کئے چیف باس مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی کھڑے تھے۔

"ٹھہرو ـــــــ پہلے میری ایک بات سن لو" ـــــــ اچانک عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ـــــــ اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ـــــــ چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں کی انگلیاں سٹین گنوں کے ٹریگروں پر جمتی چلی گئیں۔ مگر ادھر جوزف اور جوانا دونوں سٹین گنیں سنبھالے تیار کھڑے تھے ـــــــ اس لئے اس سے پہلے کہ بوتھم کا فقرہ مکمل ہوتا۔ ان دونوں نے دروازے میں سے ہی سٹین گنوں کا رخ ان بارہ افراد کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیئے۔ اور کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا ـــــــ ان بارہ افراد کو ٹریگر دبانے کا موقع ہی نہ ملا۔ اور وہ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرتے چلے گئے۔ جوزف کی سٹین گن نے ایک ہی باڑ میں دو اطراف کو صاف کر دیا تھا ـــــــ جب کہ جوانا نے تیسری طرف کا صفایا کر دیا تھا۔

"خبردار ــــــ اگر کسی نے حرکت کی" ــــــ جوزف نے اچھل کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور چیف باس، مادام بریڈی اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں اندر آتا دیکھتے رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں ہی یہ پچوئیشن نہ آئی تھی۔

"باکس کو کھولو ــــــ جلدی کرو" ــــــ جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم ــــــ تم کہاں سے آ گئے" ــــــ چیف باس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ حیرت تھی۔

"میں کہتا ہوں باکس کو کھولو ــــــ ورنہ ڈھیر کر دوں گا ــــــ جلدی کرو" ــــــ جوزف نے پوری قوت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے جوانا نے ٹریگر دبا دیا۔ اور مادام بریڈی کے دونوں ساتھی اچھل کر دیوار کے ساتھ جا گرے ــــــ وہ شاید جیبوں سے ریوالور نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور یہی لمحہ جوزف اور جوانا دونوں کے لئے ہی خطرناک ثابت ہوا۔ کیوں کہ اچانک فائرنگ کی وجہ سے جوزف کی نظریں چیف باس سے ایک لمحے کے لئے ہٹ گئی تھیں ــــــ اور دوسرے لمحے زمین کا وہ حصہ جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ تیزی سے نیچے دھنستا چلا گیا۔ مگر وہ دونوں ہی انتہائی پھرتیلے نکلے ــــــ جیسے ہی انہیں احساس ہوا۔ کہ وہ زمین دھنسنے لگی انہوں نے چھلانگیں لگا دیں۔ اور اس طرح وہ خود تو نیچے گرنے سے بچ گئے۔ لیکن اس کوشش میں وہ دونوں ہی منہ کے بل سامنے زمین پہ جا گرے ــــــ اور مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گریں۔

"خبردار ــــــ اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" ــــــ اچانک چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھوں میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ مگر جوزف شاید اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی ــــــ اور دوسرے لمحے ہولسٹر میں موجود ریوالور اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اس نے لیٹے لیٹے فائر کر دیا۔ اور چیف باس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

مادام بریڈی نے اچھل کر دروازے کی طرف جانا چاہا مگر جوزف اور جوانا دونوں نے ہی فرش سے چھلانگیں لگا دیں ــــــ اور دوسرے لمحے جوانا نے مادام کو بازوؤں میں پکڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار جھٹکا دیا اور مادام چیختی ہوئی سامنے والی اکلوتی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی ــــــ جب کہ جوزف نے چیف باس کو اپنے بازوؤں میں جکڑنے کی کوشش کی مگر چیف باس بے حد پھرتیلا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے جسم کو دائیں طرف مروڑ دیا اور جوزف کی گرفت سے چکنی مچھلی کی طرح نکلتا چلا گیا ــــــ اور جوزف ہاتھوں کے بل ایک بار پھر زمین پر گرا۔ مگر جوزف نے ہاتھ زمین پر لگتے ہی الٹی قلابازی لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں دائرے کی صورت میں چکر کاٹتی ہوئیں چیف باس کے منہ پر پڑیں اور وہ چیخ مار کر دیوار کے ساتھ جا گرا ــــــ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوزف نے اُسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا۔

ادھر مادام دیوار کے ساتھ ٹکراتے ہی کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس نے اٹھتے ہوئے جوانا کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی۔ لیکن شاید اُسے جوانا کی طاقت، چستی اور پھرتی کا صحیح اندازہ نہ تھا ــــــ اس کی بھرپور فلائنگ کک جوانا کے سینے پر پڑی۔ لیکن جوانا ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔

اور ساتھ ہی مادام ہی فلائنگ کک لگا کر سر کے بل جھٹکا کھا کر نیچے گری اور جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے مادام پر یڈی کی گردن پر پڑی ۔۔۔۔ دوسرے لمحے مادام کے حلق سے آدھی چیخ ہی نکل سکی ۔ اور اس کی گردن ٹوٹتی چلی گئی اور وہ زمین پر ایک لمحے کے لیے یوں تڑپی جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے ۔۔۔۔ دوسرے لمحے وہ ساکت ہوتی چلی گئی ۔

"جلدی بتاؤ کون سا بٹن ہے"۔۔۔۔ جوزف نے پوری قوت سے چیف باس کی گردن کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا ۔

"وہ ۔۔۔۔ وہ ۔۔۔۔ سس ۔۔۔۔ سرخ "۔۔۔۔ چیف باس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور جوزف کی بجائے جوانا نے اچھل کر میز کے کنارے پر لگا ہوا سرخ بٹن دبا دیا ۔

سرخ بٹن دبتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا ۔ اور نہ صرف عمران کرسی سمیت زمین میں دھنستا چلا گیا بلکہ جوزف اور جوانا بھی چیف باس سمیت زمین میں دھنستے چلے گئے ۔۔۔۔ پورے کمرے کا فرش ہی غائب ہو گیا تھا اور اچانک زوردار جھٹکا لگنے سے جوزف کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور چیف باس اس کے بازوؤں سے پھسلتا چلا گیا ۔۔۔۔ اور جوزف کو معلوم بھی نہ ہوا کہ دھماکہ ہوتے ہی کیا ہوا ہے ۔ اس کا شعور جب جاگا تو وہ پانی میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا ۔ کمرے کا فرش اچانک ہٹنے سے وہ سب شاید پانی میں جا گرے تھے ۔۔۔۔ جوزف نے اپنے آپ کو سنبھالا تو اسے دور عمران تیرتا ہوا نظر آیا ۔ ایک طرف جوانا بھی بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا ۔ وہ شاید تیرنا نہیں جانتا تھا ۔ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے جوزف تیر کی طرح سیدھا اس کی طرف بڑھا ۔ اور اس نے جوانا کو بالوں سے پکڑا اور پھر وہ سیدھا پانی کی سطح کی طرف بلند ہوتا چلا گیا ۔۔۔۔ عمران پہلے ہی سطح پر پہنچ چکا تھا ۔ کرسی کی گرفت سے وہ دھماکہ ہوتے ہی آزاد ہو چکا تھا ۔ چیف باس نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا ۔

پانی کی سطح پر جیسے ہی وہ نمودار ہوئے ان پر جہاز سے فائرنگ شروع ہو گئی ۔ اور وہ تینوں ایک بار پھر غوطہ لگا گئے ۔ اور جہاز سے دور ہٹتے چلے گئے ۔ جوانا بھی اب سنبھل گیا تھا ۔۔۔۔ اور اطمینان سے تیر رہا تھا شاید اچانک پانی میں گرنے کی وجہ سے اس کا ذہن ساتھ چھوڑ گیا تھا ۔ اسے تیرتا دیکھ کر جوزف نے اسے چھوڑ دیا اور پھر جہاز سے کافی دور جا کر انہوں نے سر باہر نکالا ۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں سائرن بجاتی ہوئیں چاروں طرف سے جہاز کی طرف لپکی چلی آ رہی تھیں ۔۔۔۔ اور ایک ہیلی کاپٹر جہاز کے عین اوپر فضا میں پرواز کر رہا تھا

"جوزف "۔۔۔۔ اچانک دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی ۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف مڑے اور پھر انہیں دور سے ایک لانچ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کھڑے نظر آئے ۔۔۔۔ لانچ خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی ۔ اور یہ صفدر کی آواز تھی اس نے دور سے ہی جوزف کو پہچان لیا تھا ۔

اور چند لمحوں بعد ان تینوں کو لانچ میں کھینچ لیا گیا ۔

"آج پرنس آف ڈھمپ صحیح معنوں میں موت کے منہ سے بچا ہے" ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"مگر یہ اچانک ہوا کیا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

"بس ہماری زندگی میں اچانک ہی سب کچھ ہوجاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور پھر جہاز کی طرف دیکھنے لگا۔

ہیلی کاپٹر اب جہاز پر اتر چکا تھا۔ اور کوسٹ گارڈ کے مسلح سپاہی بھی جہاز پر دوڑتے پھرتے صاف نظر آرہے تھے۔

عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا کہ آخر یہ سب لوگ کیوں اچانک ٹپک پڑے ہیں۔

"صفدر۔۔۔۔ یہ غوطہ خوری کا لباس اتار دو۔۔۔۔ میں ذرا صورت حال کا پتہ کر آؤں"۔۔۔۔ عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے لباس اتارنا شروع کر دیا۔

چیف باس نے جان بوجھ کر جوزف کو سرخ بٹن کے متعلق بتایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سرخ بٹن کے دبتے ہی کمرے کا فرش ہٹ جائے گا اور وہ سب پانی میں جا گریں گے۔۔۔۔ کیوں کہ اس کے ذہن میں اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ آئی تھی۔ اگر وہ وہیں عمران کو کھول دیتا۔ تو یہ حبشی یقیناً اُسے ہلاک کر دیتا۔ کیوں کہ مادام اور اس کے ساتھیوں کا حشر دیکھ چکا تھا۔۔۔۔ اس طرح عمران تو کرسی سے آزاد ہو جاتا لیکن جھٹکا لگنے سے وہ خود بھی اس حبشی کی گرفت سے نکل سکتا تھا اور اس طرح اس کی جان بچ جانے کے امکانات موجود تھے۔۔۔۔ اور اس کا خیال بالکل درست نکلا۔ زوردار جھٹکا لگتے ہی حبشی کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو چیف باس جو پہلے ہی اس صورتحال کے لئے تیار تھا چکنی مچھلی کی طرح اس کی گرفت سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔ اور پھر وہ بھی نیچے گرنے لگا۔ لیکن اس کا ہاتھ جہاز کے چنگلے سے

میں موجود ایک رخنے کے درمیان پڑا۔ اور وہ بازو کے بل اس سے لٹک گیا۔ اور پھر اس نے ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں، جھولا کھایا ـــــ اور دوسرے لمحے وہ اس رخنے میں سے ہوتا ہوا جہاز کے اندر پہنچ گیا۔ یہ ایک اور کمرہ تھا۔ وہ چند لمحے کمرے میں پڑا سانس درست کرتا رہا۔ اسی لمحے اس نے فائرنگ کی آواز سنی ـــــ شاید اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے اور وہ کسی پر فائرنگ کر رہے تھے۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس نے دور سے کوسٹ گارڈ کی لانچوں کے مخصوص سائرن تیزی سے نزدیک آتے ہوئے سنے ـــــ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ جہاز میں افراتفری کا عالم تھا۔ جہاز میں موجود مسلح لوگ راستہ بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

"ہوش میں آؤ ـــــ سب لوگ اسلحہ چھپا دو ـــــ جلدی کرو"

چیف باس نے زوردار انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے نمبر ٹو اور نمبر فور کو ایک راہداری سے بھاگ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں باس" ـــــ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میں ٹھیک ہوں ـــــ لوگوں کو کنٹرول کرو اسلحہ چھپا دو۔ لیبارٹری کا راستہ بند کر دو۔ کوسٹ گارڈ آ رہے ہیں"

چیف باس نے دوڑ کر اسی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جس کا فرش اس نے غائب کیا تھا۔ اور نمبر ٹو اور فور اس کی ہدایت سنتے ہی مختلف سمتوں میں دوڑتے چلے گئے ـــــ چیف باس اس کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں وہیں دروازے کے باہر ہی پڑی تھیں۔ اس نے تیزی سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھما کر کمرے کے اندر پھینک دیا جس کا فرش ابھی تک غائب تھا اور پانی صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسرے کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور پھر دروازے کی دہلیز کے کنارے پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا ـــــ دوسرے لمحے سر کی تیز آواز سے کمرے کا فرش برابر ہوتا چلا گیا۔ اب وہ کمرہ پہلے کی طرح ہو گیا تھا۔ اسی لمحے جہاز میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور جہاز کے عرشے پر کوئی ہیلی کاپٹر اتر گیا ـــــ یوتھم تیزی سے مڑا اور پھر قریب کے ایک کمرے میں گھستا چلا گیا۔ یہ دفتر سا تھا۔ اور وہ پھرتی سے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنا سانس نارمل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھا ـــــ اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے دروازے سے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو سادہ لباس میں تھے جب کہ دو کوسٹ گارڈ کی مخصوص وردیوں میں تھے ـــــ کوسٹ گارڈز نے ہاتھوں میں ریوالور تھام رکھے تھے۔

"ہینڈز اپ ـــــ خبردار اگر حرکت کی" ـــــ ایک سادہ لباس والے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" ـــــ چیف باس نے چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کر لئے تھے۔

"ہاتھ اٹھاؤ ـــــ ورنہ گولی مار دوں گا" ـــــ اسی آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور چیف باس نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔

"اس کی تلاشی لو جیمز" ـــــ اس آدمی نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر اسے کھینچ کر ایک طرف کیا اور تیزی

سے اس کی تلاشی لی لیکن چیف باس کی جیبوں سے کچھ نہیں نکلا۔

"ادھر دیوار کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ گرا دو" ـــــــ اسی آدمی نے دوسرا حکم دیا اور چیف باس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم ـــــــ کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گے" ـــــــ چیف باس نے اس بار مطمئن لہجے میں پوچھا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"میں نارکوٹکس ایجنسی کا چیف کرنل ہالینڈ ہوں" ـــــــ سادہ لباس والے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نارکوٹکس ایجنسی ـــــــ مگر اس کا یہاں میرے جہاز میں کیا کام۔ کیا تم جانتے ہو ـــــــ میں کون ہوں" ـــــــ چیف باس کے لہجے میں اس بار کرختگی تھی۔

"میں جانتا ہوں ـــــــ تم بوتھم ہو ـــــــ جو بظاہر ایک بہت بڑا ٹھیکیدار ہے۔ لیکن درپردہ منشیات کی بین الاقوامی تنظیم ٹوپاز کا چیف باس بھی ہے" کرنل ہالینڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ٹوپاز کا چیف ـــــــ کیا تم گھاس تو نہیں کھا گئے کرنل ـــــــ میرا کسی منشیات کی تنظیم سے کیا تعلق" ـــــــ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ـــــــ ہمارے پاس مکمل ثبوت ہیں۔ ابھی تمہاری خفیہ لیبارٹری کا راستہ مل جائے گا جو تم نے زیر آب جزیرے میں بنا رکھا ہے۔ پھر میں تم سے پوچھوں گا کہ تمہارا کیا تعلق ہے" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں شدید غلط فہمی ہوئی ہے کرنل ـــــــ اور تمہیں اپنی اس غلط فہمی کا عبرت ناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا" ـــــــ بوتھم نے اسی طرح سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــــ میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں ـــــــ وہ پرنس آف ڈھمپ کہاں ہے" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ـــــــ کون پرنس آف ڈھمپ ـــــــ میں تو کسی پرنس سے واقف نہیں ہوں" ـــــــ بوتھم نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہنری جیمز ـــــــ جاؤ اور پہلے لیبارٹری تلاش کرو اور سنو جیمسن کو کہو کہ وہ ہیلی کاپٹر سے فلم اور لور ٹیبل پروجیکٹر یہاں لے آئے۔ میں اسے ثبوت بھی دکھا دوں" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے کرنل ـــــــ مجھ سے معافی مانگ لو ـــــــ ورنہ یاد رکھو ـــــــ میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ میں تم جیسے آدمیوں کو مچھر کی طرح مسل سکتا ہوں" ـــــــ بوتھم کا لہجہ اور زیادہ غصیلا ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو بوتھم ـــــــ اب اگر تم نے بکواس کی تو یہیں ڈھیر کر دوں گا" ـــــــ کرنل نے غراتے ہوئے کہا اور بوتھم خاموش ہو گیا۔ وہ غصے کی شدت سے ہونٹوں کو بھینچ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جیمسن ہاتھ میں دو ڈبے پکڑے اندر داخل ہوا۔

"جیمسن ـــــــ فلم لگا کر اس الو کے پٹھے کو دکھاؤ۔ یہ بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے" ـــــــ کرنل نے بوتھم کی طرف دیکھتے ہوئے جیمسن سے کہا۔

اور جیمسن نے ڈبے کھولے اور ایک ڈبے میں سے پروجیکٹر نکال کر اُسے میز پر رکھ کر سیٹ کرنے لگا ——— پھر اس نے دوسرے ڈبے سے فلم نکال کر اس پروجیکٹر میں سیٹ کی اور بیٹری سے چلنے والے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سامنے دیوار پر چھوٹی سی سکرین بن گئی اور دوسرے لمحے اس پر ایک کمرے کا منظر ابھرتا چلا آیا ——— یہ وہی منظر تھا جس میں عمران اور یہ سب لوگ موجود تھے۔ جوں جوں فلم چلتی گئی۔ بوتھم کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ان سارے واقعات کی باقاعدہ فلم بھی تیار کر لی گئی ہے ——— اور ظاہر ہے یہ فلم ایسی تھی جو اس کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈلوا سکتی تھی۔ وہ بظاہر خاموشی سے فلم دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں ——— اور پھر جب وہ وقت آیا جب بوتھم خود عمران کو لیبارٹری کے متعلق بتا رہا تھا تو بوتھم اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پروجیکٹر کی طرف لپکا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے پروجیکٹر کو فلم سمیت اٹھایا اور دوڑتا ہوا دروازے میں جا گرا ——— کوسٹ گارڈز نے سنبھلتے ہی اس پر فائرنگ کی مگر بوتھم کی تو جان پر بنی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کے باہر گرتے ہی ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف دوڑتا چلا گیا ——— گولیاں چوں کہ افراتفری میں چلائی گئی تھیں اس لئے ایک بھی گولی اُسے نہ لگی۔ وہ دوڑتا ہوا اچانک دائیں سائیڈ کے کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کرنل ہالینڈ جیمسن اور کوسٹ گارڈز کے آدمی اس کے پیچھے بھاگے ——— لیکن جتنی دیر میں وہ راہداری میں آتے بوتھم کمرے میں گھس چکا تھا اور چند ہی لمحوں بعد وہ سارے بھی اس کمرے تک پہنچے مگر دروازہ اندر سے بند تھا۔ ان سب نے چند ہی لمحوں میں دھکے مار کر دروازہ توڑ دیا۔ مگر جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے کی سامنے والی دیوار میں ایک بڑا سا برقی آتش دان جل رہا تھا ——— اور فلم پروجیکٹر سمیت اس آتش دان میں پڑی دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ اور بوتھم کے حلق سے طنزیہ قہقہے نکل رہے تھے اس نے وہ ثبوت ہی جلا دیا تھا جس کے زور پر کرنل ہالینڈ اچھل رہا تھا ——— کرنل ہالینڈ فلم کو جلتے دیکھ کر بوتھم کی بجائے آتش دان کی طرف لپکا لیکن اس کے قریب جا کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ فلم چوں کہ ایسے میٹریل سے بنی ہوئی تھی جو فوراً آگ پکڑ لیتا تھا اس لئے وہ اب اُسے نہ بچا سکتا تھا۔

”تم ——— تم بچ نہیں سکتے۔ اسے گولی مار دو“ ——— کرنل ہالینڈ نے چیختے ہوئے کوسٹ گارڈز سے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا۔

”خبردار ——— اب تمہارے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں“ بوتھم نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور کوسٹ گارڈز جو ریوالور سیدھے کر چکے تھے اس کی بات سنتے ہی ٹھٹھک کر رک گئے ——— کیوں کہ وہ بہرحال سرکاری ملازم تھے۔ اور اس طرح وہ کسی آدمی کو گولی نہ مار سکتے تھے۔ اور پھر اتنا وہ بھی جانتے تھے کہ بوتھم سماجی طور پر انتہائی اہم حیثیت کا مالک ہے۔

”تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے بوتھم ——— میں ابھی لیبارٹری ڈھونڈھ نکالوں گا“ ——— کرنل ہالینڈ نے غصے کی شدت سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے جھاگ سا نکل رہا تھا۔

”ڈھونڈھ سکتے ہو تو ڈھونڈھ لو۔ لیکن یاد رکھو اگر تم لیبارٹری نہ

ڈھونڈھ سکے۔ تو میں تمہارا وہ عبرت ناک حشر کروں گا کہ موت بھی تمہیں پناہ نہ دے گی۔ میں ابھی ہوم سیکرٹری اور گورنر کو فون کرتا ہوں ——— اور تم جانتے ہو کہ میرے ایک فون پر تمہارا کیا حشر ہوگا؟ ——— بوتھم نے اس بار بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ بوتھم کو گولی مار دے۔ یا خود اپنے سر میں گولی مار لے۔ کیونکہ حماقت اُسی سے ہوئی تھی ——— اس نے سوچے سمجھے بغیر جوش میں آ کر فلم بوتھم کے سامنے منگوا لی تھی۔ اور چونکہ فلم کی یہی کاپی تھی اس لئے ظاہر ہے اب فلم والا حتمی ثبوت تو ضائع ہو ہی گیا!

"تم مجھ پر رعب مت جماؤ ——— مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری زیر آب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ اسی جہاز سے جاتا ہے۔ میں جہاز اور جزیرے کے پرخچے اڑا دوں گا" ——— کرنل ہالینڈ نے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— پرخچے اڑا دو گے ——— تم نے مجھے کوئی عام آدمی سمجھ رکھا ہے۔ اس سارے علاقے کا میں نے آئندہ دس برس کے لئے ٹھیکہ لے رکھا ہے اور تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ زیر آب جزیرہ میری ذاتی ملکیت ہے اسے میں نے باقاعدہ حکومت سے خرید رکھا ہے ——— اور میری اجازت کے بغیر تم اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس کے باوجود میرا تمہیں چیلنج ہے کہ تم لیبارٹری یا اس کا راستہ ڈھونڈھ لو تو میں اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننے کے لئے تیار ہوں" ——— بوتھم نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا ہوتا ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

اُسے بس اتنا اطمینان تھا کہ سنٹرل ایشیا کا سمگلر پرنس آف ڈھمپ بھی جہاز سے گرفتار ہو جائے گا ——— جس سے چھاپے کا جواز بن جائے گا اور پھر لیبارٹری کا راستہ بھی مل جائے گا اس طرح اس کا چھاپہ کامیاب ہو جائے گا۔

مگر دس پندرہ منٹ بعد اس وقت کرنل ہالینڈ کے ہوش اڑ گئے۔ جب ہنری جیمز نے آ کر رپورٹ دی کہ پورے جہاز کی تلاشی لینے کے باوجود نہ ہی وہ پرنس آف ڈھمپ نظر آیا ہے اور نہ ہی اس کے حبشی ساتھی اور لیبارٹری کے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ انہیں تلاش کرو اس جہاز میں ضرور کوئی تہہ خانے ہوں گے اور راستہ بھی یقیناً ہوگا" کرنل ہالینڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مزید آدھا گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ اپنا اطمینان کر لو کرنل۔ لیکن اس کے بعد اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار رہنا" ——— بوتھم نے جواب کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ یہ بھاگنے نہ پائے میں خود تلاش کرتا ہوں۔ آؤ ہنری میرے ساتھ" ——— کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز والوں سے کہا۔ اور پھر ہنری جیمز کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران نے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر وہ غوطہ لگانے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیپٹن شکیل اور جولیا نے ہمراہ آنے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے انہیں روک دیا۔

"فی الحال تم لوگ یہیں رہو۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا اور جولیا تم اپنا غوطہ خوری والا لباس صفدر کو دے دو" ـــــ عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور خود منہ پر گیس ماسک چڑھا کر تیزی سے سمندر میں غوطہ لگا گیا۔ سمندر کے اندر کافی گہرائی میں تیرتا ہوا وہ تیزی سے جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ کوسٹ گارڈز کی لانچوں نے بدستور جہاز کو گھیر رکھا تھا اور جہاز پر ہر طرف کوسٹ گارڈز کے باوردی سپاہی پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر ان لوگوں نے کیوں یوں اچانک جہاز پر چھاپہ مارا

ہے۔ دوسری بات یہ کہ مادام بریڈی نے اس کی لانچ کے نیچے مائیک بٹن لگا دیا تھا۔ لیکن اس کا اُسے فی الحال فکر نہ تھی ـــــ کیوں کہ مادام بریڈی مر چکی تھی اور اب وہ مزید اس بٹن سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتی تھی۔

عمران تیرتا ہوا جہاز کے عین نیچے پہنچ گیا۔ جہاز کے اوپر جانا فی الحال ناممکن تھا۔ اور اُسے ضرورت بھی نہ تھی وہ تو اس خفیہ لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈھنا چاہتا تھا ـــــ بوتھم کے کہنے کے مطابق زیر آب جزیرے میں جانے کا راستہ جہاز میں سے تھا۔ لیکن اس کا ذہن اس بات کو تسلیم نہ کر رہا تھا۔ کیوں کہ جہاز سے راستے کا مطلب تو یہی ہے کہ جہاز میں سے کوئی سرنگ لیبارٹری تک بنائی گئی ہو ـــــ لیکن اگر یہ سرنگ بنائی جاتی تو کوسٹ گارڈز کو یقیناً اب تک اس سرنگ کا علم ہو جاتا۔ اور پھر جہاز تیر رہا تھا۔ وہ سمندر میں فکس نہیں کیا گیا تھا اس لئے جہاز سے سرنگ نکالنا حماقت ہی ہو سکتی تھی ـــــ اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ بوتھم کا مطلب یہی ہو گا کہ وہ اس جہاز سے جلد از جلد جزیرے تک پہنچ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ بوتھم نے کہا تھا کہ عمران کو لیبارٹری میں داخلے کے لئے اُسے کوئی مخصوص انتظامات کرنے پڑیں گے ـــــ اور وہ خصوصی انتظامات یہی ہو سکتے ہیں کہ عارضی طور پر کوئی لکڑی کی سرنگ بنا دی جائے تاکہ اصل راستے کا بعد میں علم نہ ہو سکے۔ لیکن ایسے انتظامات سے قبل ہی مادام بریڈی نے کال کر دی تھی ـــــ اس لئے ظاہر ہے ابھی یہ انتظامات مکمل نہ ہو سکے ہوں گے۔

بہرحال یہی سوچتا ہوا وہ جہاز کے نیچے سے نکل کر زیر آب جزیرے

کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جزیرہ بہت بڑا تھا۔ وہ مزید سمندر کی تہہ میں جا کر جزیرے کے قریب ہوتا گیا چلا گیا ——— اور پھر اس کے قریب پہنچ کر وہ جزیرے کے گرد گھومتا چلا گیا۔ لیکن جزیرے کی ٹھوس چٹانیں چاروں طرف سے بالکل سپاٹ تھیں کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک ادھر ادھر گھومتا رہا ——— لیکن اُسے جزیرے کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہ ملا تو وہ جزیرے کے اوپر والی سطح پر جو سمندر کی سطح سے ذرا نیچے تھا تیرتا ہوا کراس کرتا چلا گیا۔ لیکن یہاں بھی سپاٹ زمین کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اسے اچانک خیال آیا کہ اس سلسلے میں اگر بوتھم کو اغوا کر لیا جائے تو اس سے آسانی سے راستہ کا پتہ کیا جا سکتا ہے نہ صرف پتہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس سے ان حفاظتی انتظامات کا بھی پتہ کیا جا سکتا ہے ——— جو وہاں داخلے کی رکاوٹ کے لئے قائم کئے گئے ہوں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ جہاز پر کوسٹ گارڈز والے موجود تھے اور کوسٹ گارڈز کی موجودگی میں وہ جہاز میں داخل نہ ہو سکتا تھا ——— چنانچہ اس نے سوچ کر یہی پروگرام بنایا کہ فی الحال مادام بریڈو کے مائیک بٹن کو ہی استعمال کیا جائے۔ اس طرح وہ جہاز میں ہونے والی گفتگو سن سکے گا۔ اور اس طرح دو فائدے ہوں گے ——— ایک تو یہ کہ کوسٹ گارڈز کے جانے کے بعد بوتھم لیبارٹری کے راستے کے متعلق کوئی ہدایات دے گا چنانچہ وہ واپس پلٹا اور تیزی سے اپنی لانچ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ لانچ کے نیچے پہنچ گیا۔ چوں کہ فاصلے کا اندازہ تھا۔ اس لئے وہ سمندر کی سطح پر آئے بغیر لانچ کے پیندے تک پہنچ گیا۔ اور پھر اُسے وہ مائیک بٹن پیندے پر چپکا ہوا نظر آ گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے بٹن کو بند کر کے اُسے اتار لیا۔ بٹن کو غور سے دیکھنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی ——— اس کے ذہن میں جو خدشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ مائیک بٹن کسی مخصوص فریکوئنسی کا نہ تھا اور عام ٹرانسمیٹر پر بھی اس کی رینج کی ہوئی گفتگو سنی جا سکتی تھی۔ چنانچہ مائیک بٹن سنبھالے وہ دوبارہ جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر اس نے جہاز کے پیندے پر اُسے احتیاط سے چپکا دیا اور پھر اُسے آن کرنے کے بعد وہ تیزی سے واپس اپنی لانچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیوں کہ اس کے پاس ٹرانسمیٹر کلائی کی گھڑی کی صورت میں تھا اور غوطہ خوری کا لباس پہننے کی وجہ سے وہ پانی کے اندر اس ٹرانسمیٹر کو استعمال نہ کر سکتا تھا ——— تھوڑی دیر بعد وہ لانچ پر پہنچ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"۔ ——— صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"لڑکا یا لڑکی ——— کچھ نہ کچھ تو ضرور ہی ہو گا"۔ ——— عمران نے غوطہ خوری کا لباس اتارتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ——— تمہیں ہر وقت مذاق ہی سوجھتا رہتا ہے"۔ جولیا نے غصیلے انداز میں اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ وہ قریب ہی بیٹھی تھی۔

"مس ——— آپ میرے سامنے باس کی توہین نہیں کر سکتیں"۔ اچانک جوانا نے درشت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوانا ——— تم خاموش رہو ——— میاں بیوی کے معاملے میں تم نہ بولا کرو"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا

ایک جھٹکے سے اٹھی اور غصے سے دانت پیستی ہوئی پچھلے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کیوں کہ وہ عمران کی فطرت کو اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ اب باز نہ آئے گا۔

عمران نے لباس اتار کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈبٹن مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ـــــ صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش بیٹھے اُسے دیکھ رہے تھے چند لمحوں بعد ہی نقطہ سبز ہوگیا۔ اور پھر گھڑی میں مدھم سی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے ونڈبٹن کو ایک بار کھینچ کر ذرا سا گھمایا تو آوازیں بلند ہوگئیں ـــــ اب وہ آسانی سے ان آوازوں کو سن سکتے تھے مختلف لوگوں کی ملی جلی آوازیں پس منظر میں سنائی دے رہی تھیں جب کہ ایک آواز ان پر بھاری تھی۔

"اب بولو کرنل ہالینڈ ـــــ اب تمہارے پاس چھاپے کا کیا جواز ہے۔ اب اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار ہو جاؤ" ـــــ بوتھم کی آواز میں غرور اور غصہ دونوں کیفیات شامل تھیں۔

"کاش ـــــ مجھ سے وہ فلم تمہیں دکھانے کی حماقت نہ ہوتی تو تم اس طرح نہ چیخ سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں ہوم سیکرٹری یا گورنر کا ماتحت نہیں ہوں۔ اس لئے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ـــــ میں فی الحال تو واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن یاد رکھو تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے۔ میں اس جزیرے میں سے لیبارٹری ضرور کھود نکالوں گا"

کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے تم ان کے ماتحت نہیں ہو ـــــ لیکن میں تمہاری ایجنسی پر دس کروڑ ڈالر ہرجانے کا دعویٰ کر دوں گا اور تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا پڑے گا ـــــ اور سنو ـــــ تم اس طرح واپس بھی نہیں جا سکتے۔ تمہیں پہلے یہ سرٹیفکیٹ دینا ہوگا کہ تم نے بلا جواز چھاپہ مارا ہے۔ اور یہاں سے تمہیں کچھ موصول نہیں ہوا" ـــــ بوتھم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں سرٹیفکیٹ بھی دے دوں گا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں" ـــــ کرنل ہالینڈ کے لہجے میں گہری پریشانی نمایاں تھی۔ وہ شاید دس کروڑ ڈالر ہرجانے کی بات سن کر خوف زدہ ہوگیا تھا۔ کیوں کہ ظاہر ہے بوتھم کی حیثیت ایسی تھی کہ ہرجانہ کا فیصلہ یقیناً اس کے حق میں ہو جانا تھا ـــــ اور ایجنسی کا بورڈ آف گورنرز کرنل ہالینڈ کا عبرت ناک حشر کر دے گا۔

"صلح ـــــ کیسی صلح ـــــ تم نے میری بے عزتی کی۔ مجھے بلا جواز گولی مار دینے کا حکم دیا۔ اور میں صلح کر لوں۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ بوتھم کون ہے اور کیا حیثیت رکھتا ہے" ـــــ بوتھم نے پہلے سے زیادہ غصے میں چیخنے لگا۔

"باس ـــــ کاش وہ پرنس آف ڈھمپ ہی ہمارے ہتھے چڑھ جاتا تو کم از کم اس چھاپے کا جواز تو مل جاتا ـــــ حیرت ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی اچانک کہاں غائب ہو گئے" ـــــ ہنری جیمز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بُری طرح چونک پڑا۔ اب تمام سچویشن سمجھ میں آگئی تھی۔ کہ ہنری جیمز اور کرنل ہالینڈ نے کسی طرح ان کی بات چیت سن لی اور فلم بھی بنا لی اور اس طرح وہ عین موقع پر جہاز پر چڑھ دوڑے۔

لیکن مادام برینڈی پہلے ہی مر گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں گر گئے
بوتھم کسی خفیہ راستے سے بچ کر جہاز میں ہی رہ گیا ــــــ اور کرنل ہالینڈ نے
اپنی کسی حماقت سے وہ فلم ضائع کر دی۔ اب وہ بُری طرح پھنس گیا تھا۔ اُ
نجے عمران کو خیال آیا کہ یہ موقع اچھا ہے اگر کرنل ہالینڈ اس کا ساتھ دے تو
سرکاری طور پر اس لیبارٹری کو تلاش کرے گا ــــــ اور کرنل ہالینڈ چونکہ
اب بُری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ڈوبتے کو تنکے کے سہارے کے
مصداق اس پر اعتماد کرنے پر مجبور ہو گا۔

"صفدر ــــــ لانچ کو جلدی سے جہاز کی طرف لے چلو ــــــ جلدی
کرو" ــــــ عمران نے تیز لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور صفدر تیزی سے لانچ کے انجن کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر لانچ
ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور تیز رفتاری سے جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کرنل ہالینڈ نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی طرح اس الجھے ہوئے
مسئلے سے نکل جائے اور بوتھم کو صلح پر آمادہ کرے لیکن بوتھم کسی طور پر بھی نہ
مان رہا تھا ــــــ اور اب وہ گورنر کو ٹیلی فون کرنے لگا تھا۔ اور کرنل ہالینڈ کو
معلوم تھا کہ گورنر یا اس کے کسی نمائندے کی آمد کے بعد اُسے لازماً سرٹیفکیٹ
دینا ہی پڑے گا۔ اس لئے تھوڑی سی کشمکش کے بعد وہ سرٹیفکیٹ دینے
پر آمادہ ہو گیا ــــــ اور بوتھم نے کاغذ اور قلم بڑے فخریہ انداز میں اس کے
سامنے رکھ دیا۔

"یہ تمہارے لئے بلیک وارنٹ ثابت ہو گا کرنل ــــــ تم نے بوتھم کو
چھیڑ کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے" ــــــ بوتھم نے
خوشی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کو بھی علم تھا کہ یہ سرٹیفکیٹ اس
کے لئے بلیک وارنٹ ہی ہو گا۔ بلیک وارنٹ آخری اپیل ختم ہونے کے بعد

قتل کے مجرم کو پھانسی دینے کے لئے جاری کیا جاتا ہے ۔ لیکن وہ مجبور تھا ۔ اس نے بڑے ڈھیلے انداز میں قلم اٹھایا ـــــ اس کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سرٹیفکیٹ لکھنا شروع کرتا ۔ ایک سپاہی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا ۔

" سر ـــــ ابھی ابھی ایک لانچ جہاز کے قریب پہنچی ہے ۔ اس میں دو حبشی ۔ ایک عورت اور تین مرد سوار ہیں ۔ ان میں سے ایک نوجوان نے آپ کے نام فوری پیغام بھجوایا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ آپ سے فوری ملنا چاہتا ہے ـــــ اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے ملے بغیر سرٹیفکیٹ پر دستخط نہ کئے جائیں " ـــــ سپاہی نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" پرنس آف ڈھمپ ـــــ اوہ ـــــ اُسے فوراً لے آؤ جلدی " کرنل ہالینڈ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور بوتھم جواب تک خوش اور مطمئن تھا اس کے چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلتا چلا گیا ۔

" یہ کون ہے ـــــ میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتا " بوتھم نے چیختے ہوئے کہا ۔

" صبر کرو بوتھم ـــــ ابھی پتہ چل جاتا ہے " ـــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا ۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر وہ مگر دوبارہ جہاز پر کیوں آیا ہے اور اُسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں سرٹیفکیٹ لکھ کر دے رہا ہوں بہرحال اندھیرے میں امید کی ایک کرن دکھائی دی تھی ـــــ اور وہ اسے ضائع نہ کرنا چاہتا تھا ۔

" ہنری جیمز ـــــ تم خود جاؤ ـــــ اور سنو ـــــ وہ پہلے گئے " ـــــ کرنل ہالینڈ نے کہا اور ہنری جیمز سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیوں کہ دروازے میں سے کوسٹ گارڈز کے سپاہی کے ساتھ علی عمران داخل ہو رہا تھا ـــــ چوں کہ سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے اس کا میک اپ دھل چکا تھا ۔ اس لئے اس وقت وہ اپنی اصل شکل میں تھا ۔ اس کے سر پر تاج بھی نہ تھا ۔ کیوں کہ وہ اس نے لانچ میں ہی اتار دیا تھا ۔

" پرنس آف ڈھمپ آداب عرض کرتا ہے " ـــــ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے لکھنوی انداز میں کہا ۔

" عمران ـــــ تم " ـــــ ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ۔

" کون ہو تم ـــــ بکواس کرتے ہو ـــــ تم پرنس آف ڈھمپ نہیں ہو " ـــــ بوتھم نے چیختے ہوئے کہا ۔

" علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ ـــــ آپ نے حماقت کی ـــــ کرنل ہالینڈ کہ وہ فلم اس کے سامنے لے آئے ۔ لیکن اس کے باوجود یہ لیبارٹری ابھی بتا دے گا ـــــ میرے پاس ایسا جادو ہے کہ یہ چند لمحوں میں سب کچھ بتا دے گا " ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" یہ چکر کیا ہے ـــــ پرنس آف ڈھمپ تو سنٹرل ایشیا کا بہت بڑا سمگلر ہے ۔ اور تم نے لباس تو وہی پہنا ہوا ہے لیکن تمہاری شکل اور ہے ۔ اور ہنری جیمز تمہیں علی عمران کہہ رہا ہے " ـــــ کرنل ہالینڈ نے چکراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" اسی چکر کا نام تو علی عمران ہے کرنل ـــــ آپ نے جب مجھے دھکا ۔

دیا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اپنے طور پر کام کروں گا اور ٹوپاز اور اس کی لیبارٹری کا خاتمہ کر دوں گا ـــــ چنانچہ میں وہاں سے ہوٹل آیا۔ لیکن ٹوپاز کو میری بابت علم ہو گیا۔ اس نے مجھے اغوا کر لیا۔ لیکن میں ان سے نمبر تھرٹی اور ان کے پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ کر کے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ وہاں میں نے نمبر تھرٹی سے یہ ضرور اگلوا لیا کہ ان کی ایکس وائی کی لیبارٹری ہے۔ اور چیف باس کی آواز بھی ٹرانسمیٹر پر سن لی۔ اور ٹرانسمیٹر کی آواز سے یہ بھی مجھے پتہ چل گیا کہ ٹوپاز کا ہیڈ کوارٹر یا تو سمندر کے اندر ہے یا ساحل کے قریب ہے ـــــ کیونکہ رابطہ ہونے سے پہلے سمندر کی لہروں کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی تھی بہرحال میں نے اپنے ایک دوست اور یہاں کے بڑے غنڈے ٹونی سے رابطہ قائم کیا ـــــ ٹونی مادام بریڈی کو جانتا تھا اور اسے یہ بھی علم تھا کہ مادام بریڈی اور ٹوپاز کے چیف باس کے درمیان تعلقات ہیں۔ چنانچہ میں نے چیف باس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک پلاننگ بنائی اور میں سنٹرل ایشیا کا مشہور سمگلر بن گیا ـــــ پرنس آف ڈھمپ ـــــ اور میں نے آفر کی کہ میں ـــــ ایکس وائی کا کھربوں ڈالر کا سودا کرنا چاہتا ہوں۔ ادھر ایک اور چکر چل گیا۔ ٹوپاز نمبر تھرٹی کے قتل سے گھبرا گئی۔ ادھر اس کے آدمیوں نے ہنری جیمز کے فلیٹ میں مجھے اصل شکل میں دیکھ لیا تھا ـــــ بہرحال انہوں نے میری اصلیت ٹریس کر لی تھی کہ میں علی عمران ہوں۔ اور میری شہرت ایسی ہے کہ میرا نام آتے ہی مجرم تنظیموں کو لرزے کا بخار چڑھ جاتا ہے ـــــ حالانکہ نارکوٹک ایجنسی کا چیف کرنل ہالینڈ مجھے نہیں جانتا اور وہ مجھے صرف مسخرہ سمجھ کر ٹال دیتا ہے۔

بہرحال میرا نام سنتے ہی اور مجھے ہنری جیمز کے فلیٹ میں دیکھتے ہی ٹوپاز کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور پھر پہلے ہی ٹکراؤ میں ان کا نمبر تھرٹی اور پیشہ ور قاتل ہلاک ہو گئے تو انہوں نے مادام بریڈی کو یہ مشن سونپا کہ وہ مجھے ٹریس کرے اور اغوا کر کے لائے ـــــ میرا دوسرا نام پرنس آف ڈھمپ بھی انہوں نے مادام بریڈی کو بتا دیا۔ مادام بریڈی کو ٹونی بھی فون کر چکا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے ملنا چاہتا ہے ـــــ چنانچہ وہ سمجھ گئی کہ جس پرنس آف ڈھمپ کو ٹوپاز تلاش کر رہی ہے وہ اسے ملنا چاہتا ہے تو وہ مجھ سے ہوٹل میں ملی اور مجھے ساتھیوں سمیت لے کر یہاں آ گئی ـــــ میرے دوسرے ساتھی ہمارا پیچھا کرتے ہوئے ساحل سمندر پر آ گئے۔ اور وہاں انہوں نے ایک لانچ حاصل کر لی۔ یہاں میرا میک اپ ایسا تھا جو دنیا کے کسی کیمیکلز سے نہ دھل سکتا تھا ـــــ اور میں نے پرنس آف ڈھمپ کے باقاعدہ کاغذات بھی تیار کر رکھے تھے۔ چنانچہ یہ میرے چکر میں آ گئے اور انہوں نے مجھے پرنس آف ڈھمپ تسلیم کر لیا ـــــ اور مادام بریڈی ناکام ہو کر چلی گئی میں نے چیف باس کو بڑے سودے کا چکر دیا تو یہ مجھے لیبارٹری دکھلانے پر آمادہ ہو گیا۔ اور اس نے بتایا۔ کہ لیبارٹری قریب ہی زیر آب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ جہاز سے جاتا ہے ـــــ اور یہ مجھے لے جانے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے چلا گیا۔ ادھر مادام بریڈی کو کسی طرح میرے ساتھیوں کے بارے میں علم ہو گیا جو لانچ میں جہاز کے قریب موجود تھے ـــــ چنانچہ مادام بریڈی نے میرے ساتھیوں کی لانچ کے پیندے میں مائیک بٹن لگا کر دور سے ان کی گفتگو سن لی جس سے اسے معلوم ہو گیا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا

میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے چیف کو کال کر کے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اس نے میرے حبشی ساتھیوں کو علیحدہ کمرے میں قید کر دیا ——— اور مجھے لے کر یہ جہاز کے پیندے کے اوپر بنے ہوئے کمرے میں آ گیا۔ جہاں مجھے ایک کرسی پر جکڑ دیا گیا اور مادام برینڈی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آ گئی اور اس نے بتایا کہ میرا میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے ——— اور میں پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ پاکیشیا کا علی عمران ہوں۔ چنانچہ ٹوپاز نے فوراً میرے قتل کا فیصلہ کر لیا اور تین اطراف سے چار رسٹین گن برداروں نے مجھے نشانہ بنا لیا ——— لیکن میرے حبشی ساتھیوں کو خطرے کا احساس ہو گیا وہ اس کے آدمی کو قتل کر کے یہاں عین موقع پر آ پہنچے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بارہ آدمی مارے گئے۔ مادام برینڈی اور اس کے دو ساتھی مارے گئے اور چیف باس میرے ایک حبشی ساتھی کے بازوؤں میں جکڑا گیا ——— وہ اسے قتل اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ میں جس کرسی پر جکڑا ہوا تھا وہ سائنس کرسی تھی۔ اور وہ اس کا حل اس سے چاہتا تھا۔ اس نے اور ہی چکر دیا اور اسے سرخ بٹن دبانے کے لئے کہا ——— سرخ بٹن کے دبتے ہی اس کمرے کا فرش غائب ہو گیا۔ اور میں کرسی سے تو آزاد ہو گیا۔ لیکن اپنے ساتھیوں سمیت سمندر میں جا گرا۔ اسی لمحے آپ نے چھاپہ مار دیا ہم تیرتے ہوئے اپنی لانچ پر گئے ——— وہاں ہمیں مائیک بٹن کا پتہ چلا تو میں نے وہ مائیک بٹن جہاز کے پیندے میں لگا دیا۔ اور اس طرح مجھے آپ کی گفتگو سننے کا شرف حاصل ہو گیا۔ آپ فلم جو شاید آپ نے ہیلی کاپٹر سے کھینچی تھی ضائع کر بیٹھے ——— پرنس آف ڈھمپ غائب ہو چکا تھا۔ لیبارٹری کا راستہ آپ کو ملا نہیں۔ اور آپ اس آدمی کے ہاتھوں جکڑے گئے۔ آپ کی ایجنسی کو یقیناً دس کروڑ ڈالر ہرجانہ بھرنا پڑتا۔ اور آپ کو خودکشی ——— کہ مجھے آپ پر رحم آ گیا اور میں یہاں آ گیا۔ اب چکر آپ کی سمجھ میں آیا" ——— عمران نے پوری تفصیل سے تمام واقعات بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز اس کی باتیں ایسے سن رہے تھے جیسے بچے کوئی دلچسپ کہانی سنتے ہیں ——— ادھر عمران کو تمام تفصیل اس لئے بتانی پڑی کہ کرنل ہالینڈ کو اس کی اہمیت کا پوری طرح پتہ چل جائے۔

"مجھے معاف کر دو علی عمران ——— واقعی مجھ سے زندگی کی بھیانک غلطی ہوئی کہ میں نے تمہیں شروع میں کوئی اہمیت نہ دی۔ تم یقیناً ایک عظیم انسان ہو" ——— کرنل ہالینڈ نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو شکر ہے آپ نے اب تو اہمیت دی۔ میرے لئے یہی کافی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فضول بکواس ——— سب من گھڑت کہانی ہے۔ تم کچھ بھی نہیں ثابت کر سکتے" ——— بوتھم جو خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا اچانک بول پڑا۔

"کرنل ——— اگر میں آپ کو لیبارٹری تک پہنچا دوں جہاں اس وقت بھی یقیناً ایکس وائی کی بھاری مقدار موجود ہو گی تو آپ کیا انعام دیں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انعام ——— تم جو چاہو مانگ سکتے ہو" ——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر وعدہ کیجئے کہ میرے دوست ہنری جیمز کو آپ ترقی دے دیں

گے ۔ اور یہ کارنامہ اس کے کھلتے ہیں جائے گا" ــــــ عمران نے کہا۔

"بالکل بالکل ــــــ اور سچ پوچھو تو ہے ہی ـــ کارنامہ"

کرنل ہالینڈ فوراً تیار ہو گیا۔

"تو پھر تیار ہو جاؤ چیف باس صاحب ــــ یہاں میرے دوست منزی جمیز کی ترقی کا سوال ہے" ــــــ عمران نے اس بار بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خبردار ــــــ تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے ۔ کوسٹ گارڈز موجود ہیں اور ہمارے ملک میں تشدد جرم ہے" ــــــ بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"تشدد ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا قلم نما آلہ نکال لیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو عمران" ــــــ کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا کیوں کہ اُسے بھی علم تھا کہ اس ملک میں تشدد سرکاری آدمیوں کے سامنے بہت بڑا جرم ہے"

"تمہارا کوئی آدمی ساحل پر ہے" ــــــ عمران نے کرنل سے مخاطب ہو کر پوچھا

"ہاں ہے ـــــ کیوں" ــــــ کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس تک یہ قلم پہنچا دو" ــــــ عمران نے قلم کی ایک سائیڈ کو دباتے ہوئے کہا اور اس قلم کے اوپر ایک ڈائل سا چمک اٹھا جس پر سمتیں لکھی ہوئی تھیں اور ایک نقطہ تیزی سے جلتا بجھتا شمال کی طرف بار بار جا رہا تھا۔

"قلم پہنچا دوں ـــــ کیا مطلب" ــــــ کرنل ہالینڈ نے چکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل ـــــ میں نے ٹوپاز کے نمبر تھری کو ختم کرنے کے بعد ان کی کار کے بمپر کے نیچے ایک خفیہ بٹن لگا دیا تھا ۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ یہ آلہ اب وہ سمت بتا رہا ہے جہاں اس وقت وہ کار موجود ہے۔ ــــــ جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جائیں گے یہ سمت بتاتا جائے گا ۔ اس طرح آپ کار تک پہنچ جائیں گے ۔ کار یقیناً ان کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو گی وہاں چھاپہ مارا جائے تو وہاں سے ٹوپاز کے خفیہ کاغذات برآمد ہو سکتے ہیں ــــــ جس میں اس لیبارٹری کا نقشہ بھی ہو سکتا ہے اور ٹوپاز کے باقی ممبروں کے نام و پتے بھی ۔ اس طرح ہم آسانی سے لیبارٹری تلاش کر سکتے ہیں" ــــــ عمران نے کہا۔

"ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــــ تم اس کار کی بات کر رہے ہو جو نمبر تھری کے استعمال میں تھی ۔ وہ کار میں بتا دیتا ہوں کہ کہاں ہے ـــــ وہ پولیس کے مال خانے میں جمع ہے ۔ کیوں کہ وہ سڑک پر کھڑی رہ گئی اور عمارت خالی ہو گئی ۔ چنانچہ پولیس اُسے مال خانے میں لے گئی ۔ لیکن چوں کہ اس کار کے کاغذات جعلی تھے اس لئے ہم اُسے لینے ہی نہیں گئے"

بوتھم نے اچانک قہقہہ مارتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے قلم کا بٹن آف کیا اور اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی اچھا ہوا کہ وقت ضائع ہونے سے بچ گیا" ــــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"مگر اب لیبارٹری کا کیا ہو گا" ــــــ کرنل ہالینڈ نے بے چین لہجے میں کہا۔

"تم زندگی بھر لیبارٹری نہیں ڈھونڈھ سکتے۔ آخر میں ٹوپاز کا چیف بدل کوئی گھسیارا تو نہیں ہوں کہ ایک رائی کی اتنی قیمتی اور بڑی لیبارٹری تو بنالوں لیکن اس کا راستہ اتنا آسان ہو کہ ہرایرہ غیرہ اُسے ڈھونڈھ نکالے" ——— بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ابھی چیف باس ہمیں لیبارٹری میں لے جائے گا اور اس کی سیر کروائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"نہیں عمران ——— تم بوتھم پر تشدد نہیں کر سکتے۔ چاہے یہ مجرم ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ہمارے ملک میں بہت بڑا جرم ہے" کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں تشدد کب کر رہا ہوں ——— بوتھم کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہوگا" عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے گولیاں نکالنا شروع کر دیں۔ جب سارا چیمبر خالی ہو گیا تو اس نے چیمبر بند کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دیکھا کہ اب اس ریوالور میں کوئی گولی نہیں ہے۔ اور گولیوں کے بغیر یہ ریوالور ایک کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جادوگر شعبدہ دکھاتے ہوئے مجمع سے گفتگو کرتے ہیں۔

"لیکن ...." ——— کرنل ہالینڈ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس خالی ریوالور کے باوجود بوتھم سب کچھ بتا دے گا" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھا کر بوتھم کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جو اب خود بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہا تھا۔

"سنو بوتھم ——— یہ ریوالور خالی ہے۔ میں نے اسے تمہارے سامنے خالی کیا ہے۔ لیکن میں اسے تمہاری کنپٹی کے ساتھ لگا کر صرف دس تک گنوں گا۔ اگر تم نے دس تک لیبارٹری کا راستہ نہ بتایا تو پھر میں ٹریگر دبا دوں گا ——— اس کے بعد کیا ہوگا یہ شاید تم کبھی بھی معلوم نہ کر سکو کیونکہ ٹریگر دبنے کے بعد خالی ریوالور تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نکال کر باہر پھینک دے گا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا مسخرہ پن ہے۔ تم سب میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔ چلو کرنل سرٹیفکیٹ لکھواؤ اور میرے جہاز سے دفع ہو جاؤ۔ ورنہ میں گورنر کو فون کرتا ہوں" ——— بوتھم نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور میز پر جھکتے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا ——— مگر اس سے پہلے کہ بوتھم کا ہاتھ ٹیلی فون تک پہنچتا۔ عمران نے ریوالور کا رخ ٹیلی فون کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چونکہ ریوالور پر سائیلنسر بھی چڑھا ہوا تھا ——— اس لئے کھٹ کی سی آواز آئی اور دوسرے لمحے ٹیلی فون کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

"یہ ——— یہ ——— کیا" ——— کرنل اور بوتھم کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز اور کوسٹ گارڈز کے افسروں کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ کیونکہ ریوالور تو ان کے سامنے ہی خالی کیا گیا تھا۔ پھر اس میں گولی کہاں سے آ گئی۔

"یہ ریوالور واقعی خالی ہے" ــــــ عمران نے جادوگروں کے سے انداز میں کہا اور اس کا چیمبر دوبارہ کھول دیا۔ واقعی چیمبر خالی تھا۔

"تم مجھے بے وقوف مت بناؤ۔ اس میں کوئی خفیہ خانہ ہے جس میں گولیاں موجود ہیں" ــــــ بوتھم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ لو پڑا ہے تمہارے سامنے ــــــ اس کا خانہ ڈھونڈ لو بلکہ ٹریگر دبا کر تسلی کر لو" ــــــ عمران نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم نے جھپٹ کر ریوالور اٹھا لیا۔ اُسے غور سے ادھر اُدھر سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چیمبر بند کر کے اس کا ٹریگر دبایا مگر سوائے خالی کھٹس کے اور کوئی آواز نہ نکلی وہ بار بار ٹریگر دباتا رہا ــــــ لیکن ریوالور سے کوئی گولی برآمد نہ ہوئی۔

"بکواس ــــــ صرف شعبدہ بازی ــــــ بہرحال میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے" ــــــ بوتھم نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور اٹھا لیا۔

"میں صرف دس تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا"

عمران نے ریوالور کی نال بوتھم کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک......... دو......... تین......... چار........."

وہ رک رک کر بڑے ساحرانہ انداز میں گنتی کر رہا تھا۔

"ٹھہرو ــــــ تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے"

بوتھم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"پانچ......... چھ......... سات........."

عمران نے اسی طرح گنتی جاری رکھی۔ البتہ اس نے وقفہ تھوڑا سا بڑھا دیا تھا۔

"ٹھہرو عمران ــــــ رک جاؤ ــــــ یہ بھی تشدد ہے۔ اور میرے سامنے تشدد نہیں ہو سکتا" ــــــ اچانک کرنل ہالینڈ نے آگے بڑھ کر عمران کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکلا۔ یہ جانتے ہوئے بھی ریوالور خالی ہے۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرات ابھر آئے تھے۔

"تو پھر بوتھم کی منت سماجت کیجئے۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑیئے شاید یہ لیبارٹری کا پتہ بتا دے" ــــــ عمران نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے انسانی نفسیات کے مطابق وار کیا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ اگر کرنل اُسے نہ روکتا تو دس سے پہلے ہی بوتھم بول پڑتا۔ کیوں کہ انسانی نفسیات ہی ہے کہ اُسے بہرحال خدشہ ضرور رہتا ــــــ اور یہی خدشہ ہی اُسے بولنے پر مجبور کر دیتا۔ ویسے یہ ریوالور مخصوص ساخت کا تھا۔ اس کے سائیلنسر کے خفیہ خانے میں دو گولیاں موجود رہتی تھیں۔ اور ٹریگر کو ایک مخصوص انداز میں دبانے سے وہ چل جاتا تھا ــــــ حالانکہ اس کا چیمبر خالی بھی ہوتا۔ جوانا اور جوزف کے پاس بھی اس ساخت کے ریوالور تھے۔ اس لئے عمران نے ساحل پر بڑے اطمینان سے ان کے چیمبر خالی کروا دیئے تھے ــــــ اور اسی بھروسے پر جوانا اور جوزف کو کرسیوں سمیت دفن کرنے والا ٹوپانہ کا آدمی مارا گیا تھا۔ اور وہ نہ صرف خود آزاد ہو گئے تھے۔ بلکہ انہوں نے عین وقت پر عمران کی جان بھی بچا لی تھی۔

"کوئی اور طریقہ سوچو عمران ــــــ کوئی اور طریقہ ــــــ جس سے بغیر تشدد کے لیبارٹری کا پتہ چل جائے" ــــــ اچانک مسز جیمز نے کہا۔ اس کے لہجے میں التجا تھی۔

"اچھا تمہاری خاطر یہ بھی سہی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے وہی قلم دوبارہ باہر نکال لیا۔ جو اس نے ساحل تک پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ اس نے اس کا بٹن دبایا تو اس ڈائل پر وہی نقطہ دوبارہ چمکنے لگا ——— وہ تیزی سے مشرق کی طرف دوڑ رہا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس نقطے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے قلم کو آف کر کے دوبارہ جیب میں ڈالا۔

"آؤ میرے ساتھ ——— اب میں تمہیں لیبارٹری میں لے چلتا ہوں۔ اس بوتھم کو بھی ساتھ لے لو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا پرائیویٹ جزیرہ ہے۔ تم اس کو میری اجازت کے بغیر توڑ پھوڑ نہیں کر سکتے" ——— بوتھم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"توڑ پھوڑ کیسی بھائی بوتھم ——— میں تو لیبارٹری ڈھونڈ رہا ہوں" عمران نے کہا اور کرنل ہالینڈ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اسے لے آؤ ——— اور دیکھو یہ بھاگنے نہ پائے" ——— کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز کے افسروں سے کہا اور انہوں نے سر ہلاتے ہوئے ریوالوروں کا رخ بوتھم کی طرف کر دیا۔

"اب مرجانا دس کروڑ ڈالر کی بجائے بیس کروڑ ڈالر ہوگا ——— سمجھے تم کرنل ہالینڈ" ——— بوتھم نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"ارے ——— میں تمہیں دس ارب دے دوں گا ——— تم میرے ساتھ تو چلو" ——— عمران نے دروازے میں رک کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ سب کوسٹ گارڈز کی لانچ پر بیٹھ گئے اور عمران نے لانچ کا رخ زیر آب جزیرے کی طرف کر دیا۔ جب اپنے اندازے کے مطابق وہ جزیرے کے بالکل اوپر پہنچ گیا۔ تو اس نے لانچ روکنے کا حکم دیا۔

"بوتھم ——— میری بات سنو" ——— عمران نے بوتھم کو بازو سے پکڑا اور ایک طرف تقریباً گھسیٹتا ہوا لانچ کے انجن روم کے ساتھ بنے ہوئے کمرے میں گھستا چلا گیا۔

"کیا بات ہے" ——— بوتھم نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو بوتھم ——— میں کرنل ہالینڈ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھے مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا تھا اور میں نے اپنے طور پر لیبارٹری کا پتہ نکالنے کے لئے یہ سب چکر کھیلا تھا ——— اور یہ بھی سن لو کہ تم نے کرنل ہالینڈ والی فلم تو جلا دی ہے۔ لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تم نے اپنے آپ کو ٹوپاز کا چیف اور لیبارٹری کے وجود کی تصدیق کی ہے ——— ظاہر ہے تم اپنی آواز سے نہیں مکر سکتے۔ اگر میں نے یہ ٹیپ کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دیا تو وہ تمہارے جزیرے کو بموں سے توڑ کر لیبارٹری ڈھونڈ نکالے گا ——— اور ثبوت موجود ہونے کی وجہ سے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ سودا کر لو" عمران نے بڑے پراسرار انداز میں بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے حکمت دو ——— تم بہت عیار آدمی ہو۔ میں تمہاری کسی بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں" ——— بوتھم نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— میں تمہیں اس کا ثبوت دے دیتا ہوں" ——— عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی قلم باہر نکال لیا جو وہ ساحر پر بھیج رہا تھا۔ اس نے اس بار اس کے دوسرے کنارے والا بٹن دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے قلم پہ ڈائل روشن ہو گیا ——— لیکن اس بار نقطہ اس کے درمیان میں جل بجھ رہا تھا۔ اور پھر قلم میں سے ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ کرنل ہالینڈ بول رہا تھا۔

"قلم پہنچا دوں ——— کیا مطلب" ——— کرنل ہالینڈ کی آواز میں حیرت تھی۔ اور اس کے بعد ہونے والی تمام بات چیت بڑے صاف الفاظ میں سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر وہ فقرہ بھی آ گیا جب لوتھم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا کہ میں ٹوپاز کا چیف ہوں کوئی گھسیارہ تو نہیں ہوں کہ ایکس وائی کی اتنی قیمتی اور بڑی لیبارٹری تو بنا لوں لیکن اس کا راستہ آسان ہو کہ سراغ رساں وغیرہ اُسے ڈھونڈ نکیلیں "

لوتھم کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔ واقعی یہ اس کے خلاف ایک واضح ثبوت تھا۔ اب اُسے کیا معلوم تھا کہ اس چھوٹے سے قلم میں یہ سسٹم بھی موجود ہے کہ یہ بات چیت کو اس واضح انداز میں ٹیپ کر سکتا ہے ——— اس نے بڑی پھرتی سے ہاتھ مار کر قلم کو چھیننا چاہا مگر عمران تو کرنل ہالینڈ تھا کہ اطمینان سے کھڑا رہتا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ ہٹایا اور دوسرے لمحے قلم اس کی جیب میں غائب ہو گیا اور اس بار ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا ——— یہ وہی ریوالور تھا جو بظاہر خالی تھا لیکن ....

"تم شیطان ہو شیطان ——— انسان نہیں ہو" ——— لوتھم نے اپنے وار میں ناکام ہونے کے بعد دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے علم تھا لوتھم ——— کہ تم جوش میں آ کر یہ سب اقرار خود کر لو گے اس لئے میں نے قلم نکال کر نہ صرف بٹن دبا دیا تھا بلکہ اس کی سیٹنگ بھی کر لی تھی کہ وہ اس کمرے کی بات چیت واضح انداز میں ٹیپ کر سکے ——— ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں کار کے پیچھے آدمی بھگا مارتا پھرتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کیا سودا کرنا چاہتے ہو" ——— لوتھم نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

"دیکھو ——— میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیتا ہوں۔ تم کرنل ہالینڈ سے سرٹیفکیٹ لکھوا لو۔ بس یہ خیال رہے کہ اس میں ہنری جیمز کا نام نہ آئے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس کے بعد ہم سب واپس چلے جائیں گے ——— کل پھر میں تمہارے جہاز پر آؤں گا۔ اور تمہیں اس ٹیپ کی قیمت دینی ہو گی۔ ایک لاکھ ڈالر۔ بس یہ میرا معاوضہ ہو گا۔ اس کے بعد تم جانو اور کرنل ہالینڈ ——— چاہے اس سے دس ارب ڈالر وصول کر و یا بیس ارب ——— مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور سنو ——— مجھے ایکس وائی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے تمہاری لیبارٹری تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہماری لائن کا نہیں۔ مجھے تو نقد رقم چاہیئے نقد ——— ایک لاکھ ڈالر ——— بولو ——— سودا منظور ہے یا دوسری صورت میں یہ ٹیپ میں کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دوں گا۔ اور پھر کرنل ہالینڈ جانے اور تم" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے تم یہ ٹیپ بعد میں کرنل ہالینڈ کو دے دو یا اس ٹیپ کی مزید کاپیاں بنوا لو۔ اور پھر مجھ سے بھی رقم وصول کر لو۔ اور ٹیپ بھی کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دو" ——— لوتھم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ اب عمران کی نسبت بے حد محتاط ہو چکا تھا۔

"تو پھر اس کی ایک اور صورت ہے۔ میرے ساتھیوں کی لانچ قریب ہی موجود ہے۔ تم ایک لاکھ ڈالر وہاں پہنچا دو۔ جب میرا ساتھی آکر مجھے کہہ دے گا کہ کام ہو گیا ہے تو میں ناکامی کا اعتراف کرا دوں گا ـــــــ اور یہ قلم تمہارے حوالے کر دوں گا۔ پھر تم جانو اور کرنل ہالینڈ ـــــــ میرا کام ختم" ـــــــ عمران نے دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس نقد ایک لاکھ ڈالر نہیں ہے۔ البتہ میں لوتھم اینڈ کمپنی کا ایک لاکھ ڈالر کا چیک تمہیں دے سکتا ہوں ـــــــ لوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ اتنی ہے کہ چیک ہر صورت میں کیش ہو گا" ـــــــ لوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ مجھے منظور ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ نہیں گرنے دو گے" ـــــــ عمران نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

اور لوتھم نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر چیک بک نکالی اور پھر قلم نکال کر اس نے تیزی سے اُسے پُر کرنا شروع کر دیا۔

"چیک سیلف کا کاٹنا ـــــــ میرا نام نہ لکھنا" ـــــــ عمران نے کہا اور لوتھم نے سر ہلاتے ہوئے سیلف کا چیک کاٹ کر اس پر اپنے دستخط کئے اور دستخط کر کے چیک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹیپ مجھے دو اور چیک لے لو" ـــــــ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر قلم نکالا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے قلم دیا اور دوسرے ہاتھ سے چیک لے لیا ـــــــ اور چیک کو ایک لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے چیک جیب میں ڈال لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"بالکل ٹھیک ـــــــ آؤ اب میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر لوں اور پھر

میں جاؤں اور تم جانو اور تمہارا کرنل ہالینڈ" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر دوبارہ عرشے پر پہنچ گئے۔ جہاں کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز دونوں بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"سوری کرنل ـــــــ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ بغیر تشدد کے یہ قابو میں آجائے لیکن یہ شخص کسی طرح بھرے میں ہی نہیں آیا۔ ہاں البتہ تم مجھے کھلے تشدد کی اجازت دے دو تو میں ابھی سب کچھ اس سے اگلوا لوں گا" ـــــــ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز کا چہرہ بھی تاریک ہوتا چلا گیا۔

"مم ـــــــ مم ـــــــ مگر تشدد تو جرم ہے" ـــــــ کرنل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پھر مجبوری ہے۔ ہمارے یہاں تو کسی پہ ذرا سا بھی شک پڑ جائے تو ہم اس کی کھال ادھیڑ دیتے ہیں" ـــــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے یہاں ایسا نہیں ہو سکتا" ـــــــ کرنل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"چلو کرنل ـــــــ تم اب سرٹیفکیٹ لکھو ـــــــ جلدی کرو ـــــــ پہلے ہی میرا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے" ـــــــ لوتھم نے غصے مگر مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ میں سرٹیفکیٹ نہ لکھوں اور واپس چلا جاؤں اور ٹوپاز کے متعلق سب کچھ بھول جاؤں ـــــــ اور یہ وعدہ بھی کر لوں کہ آئندہ ایجنسی ٹوپاز کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھائے گی"

کرنل نے کہا۔

"نہیں ——— تمہیں سرٹیفکیٹ لکھنا پڑے گا۔ البتہ ایک اور صورت میں رعایت کی ہے کہ تم میرے پیر چھو کر مجھ سے معافی مانگ لو اور اس کے ساتھ وعدہ کرو کہ تم یا تمہاری ایجنسی کسی صورت ٹوپاز کے خلاف کام نہ کرے گی۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس سرٹیفکیٹ کو تمہارے خلاف استعمال نہ کروں گا ——— لیکن اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو میرا وکیل تمہاری ایجنسی کو بیس کروڑ ڈالر ہرجانے کا نوٹس دے گا۔ اور تم جانتے ہو اس سرٹیفکیٹ کے بعد تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا ہی پڑے گا"

بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ مجھے اتنی رعایت بھی منظور ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے دل پہ جبر کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر تیزی سے بوتھم کے بوٹ ہاتھوں سے چھو لیے۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— بین الاقوامی ایجنسی کا چیف اور میرے پیر چھو رہا ہے ——— ہا ——— ہا ——— ہا" ——— بوتھم نے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"وقت پڑنے پر عقلمند گدھے کو بھی اپنا باپ بنا لیتے ہیں۔ اس لئے تو میں نے عقلمندی کا کبھی دعویٰ نہیں کیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاغذ منگواؤ ——— اور سرٹیفکیٹ لکھو اور مجھے جہاز پہ چھوڑ کر دفع ہو جاؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر مسٹری ہیمز انجن روم سے ایک خالی کاغذ لے آیا اور کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ لکھا جس میں جہاز کی ناکامی کا اعتراف کیا اور پھر اس پہ اپنے دستخط کیے۔

"کوسٹ گارڈ کے آفیسروں کے دستخط بطور گواہ ڈلواؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر کوسٹ گارڈ کے دونوں افسروں نے بطور گواہ اپنے نام اور عہدے لکھ کر اس پہ دستخط کر دیئے۔

"یہ تمہاری موت کا پروانہ ہے کرنل ——— اب اپنا وعدہ نہ بھول جانا" بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں سرٹیفکیٹ کو چوما اور پھر اُسے بڑی احتیاط سے طے کر کے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اپنی فورس کو واپسی کا حکم دو اور خود بھی دفع ہو جاؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کو جہاز کے قریب لے جایا گیا اور پھر افسروں نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا حکم دیا ——— اور کرنل نے جمیسن کو بلا کر کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر واپس لے جائے۔ عمران اور کرنل ہالینڈ اُسی لانچ میں رہ گئے اور پھر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز سے اتر اتر کر واپس اپنی لانچوں پر سوار ہونے لگے ——— ہیلی کاپٹر بھی تھوڑی دیر بعد فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے شمال کی سمت پرواز کرتا چلا گیا۔

"اچھا کرنل ——— اجازت" ——— سب کے اترنے کے بعد بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہاز کے ساتھ لٹکی ہوئی سیڑھی پہ چڑھنے لگا۔

"ارے ——— مجھ سے ہاتھ تو ملاتے جاؤ" ——— عمران نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو پھر بوتھم جو سیڑھی پہ چڑھنے لگا تھا۔ لڑکھڑا کر گرنے لگا تو عمران نے اُسے سنبھال لیا۔

"ارے ارے ——— میں نے ہاتھ ملانے کے لئے کہا تھا گرنے کے لئے تو نہیں کہا تھا" ——— عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تم جیسے شیطان سے ہاتھ ملانا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں"۔ بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سیڑھی پر چڑھتا چلا گیا۔

"تمہاری مرضی بھائی ـــــ لوگ تو شیطانوں سے گلے ملنا فخر سمجھتے ہیں۔ تم ہاتھ بھی نہیں ملاتے"۔ ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ادھر بوتھم کے اوپر جانے کے بعد لانچ تیزی سے جہاز سے دور ہٹتی چلی گئی۔

"ایسی ذلت آمیز شکست میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھائی"۔ کرنل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بجھی ہوئی تھیں اور چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"کیسی شکست کرنل ـــــ جہاں عمران ہو وہاں شکست داخل نہیں ہو سکتی"۔ ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا اور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیا ہے"۔ ـــــ کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا جاری کردہ سرٹیفکیٹ"۔ ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نے جھپٹ کر وہ کاغذ لے لیا اور پھر اُسے پھرتی سے کھولا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں یہ واقعی وہی سرٹیفکیٹ تھا۔ جو اس نے لکھ کر بوتھم کو دیا تھا۔

"یہ ـــــ یہ ـــــ کیسے تمہارے پاس آ گیا"۔ ـــــ کرنل نے حیرت سے گھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوتھم نے مجھ سے ہاتھ جو نہیں ملایا تھا۔ ملا لیتا تو اس کی جیب سے کاغذ میری جیب میں منتقل نہ ہو جاتا"۔ ـــــ عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی عظیم ہو عمران ـــــ تم نے مجھے بچا لیا۔ تم نے مجھے نئی زندگی دے دی۔ ورنہ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں خودکشی کر لوں گا"۔ ـــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ عمران کے قدموں میں جھکتا چلا گیا۔

"ارے ارے ـــــ ایک تو تمہارا جسمانی توازن خراب ہے۔ تمہیں نیچے جھکنے کی بڑی جلدی رہتی ہے"۔ ـــــ عمران نے گڑبڑا کر اُسے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فرطِ جوش سے عمران سے لپٹ گیا۔ اس کے چہرے پر انوکھی چمک سی آ گئی تھی۔

"ارے ارے ـــــ میری پسلیاں نہ توڑنا۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ اور تم ماشاءاللہ جوان"۔ ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اُسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور کرنل کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرٹیفکیٹ تیزی سے پھاڑا۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے پرزے کرنے کے بعد اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

بوتھم کے کرسی پر بیٹھتے ہی دروازہ کھلا اور نمبر ٹو اور نمبر فور اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا باس ——— کیا سرٹیفکیٹ مل گیا" ——— نمبر ٹو نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ نمبر فور بھی دوسری کرسی سنبھال چکا تھا۔

"تو کیا میں چھوڑتا تھا۔ اب نارکوٹک ایجنسی سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ گیا۔ اب ٹوپاز کھل کر کام کرے گی۔ بالکل کھل کر" ——— بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس پرنس سے کیسے پیچھا چھوٹا ——— وہ تو بے حد خطرناک آدمی نکلا" نمبر فور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے دراصل صرف پیسہ چاہیے تھا چنانچہ میں نے ایک لاکھ ڈالر دے کر اس سے وہ ثبوت خرید لیا جو اس نے تیار کر لیا تھا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے وہ قلم نکال کر اس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے قلم میں سے ٹیپ شدہ گفتگو سنائی دینے لگی۔

"یہ تو عجیب و غریب ٹیپ ریکارڈر ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"ہاں واقعی میں لیبارٹری میں اس کا بھرپور تجزیہ کروں گا۔ ایسا قلم بہت اچھا ہے۔ مجھے یہ بے حد پسند آیا ہے ——— دیکھنے میں بے ضرر ——— لیکن اندر سے انتہائی خطرناک" ——— بوتھم نے بٹن آف کر کے قلم دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے باس ——— نارکوٹک ایجنسی سے زیادہ یہ آدمی عمران بے حد خطرناک ہے۔ اگر یہ کسی طرح ہلاک ہو جاتا تو بڑا اطمینان ہو جاتا" نمبر ٹو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی بے حد خطرناک ہے۔ اس کے چکر میں مادام بریڈی اور اس کے ساتھی بھی مارے گئے۔ اور ہم بھی بال بال بچے ہیں ——— اگر مادام بریڈی عین موقع پر راز فاش نہ کر دیتی تو یہ آدمی لیبارٹری پہنچ کر ہمارے لئے مصیبت بن جاتا" بوتھم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— وہ سرٹیفکیٹ تو دکھایئے جو ایک لحاظ سے نارکوٹک ایجنسی کی طرف سے منشیات کا کھلے عام کاروبار کرنے کا لائسنس ہے" ——— نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر بوتھم اور نمبر فور دونوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"ہاں ہاں ضرور دیکھو ——— اسے تو میں فریم کروا کر لیبارٹری میں لٹکوا دوں گا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کوٹ کی سائیڈ جیب

میں ہاتھ ڈال کر سرٹیفکیٹ نکالنے لگا۔ وہ چند لمحے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولتا رہا۔ اور لمحہ بہ لمحہ اس کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدہ ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے وہ سرٹیفکیٹ کہاں گیا" ـــــ بوتھم نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے پاگلوں کی طرح اس نے کوٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے جیبوں میں بھرا ہوا ساز و سامان نکال کر میز پر پٹخنا شروع کر دیا ـــــ نمبر ٹو اور فور بھی کھڑے ہو گئے۔ ان کی پیشانیوں پر بھی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ پھر جب ساری جیبیں خالی ہو گئیں تو بوتھم بے اختیار کرسی پر گر پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مایوسی تھی۔

"وہ سرٹیفکیٹ غائب ہے۔ لیکن کہاں غائب ہو سکتا ہے" ـــــ بوتھم کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"آپ جب لانچ سے سیڑھی چڑھ کر جہاز پر آنے لگے تھے تو وہ عمران آپ کے قریب آیا تھا۔ کہیں اس نے تو ہاتھ نہیں دکھا دیا ـــــ میں ریلنگ پر کھڑا دیکھ رہا تھا کہ آپ لڑکھڑائے تھے اور اس نے آپ کو سنبھالا تھا" نمبر فور نے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی ـــــ اوہ ـــــ وہ شیطان ہے ـــــ واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے۔ کاش میں نے اسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا" ـــــ بوتھم کے لہجے میں بے پناہ مایوسی تھی۔

"یقیناً یہ اسی کی حرکت ہے۔ اور باس میرا خیال ہے اس قلم کو بھی ضائع کر دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس کے اندر کوئی ایسا سسٹم موجود ہو کہ اس کے ذریعے وہ شیطان بھی لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈھ نکالے" ـــــ نمبر ٹو نے کہا۔

"بالکل اب مجھے تو اس کے تصور سے ہی خوف آنے لگا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اس نے نجانے کس طرح ایک لمحے میں وہ ثبوت ہی اڑا لیا۔ جس پر ہم خوش ہو رہے تھے اس قلم کو میرے سامنے توڑ ڈالو ـــــ اور توڑ کر اسے سامنے آتش دان میں پھینک دو" ـــــ بوتھم نے کہا اور پھر اس نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا وہ قلم اٹھایا۔ اور یوں نمبر ٹو کی طرف پھینکا جیسے وہ قلم کی بجائے کوئی بد روح ہو۔ نمبر ٹو نے قلم کو جھپٹا اور پھر اٹھ کر وہ برقی آتش دان کی طرف چل دیا ـــــ اس نے قلم آتش دان کے اوپر رکھا اور خود آتشدان کے اوپر موجود ایک چھوٹی سی الماری کھولی اور اس میں سے ہتھوڑی نکال کر اس نے قلم کو الٹا کر فرش پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس پر ہتھوڑا مار دیا ـــــ قلم کے پرزے اڑ کر ادھر اُدھر بکھرتے چلے گئے۔ چھوٹے چھوٹے اور عجیب و غریب جیسے گھڑی کے پرزے ہوتے ہیں۔

"ان سب کو اٹھا کر آتش دان میں پھینک دو" ـــــ بوتھم نے چیخ کر کہا اور نمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے ہتھوڑا ایک طرف رکھا اور پرزوں کو سمیٹنے لگا۔ پرزے سمیٹ کر اس نے برقی آتش دان میں پھینک دیئے ـــــ یہ آتش دان خصوصی ساخت کے بنے ہوئے تھے۔ ان آتش دانوں کے ایک طرف بجلی کے ہیٹر لگے ہوئے تھے۔ اور درمیان میں آتش دان کا بڑا سا خالی ڈبہ سا تھا ـــــ جس میں پتھری کوئلے پڑے ہوئے تھے۔ ہیٹر جلنے کی وجہ سے حرارت ان پتھری کوئلوں میں جذب ہو جاتی اور یہ پتھری کوئلے دھک جاتے ان میں سے شعلے نہ نکلتے تھے ـــــ اس طرح سمندر کی سرد اور رطوبت آمیز ہوا ان کوئلوں سے نکلنے والی گیس کی وجہ سے خشک ہو جاتی اور حرارت بھی ہو

جاتی تھی۔ اگر صرف بجلی کا ہیٹر جلا دیا جاتا تو اس سے رطوبت خشک نہ ہوتی تھی، اور اس طرح کمرے کو مطلوبہ حرارت نہ مل سکتی تھی ــــ اور کمروں میں موجود سامان رطوبت کی وجہ سے گیلا گیلا رہتا تھا۔ بوتھم نے اس جہاز میں خصوصی طور پر اس قسم کے آتش دان مخصوص کمروں میں لگوائے ہوئے تھے جو مسلسل جلتے رہتے تھے ــــ اس طرح پورے جہاز کی اندرونی ہوا خشک اور گرم رہتی تھی۔ اس طرح اگر کبھی کچھ عرصے کے لئے ایکس دائی کے تھیلے جہاز میں رکھے پڑے جاتے تو وہ خشک ہوا کی وجہ سے خراب ہونے سے بچ جاتے تھے ــــ یہ وجہ تھی کہ پہلے کرنل ہالینڈ والی فلم بھی انہی کوئلوں پر گر کر جلی تھی اور اب تمہ کے پرزے بھی اسی دہکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے تھے۔

"نمبر ٹو ــــ ہمیں اس علی عمران کی اس وقت تک نگرانی کرنی چاہیئے جب تک یہ ہمارے ملک سے نکل نہیں جاتا۔ ہمیں اس کی حرکتوں سے چوکنا رہنا چاہیئے" ــــ بوتھم نے تمہ کے جلنے کے بعد اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سامان واپس جیبوں میں منتقل کر لیا تھا۔

"باس ــــ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس کا ٹھکانہ نہیں جانتے۔ اس کا ٹھکانہ جاننے والی تمام پارٹی اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے اُسے اس بڑے شہر میں تلاش نہیں کیا جا سکتا ــــ دوسری بات یہ کہ وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے ہم میں سے کوئی اُسے پہچان بھی نہ سکے گا۔ اور تیسری بات یہ کہ اگر اُسے اپنی نگرانی کا علم ہو گیا۔ تو پھر اس کا جانے کا ارادہ نہ بدل جائے البتہ اگر آپ اُسے پکڑنا چاہتے ہیں تو جو چیک آپ نے اُسے دیا ہے۔ اس کے بارے میں بینک کو ہدایت کر دیں کہ اُسے کیش نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے جب چیک کیش نہ ہوگا تو وہ ہمارے پاس آئے گا" ــــ نمبر ٹو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیلی جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ہم اُسے تلاش نہیں کر سکتے۔ باقی رہی چیک والی بات ــــ تو میں اُسے رکنے پر تیار نہیں ہوں۔ جس وقت میں نے چیک دیا تھا۔ اس وقت میرا ارادہ یہی تھا۔ اور میں اس ارادے پر عمل بھی کر گزرتا۔ لیکن اگر میرے پاس سرٹیفکیٹ ہوتا ــــ لیکن اب چیک رکنے کا مطلب ہے کہ عمران کو دوبارہ اپنے پیچھے لگا لیا جائے اور یہ میں کسی قیمت پر نہیں چاہتا" ــــ بوتھم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کیا جائے کہ ہم اپنی سرگرمیاں ترک کر کے لیبارٹری میں منتقل ہو جائیں اور صرف ایکس دائی کی زیادہ سے زیادہ تیاری پر توجہ دیں" نمبر فور نے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کی بجائے اپنی اپنی رہائش گاہوں پر شفٹ ہو جائیں۔ اور جب ہمیں اس بات کا مکمل طور پر اطمینان ہو جائے کہ عمران اس ملک سے نکل گیا ہے ــــ تب ہم لیبارٹری کا رخ کریں" ــــ نمبر ٹو نے کہا۔

"میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ عمران ہماری رہائش گاہ کی نگرانی کرے یا پھر وہ ہمیں رہائش گاہوں پر آ کر پکڑے اور ہم پر تشدد کر کے لیبارٹری کا راستہ معلوم کرے ــــ ایسے آدمی سے کچھ بعید نہیں۔ یہاں تو وہ تشدد اس لئے نہیں کر سکا کہ کرنل ہالینڈ اور کوسٹ گارڈز کے آدمی موجود تھے۔ لیکن اکیلی جگہ پر اُسے کون روک سکتا ہے ــــ چونکہ لیبارٹری کا راستہ جہاز میں سے ہی جاتا ہے۔ اس لئے ہم کسی کی نگاہ میں آئے

بغیر یہیں سے ہی لیبارٹری میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح یہ ہمارا انتظار کرتا ہی رہ جائے گا ـــــــ اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کے اندر رہ کر ہم جزیرے سے نہ صرف بیرونی دنیا کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ آنے والے مشکوک آدمی کو ختم بھی کر سکتے ہیں" ـــــــ نمبر فور نے مکمل دلائل دیتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ اس کے دلائل میں کافی وزن تھا۔ اس لئے تھوڑی سی بحث کے بعد بوتھم اور نمبر ٹو بھی اس کی تجویز سے متفق ہو گئے۔

"لیکن ایک بات کا مجھے خیال آگیا ہے۔ پہلے بھی کرنل بالینٹ نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہوا میں رہ کر ہمارے جہاز کے ایک اندرونی کمرے کی فلم بنالی تھی۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر پر ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔ اور ہم جیسے ہی لیبارٹری میں جائیں وہ اس کے راستے کی بھی فلم بنالیں" بوتھم نے اچانک کہا۔

"لیس باس ـــــــ آپ نے واقعی اچھی بات سوچی ہے۔ اب جب کہ سرٹیفکیٹ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ اب ہمیں پوری طرح محتاط رہنا چاہیئے" ـــــــ نمبر ٹو اور فور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ـــــــ میں اس کا حل ابھی کرتا ہوں" ـــــــ بوتھم نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون تیزی سے اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وائرلیس ٹیلی فون تھا۔ اور خصوصی طور پر بوتھم نے اپنے جہاز میں لگوایا ہوا تھا۔

"ایئر فورس راڈار بیس" ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر لینڈلر سے بات کراؤ ـــــــ میں بوتھم بول رہا ہوں ـــــــ" بوتھم

اینڈ کمپنی کا چیف" ـــــــ بوتھم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــــ بہتر ـــــــ ایک لمحہ ہولڈ کیجئے" ـــــــ دوسری طرف سے جواب ملا اور بوتھم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"لیس مسٹر بوتھم ـــــــ لینڈلر سپیکنگ ـــــــ فرمائیے"

بولنے والے کا لہجہ خاصا باوقار تھا۔ وہ ایئر فورس راڈار بیس کا چیف تھا۔

"مسٹر لینڈلر ـــــــ آپ سے آج ایک کام آپڑا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے پرائم منسٹر ہاؤس میں کہا تھا کہ کبھی آپ کے لائق کوئی کام ہو تو بلا تکلف بتا دیجئے گا" ـــــــ بوتھم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے مسٹر بوتھم ـــــــ اور آپ جیسی شخصیت کا کوئی کام کر سکے مجھے بے حد خوشی ہو گی" ـــــــ دوسری طرف سے لینڈلر نے جواب دیا۔

"آپ کی ترقی کا کوئی مسئلہ الجھن میں پڑا ہوا ہے۔ کیوں" بوتھم نے کہا۔

"جی ہاں ـــــــ میری فائل ایئر مارشل کے پاس گئی ہوئی ہے۔ مگر آپ کو کیسے پتہ چلا" ـــــــ لینڈلر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کی سفارش ایئر مارشل سے کی تھی وہ میرے گہرے دوست ہیں تو انہوں نے بتایا تھا" ـــــــ بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــــ بے حد شکریہ ـــــــ آپ ذرا ایئر مارشل صاحب کو زور دے کر کہہ دیں تو میری ترقی ضرور ہو جائے گی۔ اور اس کے لئے میں ہمیشہ

آپ کا ممنون رہوں گا" ـــــــ اس بار لینڈلر کے لہجے میں وقار کی بجائے التجا اور مؤدبانہ پن جھلک رہا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں ـــــــ میں ایئر مارشل کی قلم پکڑ کر اس سے آپ کی ترقی کے کاغذ پر دستخط کرا دوں گا" ـــــــ بوتھم نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ـــــــ لیکن آپ نے وہ کام نہیں بتایا" لینڈلر کے لہجے سے بے پناہ مسرت جھلک رہی تھی۔

"کام کوئی خاص نہیں ہے ـــــــ آپ کو علم ہے کہ میرے پاس تمام ساحلوں پر مچھلی پکڑنے کا ٹھیکہ ہے اور میرا ہیڈ کوارٹر شمالی ساحل پر موجود ایک بڑے جہاز پر ہے۔ مجھے پچھلے دنوں اطلاع ملی تھی کہ کوئی نامعلوم ہیلی کاپٹر میرے جہاز پر بہت زیادہ بلندیوں پر دیکھا گیا ہے ـــــــ اتنی بلندی پر کہ یہاں سے دوربین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ تو میں نے سوچا کہ آپ کو تکلیف دوں کہ آپ ذرا راڈار پر چیک کر کے مجھے بتائیں کہ کیا واقعی یہ خبر درست ہے۔ اور اگر واقعی کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے تو وہ کس کا ہے ـــــــ تاکہ میں حکومت کو اس کی مفصل رپورٹ دے سکوں" ـــــــ بوتھم نے کام کی تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــــ تو کیا اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر موجود ہو گا"

لینڈلر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو میں چیک کرنا چاہتا ہوں ـــــــ اگر آپ ذرا تکلیف کر لیں تو....."

بوتھم نے کہا۔

"اوہ ـــــــ یہ کون سی بات ہے۔ میں ابھی چیک کرا لیتا ہوں۔ ہیلی کاپٹر چاہے جتنی بلندی پر بھی کیوں نہ ہو راڈار کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ آپ توقف کیجیے میں پندرہ منٹ بعد آپ کو فون کر کے رپورٹ دے دوں گا۔ مجھے اپنا نمبر بتا دیجیے" ـــــــ لینڈلر نے جواب دیا۔

"نمبر نوٹ کر لیں۔ ٹرپل زیرو تھری ون سکس زیرو ون ـــــــ میں آپ کی رپورٹ کا شدت سے منتظر ہوں گا" ـــــــ بوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پندرہ منٹ بعد فون کر دوں گا ـــــــ آپ بے فکر رہیں" ـــــــ لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ" ـــــــ بوتھم نے کہا اور مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے واقعی صحیح آدمی منتخب کیا ہے۔ اس کی رپورٹ یقیناً تسلی بخش ہو گی" ـــــــ نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اُسے ذرا سا ترقی کا چکمہ دیا تو وہ سیدھا ہو گیا۔ ورنہ شاید نخرے کرتا" ـــــــ بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر پندرہ منٹ گزرنے سے چند لمحے پہلے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بوتھم نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوتھم سپیکنگ" ـــــــ بوتھم کے لہجے میں وقار تھا۔

"لینڈلر بول رہا ہوں ـــــــ ایئر فورس راڈار جیٹی سے"

دوسری طرف سے لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ـــــــ مسٹر لینڈلر ـــــــ کیا آپ نے چیک کر لیا"

بوتھم نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مسٹر بوتھم ـــــــ میں نے خود چیکنگ کی ہے۔ آپ کے جہاز کے اوپر یا دائیں بائیں کہیں بھی کوئی جیلی کا پیڑ موجود نہیں ہے۔ ـــــــ لینڈلر نے جواب دیا۔

"آپ کا راڈار کتنی بلندی تک چیک کر لیتا ہے" ـــــــ بوتھم نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں نے خلا تک چیک کر لیا ہے ـــــــ آپ بے فکر رہیں۔ اور جیلی کا پیڑ تو ایک طرف رہا۔ خلائی سیارہ تک ہم راڈار پہ چیک کر لیتے ہیں"

لینڈلر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــــ پھر ٹھیک ہے ـــــــ اطلاع غلط ہو گی۔ شکریہ ـــــــ میں جلد ہی ایئر مارشل سے مل کر آپ کی ترقی کی بات کر دوں گا ـــــــ شکریہ"

بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ ـــــــ میں ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا"

لینڈلر نے کہا۔

"اوکے ـــــــ گڈ بائی" ـــــــ بوتھم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ خدشہ تو ختم ہوا۔ اب ہم اطمینان سے لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ آؤ" ـــــــ بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر سب سے پہلے بوتھم قدم بڑھاتا کمرے سے باہر نکلا۔ اور اس کے پیچھے جمبر ٹو اور نمبر فور بھی باہر آ گئے۔

"اب میں دیکھوں گا اس بوتھم کے بچے کو کہ یہ مجھ سے کس طرح بچ کر نکلتا ہے" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ پھاڑ کر سمندر میں پھینکتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ ہے بوتھم کا ـــــــ اور آپ بوتھم کے بچے کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ اور پھر آپ نے بردہ فروشی کب سے شروع کر دی"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بردہ فروشی ـــــــ کیا مطلب" ـــــــ کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کہہ رہے تھے کہ بوتھم کا بچہ آپ سے بچ کر نہیں نکل سکتا"

عمران نے معصومیت سے بھرے لہجے میں کہا اور کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے میں ہیلی کاپٹر کو دوبارہ بلوا لوں اور پھر اس کے ذریعے ان کی فلم تیار کی جائے۔ شاید اس کے ذریعے بوتھم دوبارہ پھنس جائے اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل جائے"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔۔۔ اب بوتھم اتنی آسانی سے پھنسنے والا نہیں ہے۔ وہ پہلے ہیلی کاپٹر کو چیک کرے گا۔ آپ لانچ جہاز کی دوسری طرف لے چلیں۔ وہاں میرے ساتھی موجود ہیں۔۔۔۔۔ وہاں جا کر کوئی پروگرام بناتے ہیں"۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کا رخ دوسری طرف کر دیا گیا۔ اور چند لمحوں بعد لانچ صفدر وغیرہ کی لانچ کے قریب پہنچ گئی۔۔۔۔۔ اور پھر عمران کرنل ہالینڈ اور سنہری جیمز صفدر کی لانچ پر شفٹ ہو گئے اور عمران کے کہنے پر کوسٹ گارڈز کی لانچ کو واپس بھیج دیا گیا۔

"آپ لوگ یہاں کچھ دیر آرام کریں۔۔۔۔۔ میں ذرا سمندر کا ایک چکر لگا آؤں"۔۔۔۔۔ عمران نے لانچ پر پہنچتے ہی کہا اور غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"لیکن۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے شاید کچھ پوچھنا چاہا تھا۔

"آپ ذرا پانچ منٹ توقف کریں میں آ کر آپ کے لیکن کا جواب دے دوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے لباس پہننے کے بعد اس نے سمندر میں غوطہ لگا دیا۔ وہ تہہ میں اتر کر تیر کی طرح جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خاص خیال تھا۔۔۔۔۔ اور وہ اسی خیال کی تصدیق کے لئے دوبارہ جہاز کی طرف جا رہا تھا۔ جہاز کے پیندے کے قریب پہنچ کر وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے مادام بریڈی والا بٹن لگایا تھا۔ اس بار اس نے ٹرانسمیٹر والی گھڑی کو کلائی پر باندھنے کی بجائے جیب میں ڈال رکھا تھا۔۔۔۔۔ اس نے وہ بٹن وہاں سے اتارا اور اسے جگہ جگہ چپکا کر گھڑی کو جیب سے نکال کر کان سے لگا لیتا۔ گھڑی چونکہ واٹر پروف تھی اس لئے اسے اس کے پانی میں خراب ہونے کا خدشہ نہ تھا۔۔۔۔۔ مائیک بٹن کو مختلف جگہوں پر چپکا چپکا کر وہ دوسری طرف سے آنے والی آوازیں چیک کر رہا تھا۔ اور پھر ایک جگہ جیسے ہی اس نے مائیک بٹن چپکایا۔ اس کے کانوں میں بوتھم کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ اور عمران مطمئن ہو کر واپس پلٹ پڑا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ لانچ پر پہنچ چکا تھا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے اس کی لانچ پر آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو ہسپتال میں داخل کرا آیا ہوں۔۔۔۔۔ اب دیکھو لڑکا ہوتا ہے کہ لڑکی"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور کرنل ہالینڈ چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں شاید عمران کا فقرہ نہ آیا تھا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑے۔۔۔۔۔ سنہری جیمز پہلے ہی منہ پھیر کر ہنسی کو دبانے میں مصروف تھا۔ کرنل ہالینڈ کے سامنے ادب کے طور پر وہ ہنس نہ سکتا تھا۔ حالاں کہ عمران کی باتوں پر اس کا دل چاہتا تھا کہ قہقہے مار مار کر ہنسے۔

"اب میں تمہاری عادت سمجھ گیا ہوں عمران۔۔۔۔۔ کاش اس وقت یہ بات میری سمجھ میں آ جاتی۔ جب میں نے تمہیں جواب دیا تھا۔ تو شاید مجھے یہ ذلت نہ اٹھانی پڑتی"۔۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی

کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں دو تین بار دبایا تو گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں بلند ہوتی چلی گئیں۔ عمران مسلسل ونڈ بٹن کو دبائے چلا جا رہا تھا اور ہر بار آواز پہلے سے بلند ہو جاتی ——— عمران نے ہاتھ اس وقت روکا جب گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں اتنی بلند ہو چکی تھیں کہ وہ سب اطمینان سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر سن سکتے تھے۔

"یہ کیا ——— یہ تو بوتھم کی آواز ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مادام بریڈی نے مائیک بٹن اس کشتی کے پیندے میں لگا کر میرے ساتھیوں کی باتیں سن لی تھیں اور اس سے اُسے معلوم ہوا تھا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا میک اپ سادہ پانی سے صاف ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کرنل سے کہا۔

"ہماری باتیں سن کر" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ——— آپ لوگ بھی تو یہ سمجھتے ہیں کہ باتیں بھی ضرور کرنی ہیں اور کرنی بھی وہ ہیں جن سے دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ اس لئے تو کہتا ہوں میری طرح باتیں کرنا سیکھو ——— لیکن اب اس کا کیا جائے کہ تم عقلمند بننے کے چکر میں مارے جاتے ہو۔ بہرحال وہ بٹن میں نے بعد میں کشتی کے پیندے سے اکھاڑ کر جہاز کے نیچے لگا دیا اور اس طرح میں نے آپ کی اور بوتھم کی باتیں سن لیں اور عین اس وقت پہنچ گیا جس وقت آپ سرٹیفکیٹ لکھ کر دینے پر تیار ہو گئے تھے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— مجھے یاد ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس وہی بٹن اب کام آ رہا ہے۔ وہ چونکہ کم طاقت کا ہے۔ اس لئے پورے جہاز کو کور نہیں کر سکتا ——— اس لئے میں نے جا کر اُسے مختلف جگہوں پر فٹ کیا اور جب بوتھم کی آواز سنائی دی تو میں واپس آ گیا۔"

"کمال ہے ——— مجھے تو اس بٹن کا خیال تک نہ رہا تھا۔ تم نے یاد تو رکھا" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا اور عمران اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹرانسمیٹر گھڑی میں سے نکلنے والی باتیں سنتا رہا۔

"اوہ ——— واقعی ——— اوہ ——— وہ شیطان ہے۔ واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے ——— کاش ——— میں نے اُسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا" ——— بوتھم کی آواز سنائی دی اور عمران اپنی شان میں قصیدہ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

اور پھر قلم ٹوٹنے کی رپورٹ سنتے ہی عمران چونک پڑا۔

"اوہ ——— بچ گئے یہ لوگ ——— ورنہ یہی قلم ان کی لیبارٹری کو لے ڈوبتا۔ میں نے یہ قلم اسی مقصد کے لئے دیا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب" ——— کرنل ہالینڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں خود جانا پڑے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور پھر جب بوتھم نے ہیلی کاپٹر کی چیکنگ کے لئے ایئر فورس راڈار بیس کو فون کیا تو کرنل ہالینڈ عمران کی ذہانت پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ کیونکہ اگر وہ واقعی ہیلی کاپٹر منگوا لیتا تو یہ لوگ کبھی لیبارٹری میں داخل نہ ہوتے۔

"صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تم دونوں جاؤ اور اپنی جسامت کے دو آدمی جہاز سے اغوا کر کے لے آؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے اچانک صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان دونوں نے یہ سنتے ہی بغیر غوطہ خوری کا لباس پہنے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں۔۔۔۔ اور پھر پانچ منٹ بعد ہی وہ دو افراد کو پانی کی تہہ میں گھسیٹتے ہوئے لانچ پر لے آئے۔ وہ دونوں افراد جہاز کے آدمیوں کی مخصوص وردی میں تھے۔ ایسی وردی جو واٹر پروف کپڑے کی بنی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور ظاہر ہے پانی میں زیادہ دیر رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکے تھے۔

"ان کی وردیاں اتار کر پہن لو۔ اور ان کا میک اپ کر کے جہاز پر پہنچ جاؤ۔ تم نے وہاں جا کر صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اگر بوقھم اور اس کے یہ دونوں ساتھی لیبارٹری میں جاتے ہیں تو کون سے کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔۔۔۔ اور اگر ہو سکے تو مزید چیکنگ بھی کر لینا۔ بوقھم کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید اور داڑھی کالی ہے۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ تاکہ وہاں سے ہی مجھ سے بات کر سکو"۔۔۔۔ عمران نے انہیں ہدایات دیں اور وہ دونوں انہیں اٹھا کر لانچ کے کمرے میں چلے گئے۔

بوقھم اب ایئر فورس کے لیڈر کے فون کا منتظر تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ کر کے اور واٹر پروف وردیاں پہنے باہر آئے۔۔۔۔ اور انہوں نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور تیرتے ہوئے جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"جوزف جہاز سے آنے والے دونوں افراد کا خیال رکھنا کہیں یہ ہوش میں آ کر فرار نہ ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جوزف اور جوانا دونوں اٹھ کر نچلے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

اور پھر لیڈر کا ٹیلی فون آ گیا۔ اور جب بوقھم اور اس کے ساتھی ٹیلی فون سننے کے بعد لیبارٹری میں جانے کے لئے اٹھے تو عمران بھی چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ کیا صفدر اور کیپٹن شکیل بروقت جہاز پر پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔

عمران نے پھرتی سے ونڈ بٹن دبا کر اسے تیزی سے دائیں طرف گھما کر ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔ اور گھڑی کے ڈائل کے نچلے حصے میں ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"صفدر بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ دوسرے لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"بوقھم اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔ تم کہاں ہو اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم جہاز پر پہنچ چکے ہیں۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔ ارے وہ بوقھم نظر آ گیا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد صفدر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"عمران صاحب۔۔۔۔ صفدر بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ صفدر کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"یس۔۔۔۔ عمران بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہم نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اتفاق سے ہم اسی کمرے کے سامنے موجود تھے جس میں اب بوقھم اور اس کے دو ساتھی داخل ہوئے ہیں۔ وہ اس کمرے میں

پہنچ کر اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ بظاہر اس کمرے میں خالی ڈبے پڑے ہوئے ہیں اوور" ——— صفدر نے کہا۔

"او۔ کے ——— تم وہیں ٹھہرو ——— میں اور کرنل آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب کرنل بلاؤ کوسٹ گارڈز کو ——— اور اب مزہ آئے گا چھاپے کا" عمران نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوسٹ گارڈز کو ——— مگر پھر کہیں سرٹیفکیٹ نہ لکھنا پڑ جائے" کرنل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ——— سرٹیفکیٹ پھر تمہارے پاس ہو گا۔ اب تم ایسا کرو کہ یہاں کے گورنر کو بھی کال کر لو جس کا رعب تم دے رہا تھا۔ اور پولیس کو بھی۔ ہمیں پوری طرح تیاری سے چھاپہ مارنا چاہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے تم پر اب مکمل اعتماد ہے۔ مگر گورنر اور کوسٹ گارڈز کے انتظامات کے لئے ہمیں گھاٹ پر جانا ہو گا" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"چلے چلتے ہیں ——— وہ بے چارہ لانچ والا بھی پریشان ہو رہا ہو گا" عمران نے کہا اور پھر وہ انجن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد لانچ تیزی سے اڑتی ہوئی گھاٹ پر پہنچ گئی۔ لانچ کے وہاں پہنچتے ہی لانچ کا بوڑھا مالک بھاگتا ہوا آ گیا۔

"تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی ہے میں تو اب پولیس کو اطلاع کرنے والا تھا" بوڑھے نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل تو اسے نظر نہ آئے تھے۔

کرنل ہالینڈ نے فوراً ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص بیج نکالا اور بوڑھے کی آنکھوں کے سامنے لہرا دیا۔

"نارکوٹک ایجنسی ——— اوہ ——— ویری سوری ——— مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ کا تعلق" ——— بوڑھے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خفیہ مشن ہے۔ تم ابھی گھاٹ پر جاؤ۔ جب ہم مناسب سمجھیں گے۔ لانچ تمہیں مل جائے گی اور سنو ——— کسی کو اس کا ذکر نہیں کرنا ورنہ تمہاری باقی عمر جیل میں گزرے گی" ——— کرنل ہالینڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی ——— جی ——— بے فکر رہیں جناب" ——— بوڑھے نے کہا اور پھر تیزی سے لانچ سے اتر کر گھاٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"میں نے اس لئے اسے ٹرخا دیا ہے کہ نیچے کمرے میں دو آدمی بے ہوش پڑے ہیں" ——— کرنل ہالینڈ نے بوڑھے کے جانے کے بعد عمران سے کہا۔

"ٹھیک ہے اچھا کیا ——— اب آپ جس قدر جلد ہو سکے چھاپے کا بندوبست کریں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ تیزی سے قدم اٹھاتا لانچ سے اترا اور گھاٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہنری ——— چھاپہ تو پڑتا ہی رہے گا۔ یہ لو ایک لاکھ ڈالر کا چیک۔ اور اسے فوری طور پر کیش کرا کر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا لو" ——— عمران نے کرنل ہالینڈ کے جاتے ہی بوتھم کا دیا ہوا چیک جیب سے نکال کر ہنری جیمز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کا چیک ——— اور اپنے اکاؤنٹ میں ——— کیا مطلب" ہنری جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ہنری ـــــ یہ چیک میں نے تمہارے لئے حاصل کیا ہے۔ یہ پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے اپنے ایک دوست کے لئے پُرخلوص تحفہ ہے۔ ترقی تو تمہیں ملتی ہی رہے گی۔ نقد بھی انعام ملنا چاہیئے ـــــ اور سنو۔ انکار نہ کرنا ورنہ........" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر........" ـــــ ہنری کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں ـــــ ایک لاکھ ڈالر کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ تو اس کی پانچ سال کی تنخواہ سے بھی زیادہ رقم تھی اور پھر اکٹھی۔

"اگر مگر چھوڑو ـــــ جلدی کرو ـــــ چھاپے کے بعد شاید بوتھم اینڈ کمپنی کا تمام سرمایہ حکومت منجمد کر دے تو یہ چیک بھی بے کار ہو جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں بینک چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور تم کسی بھی برانچ میں اسے جمع کرا کر چند منٹوں میں اس کی رقم اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرا سکتے ہو۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ کرنل واپس آئے تمہیں فارغ ہو کر آجانا چاہیئے"

عمران نے کہا اور پھر چیک زبردستی اس کی جیب میں ڈال کر اُسے دھکیل کر لانچ سے نیچے اتار دیا ـــــ اور ہنری جیمز ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر پھر لین گھاٹ کی طرف بھاگا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ عمران کہیں چیک واپس نہ مانگ لے۔

اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیکنگ کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے" ـــــ بوتھم نے نمبر ٹو کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"یس باس ـــــ میں نے مکمل انتظام کر لیا ہے۔ اب جزیرے کے ارد گرد مچھلیوں کی کارگزاریاں بھی ہماری نظروں میں رہیں گی۔ اور نمبر فور الیکٹرانک وائی کی مشینری کا جائزہ لینے میں مصروف ہے تاکہ مال کی نئی کھیپ تیار کی جا سکے۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب ہمیں کم از کم دو چار روز تک باہر نہیں نکلنا ہو گا۔ اس لئے اس مدت میں کام خاصی تیز رفتاری سے ہونا چاہیئے" بوتھم نے اطمینان کی گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ اب معاملہ ہمارے ہاتھوں میں ہے" ـــــ نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوتھم نے

سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ خود بھی اٹھ کر نمبر ٹو کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ خود نمبر فور کی کارکردگی کو چیک کرنا چاہتا تھا ـــــــ پھر وہ تمام لیبارٹری میں گھومتا رہا۔ اور بڑے فخریہ انداز میں اس قیمتی لیبارٹری کو دیکھتا رہا۔ اُسے بار بار اس بات کا خیال آ رہا تھا کہ اگر یہ لیبارٹری ایجنسی کے ہتھے چڑھ جاتی تو کتنا نقصان ہوتا ـــــــ مالی طور پر تو یا زتباہ ہو جاتی اور ظاہر ہے اس کے ساتھ بوتھم اینڈ کمپنی بھی ختم ـــــــ اور وہ اپنے سب ساتھیوں سمیت جیل میں ـــــــ اور پھر جیل سے موت کی کوٹھڑیوں میں ـــــــ کیوں کہ اس ملک میں منشیات کی سمگلنگ اور تیاری دونوں جرائم کی سزا موت تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک لیبارٹری میں گھومتے پھرنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر واپس اپنے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا ـــــــ اور اس نے چونک کر تیزی سے بڑھتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سیٹی کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو ـــــــ چیف باس ـــــــ ریڈی بول رہا ہوں اوور۔" دوسری طرف سے جہاز کے انچارج ریڈی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــــ چیف باس سپیکنگ ـــــــ کیا بات ہے اوور۔" بوتھم ریڈی کی گھبراہٹ پر چونک پڑا تھا۔

"باس ـــــــ کوسٹ گارڈز کی لانچیں تیزی سے جہاز کی طرف بڑھی چلی آ رہی ہیں۔ وہ شاید دوبارہ چھاپہ مارنا چاہتے ہیں اوور۔" ـــــــ ریڈی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــــ موت انہیں پھر گھیر کر لا رہی ہے۔ اس بار میں دیکھوں گا کہ کرنل کیسے میرے ہاتھوں سے بچ نکلتا ہے ـــــــ ٹھیک ہے ـــــــ تم انہیں روکو میں خود جہاز پر آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل۔" ـــــــ بوتھم نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے وہ بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور اس نے نمبر ٹو اور فور کو بلا کر انہیں حالات سے آگاہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ پوری طرح نگرانی کریں ـــــــ اگر کوئی بھی جزیرے میں داخل ہونا چاہیے تو بے تحاشا اُسے مار گرانا۔ کسی کا لحاظ نہ کرنا۔

اور جب ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے تو بوتھم جہاز پر جانے کیلئے ایک کمرے کی طرف بھاگتا چلا گیا وہ کوسٹ گارڈز سے پہلے جہاز پر پہنچ جانا چاہتا تھا ـــــــ اس لیے وہ خاصی تیز رفتاری سے بھاگتا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ کمرے میں داخل ہو کر نمبر ٹو اور نمبر فور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر کوسٹ گارڈز کو دوبارہ چھاپہ مارنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی۔" ـــــــ نمبر ٹو نے تشویش زدہ لہجے میں نمبر فور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی نہ کوئی کلیو انہیں مل گیا ہو گا۔ اسی بنا پر وہ واپس آئے ہیں۔ اور یقیناً کرنل ہالینڈ بھی ان کے ہمراہ ہو گا۔" ـــــــ نمبر فور نے کہا۔

"تو اس بار پھر لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ کرنل ہالینڈ جس طرح پھنس گیا تھا۔ اور یہ تو اس کی خوش قسمتی تھی کہ چیف باس سرٹیفکیٹ گم کر بیٹھا۔ ورنہ وہ تو بے موت مارا گیا تھا ـــــــ اور اب پھر اس کی دوبارہ واپسی بتا رہی ہے کہ انہیں لیبارٹری کے متعلق کوئی ایسا کلیو مل گیا ہے۔ جو یقینی ہے۔ ورنہ وہ اس طرح دوبارہ واپس نہ آتے۔" ـــــــ نمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔" ـــــــ نمبر فور نے کہا۔

"ایسا کرو کہ ہنگامی صورتِ حال کے تحت لیبارٹری کو تہہ میں غائب کر دو۔

اگر یہ لوگ جزیرے میں داخل بھی ہو جائیں تو یہاں انہیں لیبارٹری کا نام ونشان بھی نہ ملے۔ بلکہ ٹیلیوں کا سلسلہ ہی نظر آئے گا ۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا۔

"مگر تم جانتے ہو کہ لیبارٹری کو غائب کرنے اور سکوڈ کو واپس لانے میں خاصی مقدار میں پیٹرول خرچ آجاتا ہے۔ کیوں کہ اس کی مشینری پیٹرول گیلنوں کے حساب سے پیتی ہے ۔۔۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا خدشہ غلط ثابت ہو اور ہم ہزاروں ڈالر کا پیٹرول بھی خرچ کر بیٹھیں اور بعد میں چیف باس بھی ناراض ہو جائے"۔۔۔۔۔ نمبر فور نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو نمبر فور ۔۔۔۔۔ کہ لیبارٹری کی مشینری اربوں ڈالر کی مالیت کی ہے اور اس وقت ایکس داگ کی تیار شدہ جو مقدار لیبارٹری میں موجود ہے اس کی مالیت کروڑوں ڈالر تک پہنچ جاتی ہے اور پھر خام مال بھی لاکھوں ڈالر کا موجود ہے ۔۔۔۔۔ ان سب کے مقابلے میں ہزاروں ڈالر کے پیٹرول کی کیا اہمیت ہے اور پھر چند منٹ میں منٹ تو لیبارٹری کو غائب ہونے میں بھی لگ جاتے ہیں۔ اب اگر ہم نے اسے فوری طور پر غائب کرنا چاہا تو یہ غائب نہ ہو گی ۔۔۔۔۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے پہلے ہی غائب کر دیں"۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا۔

"پھر چیف باس کی ذمہ داری تم اٹھاتے ہو تو میں مشین آن کر دیتا ہوں"۔۔۔۔۔ نمبر فور نے کسی حد تک راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کی عدم موجودگی میں انچارج میں ہوں اس لئے تم فکر نہ کرو ۔۔۔۔۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ لیبارٹری پر کوئی آفت آنے والی ہے"۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا اور نمبر فور سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں لیبارٹری کو تہہ میں چھپانے کی خفیہ مشین نصب تھی۔ اس مشین کے چلتے ہی لیبارٹری والا پورا سیٹ ہی گھوم کر نیچے تہہ میں چلا جاتا تھا اور اس کی جگہ ٹیلیوں کا سلسلہ اوپر آجاتا تھا۔ اور اس کے بعد کوئی آدمی اسے تلاش نہ کر سکتا تھا۔

نمبر فور کے جانے کے بعد نمبر ٹو نے ایک بٹن آن کیا اور مشین پر موجود سکرین پر جہاز کا کلوز اپ سیٹ کرنے لگا۔ تاکہ وہیں بیٹھے بیٹھے جہاز میں ہونے والی گفتگو بھی سن سکے اور انہیں دیکھ بھی سکے ۔۔۔۔۔ اب وہ مطمئن ہو گیا تھا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل ہالینڈ جزیرے میں آ بھی جائے تب بھی اسے لیبارٹری کا نام ونشان بھی نہیں مل سکتا۔

سارا کا سٹی کا گورنر شرمین کرنل ہالینڈ کے زبردست دباؤ کے بعد جہاز پر آنے کے لئے تیار تو ہو گیا ــــــ لیکن اس نے کرنل کو علی الاعلان کہہ دیا تھا کہ اگر یہ چھاپہ ناکام رہا تو وہ کرنل ہالینڈ کے خلاف خود مقدمہ چلائے گا۔ کرنل ہالینڈ نے جب حامی بھر لی تو وہ ساتھ آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ویسے اُسے اب تک کرنل ہالینڈ کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ بوتھم جیسا آدمی ٹرپانڈ کا چیف ہو سکتا ہے یا منشیات کی سمگلنگ ایکسس وائی کی تیاری میں ملوث ہو سکتا ہے ــــــ اس لئے اُسے یقین تھا کہ چھاپہ بہرحال ناکام رہے گا۔ لیکن چونکہ نارکوٹک ایجنسی کی حیثیت بین الاقوامی تھی۔ اس لئے وہ کرنل ہالینڈ کی بات ٹال بھی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ کرنل ہالینڈ شرمین کو ساتھ لئے واپس گھاٹ پر پہنچ گیا ــــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد کوسٹ گارڈز کی لانچیں اور سپاہی بھی چھاپے کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ کرنل ہالینڈ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف بطور ایجنسی کے معاون کے کرایا۔ اور اس کے بعد ایک بڑی لانچ میں سوار ہو کر یہ لوگ جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے ــــــ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچوں نے جہاز کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور پھر جہاز پر چڑھنے سے پہلے کرنل ہالینڈ کے حکم پر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز پر چڑھتے چلے گئے ــــــ اور انہوں نے ہر طرف مورچے لگا لئے۔ جب کوسٹ گارڈز کے انچارج نے آ کر قبضہ کی رپورٹ دی تو کرنل ہالینڈ، گورنر شرمین اور علی عمران جہاز پر چڑھتے چلے گئے۔ ہنری جیمز جو کرنل کے آنے سے پہلے ہی چیک کیش کرا کر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا کر واپس لانچ پر پہنچ چکا تھا ــــــ ان کے بعد جہاز پر آیا اور ساتھ ہی جولیا، جوزف اور جوانا بھی جہاز پر چڑھ آئے۔

"فرمائیے ــــــ میں جہاز کا انچارج ریڈی ہوں" ــــــ ایک ادھیڑ عمر شخص نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں ساراکا سٹی کا گورنر شرمین ہوں۔ اور یہ نارکوٹک ایجنسی کے کرنل ہالینڈ ہیں، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بوتھم اینڈ کمپنی کا یہ جہاز منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے" ــــــ گورنر شرمین نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"منشیات کی سمگلنگ سے ہمارا کیا تعلق ــــــ ہمارا کام تو مچھلیاں پکڑنا ہے۔ بہرحال ــــــ آئیے ــــــ آپ جس طرح جی چاہے اطمینان کر لیجئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے" ــــــ ریڈی نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"تمہارا چیف بوتھم کہاں ہے" ــــــ کرنل ہالینڈ نے پوچھا۔

"باس اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیے میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں" ــــــ ریڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور انہیں ایک

بڑے ہال میں لے آیا۔ عمران جان بوجھ کر پیچھے ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو دیکھ لیا ——— جو ایک راہداری میں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"کون سا کمرہ ہے" ——— عمران نے ان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"اس راہداری کا آخری کمرہ" ——— صفدر نے آہستہ سے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ابھی انہیں ہال میں آئے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ بوتھم کمرے میں داخل ہوا۔

"ہیلو ——— گورنر شربین ——— آج آپ کیسے ادھر آ نکلے"

بوتھم نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں گورنر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل ہالینڈ نے اصرار کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ چلوں۔ یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ کا تعلق منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تنظیم ٹوپاز سے ہے۔ اور آپ نے ایکس وائی کی تیاری کے لئے کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے ——— ویسے میں نے انہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کا یہ چھاپہ ناکام ہو گیا تو میں خود آپ پر ایک معزز شہری پر غلط الزام لگانے کے جرم میں مقدمہ چلاؤں گا" ——— گورنر شربین نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گورنر ——— اچھا ہوا آپ آگئے" ——— کرنل ہالینڈ نے مجھے خواہ مخواہ تنگ کر رکھا ہے۔ اب سے دو گھنٹے قبل بھی انہوں نے کوسٹ گارڈز کے ساتھ مل کر چھاپہ مارا۔ لیکن ناکام رہے اور اب دو گھنٹے بعد یہ پھر آن ٹپکے ہیں"

بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھاپے کی ناکامی کا سرٹیفکیٹ دکھائیے۔ میں ابھی ان کو واپس لے چلتا ہوں۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ خواہ مخواہ معزز شہریوں کو تنگ کیا جائے"

گورنر شربین نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ بوتھم کا ذاتی دوست تھا اس لئے وہ تو ہر قیمت پر یہی چاہتا تھا کہ چھاپہ ناکام ہو۔

"کرنل ہالینڈ نے میرے پیروں پر گر کر معافی مانگی تھی۔ اس لئے میں نے اسے معاف کر دیا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ اسے اپنے کئے کی سزا بھگتنا ہو گی" ——— بوتھم نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ——— انہیں اپنا فرض پورا کر لینے دیجئے۔ چلیے کرنل۔ مجھے دکھائیے ——— کہاں ہے لیبارٹری یا ایکس وائی کی کھیپ"

گورنر شربین نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"بوتھم سے کہئے کہ وہ ہمیں زیر آب جزیرے میں لے چلے۔ لیبارٹری خود بخود سامنے آجائے گی" ——— اچانک عمران بول پڑا۔

"آپ برائے کرم خاموش رہیں۔ ——— کرنل ہالینڈ کو جواب دینے دیجئے" ——— گورنر نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"اس مہم کا انچارج علی عمران ہے۔ وہی سب کچھ کرے گا۔ اور علی عمران کی بات درست ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے بھی لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے درست ہے ——— جزیرہ میری ذاتی ملکیت میں ہے۔ آپ اس کی تلاشی نہیں لے سکتے" ——— بوتھم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب گورنر صاحب فرمائیں گے کہ بوقتم کی بات درست ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے یہاں کسی کی ذاتی ملکیت میں مداخلت نہیں کی جا سکتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بالکل درست سوچا ہے۔ اگر آپ کسی کی ذاتی ملکیت میں اس کی مرضی کے بغیر مداخلت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو عدالت سے وارنٹ حاصل کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ گورنر نے جواب دیا۔

"یہ جہاز بھی تو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ پھر آپ یہاں کیوں آ گئے ہیں"۔ عمران نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جہاز کھلے سمندر میں کھڑا ہے۔ اس لئے یہاں ہم آ سکتے ہیں"۔ گورنر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر اس جزیرے کا راستہ اسی جہاز سے ہی جاتا ہو تو کیا آپ جزیرے میں چلے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ یہ ثابت کر دیں کہ اسی جہاز سے جزیرے کو راستہ جاتا ہے تو میں آپ کو جزیرے میں لے چلنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ گورنر کی بجائے بوقتم نے باقاعدہ چیلنج کرتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ آیئے میرے ساتھ"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی۔۔۔۔ اور پھر عمران انہیں لے کر اس کمرے میں داخل ہو گیا جس کی طرف صفدر اور کیپٹن شکیل نے اشارہ کیا تھا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس میں ہر طرف مچھلی کی پیکنگ کے لئے خالی ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ کرنل ہالینڈ اور گورنر حیرت سے اس کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ راستہ"۔۔۔۔ گورنر نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"راستہ۔۔۔۔ کیسا راستہ"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کے چہرے پر زردی سی دوڑتی چلی گئی۔

"یہ کیا مذاق ہے کرنل۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے"۔۔۔۔ گورنر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا وقت قیمتی ہے تو اس کی کلیرنس سیل لگا دیں سستا ہو جائے گا۔ اور ویسے بھی آج کل کلیرنس سیل کا بڑا رواج ہے۔۔۔۔ اب دیکھئے نا جو چیز نہ بکتی ہو۔ اس کی کلیرنس سیل لگا دی۔ قیمت دس روپے بڑھا کر لکھ دی اور پھر اسے کاٹ کر نیچے دس روپے کم کر کے اصل قیمت لکھ دی۔ اور ہم جیسے معصوم گاہکوں نے سمجھا کہ بھئی دس روپے رعایت پر چیز مل رہی ہے۔۔۔۔ کیا خیال ہے گورنر صاحب"۔۔۔۔ عمران کی باتوں کا چرخہ چل پڑا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ کیا آپ پاگل ہیں"۔۔۔۔ گورنر کا لہجہ پہلے سے زیادہ غصیلا تھا۔

"دو باتیں اکٹھی کیسے ہو سکتی ہیں گورنر صاحب۔۔۔۔ پاگل بکواس کیسے کر سکتے ہیں۔ بکواس کا لفظ تو عقلمند کی باتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔۔۔۔ پلیز"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب تو ہر وقت پلیز ہی رہتے ہیں آپ بے فکر رہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کونے میں ڈبوں کا کافی بڑا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے

دراصل یہ ساری گفتگو صرف اس لئے کی تھی تاکہ اُسے کمرے کی چیکنگ کا موقع مل سکے۔ اور اب اُسے اس کونے پر ٹھٹک پڑا تھا ——— کیوں کہ ان ڈبوں کا یہ ڈھیر یوں لگتا تھا جیسے خاص طور پر رکھا گیا ہو جب کہ دوسرے ڈبے یوں ہی ایک دوسرے پر پھینک دیئے گئے تھے۔ عمران نے قریب جا کر جب ڈبے کو ہاتھ لگایا تو وہ چونک پڑا ——— یہ ڈبے لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ نصب تھے۔

"یہ ہم نے سجاوٹ کے لئے بنوائے ہیں ——— آپ کو کوئی اعتراض۔"
بوتھم نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— ہم بھلا کون ہیں اعتراض کرنے والے ——— آپ نے تو پورا جہاز سجاوٹ کے لئے بنوایا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیز نظریں بڑی باریک بینی سے ڈبوں کے ارد گرد کی جگہوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں اور پھر اُسے ایک ڈبہ کچھ اپنی جگہ سے کھسکا ہوا محسوس ہوا ——— وہاں سفید سی لکیر نظر آ رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ڈبے کو پکڑ کر ادھر ادھر ہلانا شروع کر دیا۔ لیکن ڈبہ مضبوطی سے اپنی جگہ پر نصب تھا۔ اچانک عمران نے ڈبے کو اپنی طرف کھینچ کر چھوڑ دیا اور دوسرے لمحے ڈبہ تیزی سے کھسک کر ساتھ والے ڈبے میں گھستا چلا گیا۔ اور اب وہاں ایک بٹن نظر آ رہا تھا ——— پھر اس سے پہلے کہ بوتھم مداخلت کرتا عمران نے بٹن کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا ایک حصہ تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا جیسے کسی صندوق کا ڈھکنا کھلتا ہے۔

"ارے یہ کیا" ——— گورنر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور وہ تیزی سے آگے بڑھ آیا۔ بوتھم ڈھکن کھلتے ہی تیزی سے واپس مڑا اور باہر کی طرف دوڑنے لگا۔ لیکن کوسٹ گارڈز کے افسروں نے اُسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔ اُسی لمحے جہاز کا انچارج ریڈی اندر داخل ہوا اور اس نے بوتھم کے کان میں سرگوشی کی اور بوتھم کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھرتے چلے آئے ——— اس نے اپنے بازو چھڑوا لئے اور اب وہ مطمئن کھڑا تھا۔

"یہ تو عجیب و غریب قسم کی آبدوز ہے" ——— گورنر نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا جہاں ایک چھوٹی سی کیپسول نما آبدوز کھڑی صاف نظر آ رہی تھی۔

"ہاں ——— یہ آبدوز ہے ——— میں اسے اپنے جزیرے میں جانے کیلئے استعمال کرتا ہوں۔ اور اس کا میرے پاس باقاعدہ لائسنس موجود ہے"
بوتھم نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اس آبدوز کو اس طرح خفیہ جگہ پہ دیکھ کر اب مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے کہ کرنل ہالینڈ کی بات سچ ثابت ہو سکتی ہے ——— اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہمیں تم اپنے جزیرے کے اندر لے چلو" ——— گورنر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اگر کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ——— آیئے میرے ساتھ۔ لیکن آپ کے علاوہ صرف دو آدمی۔ کیوں کہ اس آبدوز میں چار آدمیوں کی گنجائش ہے" ——— بوتھم نے کہا اور پھر گورنر، کرنل ہالینڈ اور عمران اس کے ساتھ چلنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ بوتھم کی رہنمائی میں وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے گئے اور پھر بوتھم نے آبدوز کا خفیہ دروازہ کھولا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ بوتھم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر ایک بٹن دبایا تو جس جگہ آبدوز کھڑی تھی وہاں سے لکڑی کا فرش ہٹ گیا اور آبدوز سمندر میں اترتی چلی گئی ——— آبدوز کے اندر لگی ہوئی سکرین پر ارد گرد کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

آبدوز تیزی سے تیرتی ہوئی جزیرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جب وہ جزیرے کے قریب پہنچی تو جزیرے کی ایک چٹان خود بخود ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اور آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی گئی ——— اب عمران اس آبدوز کی وجہ سمجھ گیا تھا۔ جزیرے میں داخلے کا سسٹم ایسا رکھا گیا تھا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی اندر داخل ہوا جا سکتا تھا۔ کیوں کہ جب تک آبدوز اس چٹان کے قریب نہ پہنچی چٹان اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی ——— چٹان کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہوا اس میں بھی پانی موجود تھا۔ آبدوز اس پانی میں تیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر ایک جگہ رک گئی۔ اس کے بعد وہ جگہ خود بخود اوپر اٹھتی چلی گئی ——— عمران غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کچھ آبدوز کے اندر سے مختلف بٹن دبانے سے وقوع پذیر ہو رہا تھا۔

نمبر ٹو نے سکرین پر دیکھتے ہوئے جب محسوس کر لیا کہ اب عمران اس آبدوز کو ڈھونڈھ نکالے گا تو اس نے فوراً ریڈی کو ٹرانسمیٹر کال کی اور اسے بتایا کہ وہ فوراً بوتھم کو پیغام پہنچا دے کہ وہ بے شک گورنر اور کرنل بالینڈ کو لے کر جزیرے میں آجائے ——— اس نے لیبارٹری کو غائب کر دیا ہوا ہے۔ اور ریڈی نے یہی پیغام بوتھم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پہنچایا تھا۔ جس سے بوتھم مطمئن ہو گیا تھا اور وہ انہیں آبدوز میں بٹھا کر لے آیا تھا۔

جب آبدوز جہاز سے نکلی تو نمبر ٹو فوراً اٹھا اور اس نے ایک خفیہ بٹن دبا کر چیکنگ سسٹم کی مشینیں بھی تہہ میں غائب کر دی۔ اب جزیرے میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو مشکوک ہوتی ——— نمبر ٹو خود بھی وہاں آ گیا تھا اور اس نے نمبر ٹو کی پیش بینی اور عقل مندی کی بڑی داد دی تھی کہ اس نے پہلے ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد گورنر، کرنل ہالینڈ اور عمران جزیرے میں داخل ہو گئے۔ ممبر ٹو اور ممبر فور نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں جو جزیرے میں رکھی ہوئی مچھلیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں" بوتھم نے ممبر ٹو اور فور کا تعارف گورنر سے کراتے ہوئے کہا اور گورنر نے سر ہلا دیا اور اس کے بعد بوتھم نے انہیں پورے جزیرے میں گھمایا ——— وہاں ہر طرف مچھلیوں کے ڈھیر موجود تھے اور لیبارٹری کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ کرنل ہالینڈ کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار رفتہ رفتہ نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ جب کہ عمران غور سے سب جگہوں کو دیکھ رہا تھا ——— بظاہر تو کوئی مشکوک چیز نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور موجود ہے۔ کیوں کہ اس نے ریڈی کو بوتھم سے سرگوشی کرتے دیکھ لیا تھا اور اس سرگوشی کے بعد ہی بوتھم نہ صرف مطمئن ہو گیا تھا ——— بلکہ وہ انہیں جزیرے پر لے جانے کے لئے بھی تیار ہو گیا تھا جب کہ پہلے اس نے ٹال جانے کی کوشش کی تھی۔

سارا جزیرہ گھومنے کے بعد وہ دوبارہ درمیان میں آ کر رک گئے۔

"آپ نے دیکھ لیا کرنل ——— کہ یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور نہ ہی کہیں کوئی منشیات نظر آئی ہے۔ اس لئے آپ کی بات غلط ثابت ہوئی ہے" گورنر نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ——— لیبارٹری یہاں موجود ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے کمزور سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کرنل ——— میں نے اب تک بہت برداشت کیا ہے۔ لیبارٹری کوئی سوئی تو نہیں ہے کہ کسی مچھلی کے پیٹ میں چھپی ہوئی ہو گی ——— چلو واپس۔ میں اب تم پر خود مقدمہ چلاؤں گا۔ تم نے خواہ مخواہ ایک معزز شخص کی بے عزتی کی ہے اور میرا وقت بھی ضائع کیا ہے" ——— گورنر نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔ کرنل ہالینڈ نے عمران کی طرف دیکھا جو بڑے مطمئن انداز میں خاموش کھڑا تھا۔

"گورنر صاحب بالکل درست کہہ رہے ہیں کرنل ——— واقعی یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور کرنل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل دھڑکنا ہی بند کر گیا ہو۔ آخری امید عمران تھا مگر وہ بھی گورنر کی تائید کر رہا تھا۔

"چلو چلیں" ——— گورنر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"جناب قبلہ بوتھم صاحب ——— یہ فرمائیے ——— یہاں بجلی پیدا کرنے کے لئے آپ نے کوئی جنریٹر لگا رکھا ہے" ——— اچانک عمران نے بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور گورنر واپس مڑتے مڑتے رک گیا۔

"بجلی جنریٹر" ——— بوتھم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— یہاں مجھے ہر طرف بلب لگے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ زیبائش کے لئے تو نہیں ہوں گے۔ لیکن جنریٹر مجھے کہیں نظر نہیں آیا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جنریٹر یہاں موجود نہیں ہے۔ بجلی ہم جہاز سے لیتے ہیں۔ وہاں جنریٹر موجود ہے۔ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں" ——— بوتھم نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے کوئی انقلابی ایجاد کی ہے۔ کہ بغیر تار کے بجلی جہاز سے یہاں پہنچ جاتی ہے۔ واہ ——— واہ ——— آپ کو تو نوبل انعام ملنا چاہیئے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی بوتھم ——— بغیر تار کے تو بجلی نہیں آ سکتی ——— عمران صاحب

ٹھیک کہہ رہے ہیں" ۔۔۔ گورنر نے جواب دیا۔

"تار سمندر کی تہہ سے آرہی ہے" ۔۔۔ بوتھم نے جواب دیا۔

"اور اگر میں یہاں جنریٹر دکھا دوں تب" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں یہاں جنریٹر موجود نہیں ہے ۔۔۔ خواہ مخواہ تم جھک مار رہے ہو" ۔۔۔ بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ۔۔۔ میں جادو بھی جانتا ہوں ۔۔۔ ابھی جنریٹر حاضر ہو جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک بلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک سکہ نکالا اور پھر بلب اتار کر اس نے سکہ بلب کے سپارکنگ سپاٹ پر رکھ کر بلب دوبارہ ہولڈر میں لگایا ۔۔۔ اور پھر ایک طرف لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ان کے پیروں کے نیچے سرسراہٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ اور پھر ان سے تھوڑی ہی دور مچھلیوں کے ڈھیر والی جگہ تیزی سے گھومتی چلی گئی ۔۔۔ ڈھیر دیواروں میں غائب ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ لیبارٹری اوپر ابھرتی چلی آئی۔ وہ مشین جس نے لیبارٹری کو نیچے چھپا رکھا تھا۔ اس کا فیوز اڑ گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ بند ہو گئی اور جب کہ دوسری مشین جو لیبارٹری کو اوپر لے آتی تھی بدستور چلتی رہی ۔۔۔ اور اس طرح لیبارٹری اوپر آتی چلی گئی۔ گورنر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس عظیم الشان لیبارٹری کو ابھرتے دیکھ رہا تھا۔

"خبردار ۔۔۔ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ ۔۔۔ اب تم بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے" ۔۔۔ اچانک بوتھم کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے بوتھم کی طرف مڑے جو ہاتھ میں ریوالور پکڑے دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ نمبر ٹو اور فورسٹ نے بھی ریوالور نکال لئے تھے۔

"یہ کیا ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم مجھے قتل کر دو گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ باہر کوسٹ گارڈز موجود ہے اور میں ان کے سامنے جزیرے میں داخل ہوا ہوں" ۔۔۔ گورنر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے ۔۔۔ اتنی قیمتی لیبارٹری کے مقابلے میں تمہاری جان کا سودا سستا ہے۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا" ۔۔۔ بوتھم نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ گورنر کچھ کہتا بوتھم نے اشارہ کیا اور نمبر ٹو اور فورسٹ نے بیک وقت اپنے اپنے ریوالوروں کے ٹریگر دبا دیئے ۔۔۔ اور گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی دو چیخیں بلند ہوئیں اور گورنر اور کرنل بالینڈ چیختے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپنے لگے ۔۔۔ لیکن عمران پہلے سے ہی چوکنا تھا اس لئے اس نے بوتھم کا اشارہ ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور اس سے پہلے کہ گولی اس کے جسم کو چھوتی وہ اچھلا اور قلابازی کھاتا ہوا جیپ باس کے سر سے ہو کر اس کی پشت پر پہنچ گیا ۔۔۔ اس نے بوتھم کو اپنے بازوؤں میں جکڑنا چاہا لیکن بوتھم اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا۔ اس نے انتہائی تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئی عمران کی پسلیوں پر پڑی ۔۔۔ اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر یک دم دہشت کے آثار نمایاں ہوئے۔ نمبر ٹو اور فورسٹ نے بھی پھرتی سے گھوم کر ریوالوروں کے رخ عمران کی طرف کئے ۔۔۔ اور گولیاں ان کے ریوالوروں سے نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھیں لیکن عمران گولیوں کے رخ اور اونچائی کا اندازہ کر چکا تھا اس لئے اس نے چھلانگ لگائی ۔۔۔ اور اس چھلانگ کی مدد سے وہ نہ صرف ان دونوں کی گولیوں کی زد سے بال بال بچ نکلا بلکہ اس بار اس نے بوتھم کو

بھی چھاپ لیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے زمین پر گرتے چلے گئے ۔۔۔۔ بوتھم نے نیچے گرتے ہی عمران کو ہوا میں اچھالنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران اب بوتھم کے قابو میں کیسے آتا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور جیسے ہی بوتھم اس کے جسم کے اوپر آیا ۔۔۔۔ عمران نے دونوں بازوؤں اور پیروں کی مدد سے بوتھم کو اٹھا کر ان دونوں پر دے مارا۔ جو ریوالور ہاتھ میں سنبھالے اس انتظار میں کھڑے تھے۔ کہ جیسے ہی بوتھم عمران سے علیحدہ ہو وہ اُسے گولی مار دیں ۔۔۔۔ بوتھم چونکہ اچانک ان دونوں سے ٹکرایا تھا اس لئے بوتھم کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی زمین پر گرے اور ریوالور ان کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے ۔۔۔۔ عمران انکے نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلا اور ۔۔۔۔ ان تینوں پر جا گرا۔ اس وقت وہ تینوں ہی اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لئے عمران کے ٹکرانے سے وہ دوبارہ نیچے گر پڑے ۔۔۔۔ لیکن اس بار نمبر ٹو جس جگہ گرا وہاں سے اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے ریوالور اٹھا کر وہیں پڑے پڑے ہاتھ موڑ کر فائر کر دیا ۔۔۔۔ گو اس نے جلدی میں نشانہ عمران کا لیا تھا لیکن عمران اس دوران نمبر فور کو اپنے جسم سمیت فضا میں بلند کر چکا تھا اور گولی نمبر فور کی پشت میں گھستی چلی گئی ۔۔۔۔ اور اس کے حلق سے چیخ نکلتے ہی عمران نے اُسے اپنے جسم سے علیحدہ کر کے فضا میں اچھال دیا۔ اُسی لمحے بوتھم نے بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے فائر کر دیا ۔۔۔۔ اور اس بار گولی عمران کے بازو میں گھستی چلی گئی۔ اور عمران گولی کے دھکے سے لٹو کی طرح گھوم کر نیچے زمین پر جا گرا۔ اُسی لمحے نمبر ٹو نے دوسرا فائر کیا۔ لیکن عمران زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدل گیا۔ اور گولی زمین میں جا لگی۔ اور اُسی لمحے بوتھم نے بھی دوسرا فائر کیا۔ اور عمران اس بار بجائے کروٹ بدلنے کے لئے برف پر اسکیٹنگ کرنے کے انداز میں پشت کے بل گھستا ہوا توپ کے گولے کی طرح بوتھم سے جا ٹکرایا ۔۔۔۔ وہ اس زاویے سے بوتھم سے ٹکرایا تھا کہ بوتھم اچھل کر سیدھا نمبر ٹو سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ہی گر پڑے۔ اس بار پھر ان کے ہاتھوں سے ریوالور دور جا گرے تھے ۔۔۔۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھل کر ریوالور اٹھاتے عمران نے ایک ریوالور کی طرف چھلانگ لگائی۔ اور پھر اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ریوالور بوتھم کے ہاتھ سے نکلا تھا ۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ عمران سنبھل کر وار کرتا۔ نمبر ٹو چھلانگ لگا کر اپنا ریوالور اٹھا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ریوالور اٹھاتے ہی وہ تیزی سے مڑا اور اُسی لمحے عمران نے فائر کر دیا اور نمبر ٹو کے ہاتھ سے ریوالور اڑ کر دور جا گرا۔

"بھاگو ۔۔۔۔ آبدوز کی طرف" ۔۔۔۔ اچانک بوتھم نے کہا اور پھر بوتھم اور نمبر ٹو تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک کمرے میں گھستے چلے گئے۔ عمران نے ان کی ٹانگوں پر فائر کرنا چاہا لیکن ریوالور سے صرف ٹھس کی آواز بلند ہوئی وہ خالی ہو چکا تھا ۔۔۔۔ اور اتنے وقفے میں نمبر ٹو اور بوتھم دونوں اس کمرے میں گھس کر غائب ہو چکے تھے۔ عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بھاگا۔ مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس کے دماغ پر یکدم اندھیرا سا چھاتا چلا گیا ۔۔۔۔ اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑا۔ شاید بازو سے مسلسل بہنے والے خون نے آخر کار اپنا رنگ دکھا ہی دیا تھا۔ عمران نے نیچے گرتے ہی اپنے سر کو بار بار تیزی سے جھٹکنا شروع کر دیا ۔۔۔۔ لیکن اندھیرا پوری طرح چھٹنے میں ہی نہ آرہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل اپنی کوششوں میں لگا ہوا

تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹتا چلا گیا۔ اور جب عمران پوری طرح ہوش میں آ گیا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ بوقتم اور نمبر ٹو دونوں ہی آبدوز میں بیٹھ کر جزیرے سے نکل گئے ہوں گے ——— اور وہ ان کا منصوبہ بھی سمجھ گیا تھا کہ چونکہ آبدوز کے بغیر باہر نہیں جایا جا سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اندر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا ——— عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہی سب سے پہلے اپنے زخمی بازو کا جائزہ لیا۔ جس میں سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نے محسوس کیا کہ گولی بازو کے اندر جلد کے قریب ہی اٹکی ہوئی ہے ——— اور جب تک یہ باہر نہ نکلے گی خون بہنا بند نہ ہو گا۔ چنانچہ اس نے دانتوں پر دانت مضبوطی سے جماتے ہوئے اپنے زخمی بازو کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا زخم کے اندر محسوس ہونے والی گولی کی سائیڈ میں ایک مخصوص زاویے سے رکھا ——— اور پھر اس نے پورا زور لگا کر انگوٹھے کو اپنے ہی بازو میں ایک جھٹکے سے گاڑ دیا۔ اور پہلے ہی جھٹکے میں گولی اچھل کر زخم سے باہر آ گئی۔ لیکن اس بار تکلیف اتنی شدید تھی کہ عمران سنبھل نہ سکا ——— اور لہرا کر زمین پر گر پڑا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا مستقل طور پر پھیلتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

بوقتھم نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور اور نمبر ٹو کے ہاتھ سے ریوالور نکلتے دیکھ کر اضطراری طور پر بھاگنے کا فیصلہ کیا ——— اور چونکہ جہاں لڑائی ہو رہی تھی وہ جگہ اس کمرے سے نزدیک تھی۔ جہاں آبدوز موجود تھی۔ اس لئے بوقتھم کے چیخنے پر وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف آبدوز میں بیٹھ چکے تھے بلکہ آبدوز بھی تیزی سے چلتی ہوئی جزیرے سے نکل کر باہر سمندر میں پہنچ گئی۔

"باس ——— یہ بے حد خطرناک ہے۔ لیبارٹری وہاں موجود ہے۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ جنونی شخص انتقاماً لیبارٹری کو ہی تباہ کر ڈالے" ——— نمبر ٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا ——— میں تو یہی سوچ رہا تھا کہ خود ہی بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا۔

لیکن اگر اس نے لیبارٹری کو تباہ کر ڈالا تو پھر سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن وہ بے حد خطرناک آدمی ہے ۔۔۔۔ زخمی ہونے کے باوجود وہ کسی جنونی کی طرح لڑ رہا تھا ۔۔۔۔ بوتھم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"آپ آبدوز کو ایمرجنسی پوائنٹ پر لے چلیئے۔ ہم وہاں سے نہ صرف اسلحہ حاصل کر لیں گے بلکہ اُسے آسانی سے ٹارگٹ بھی بنا لیں گے" ۔۔۔۔ نمبر ٹو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ واقعی تم بے حد ذہین ہو نمبر ٹو" ۔۔۔۔ بوتھم نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آبدوز کا رخ موڑا اور آبدوز جزیرے کے گرد گھومتی ہوئی مخالف سمت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک مخصوص جگہ پر پہنچ کر بوتھم نے ایک لیور دبایا تو آبدوز نیچے بیٹھتی چلی گئی ۔۔۔۔ اور پھر جب انتہائی گہرائی میں پہنچی تو بوتھم نے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آبدوز تیزی سے جزیرے کی چٹان کی طرف بڑھتی چلی گئی جیسے ہی آبدوز کی نچلی سطح اس مخصوص چٹان کے ایک مخصوص حصے سے ٹکرائی ۔۔۔۔ اور چٹان میں خود بخود ایک خلا سا بنتا چلا گیا اور آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی چلی گئی۔ آبدوز کے اندر داخل ہوتے ہی خلا دوبارہ برابر ہو گیا اور پھر آبدوز اوپر کو اٹھتی چلی گئی ۔۔۔۔ وہ تھوڑا سا ہی اوپر کو اٹھی تھی کہ اس کے نیچے ایک فرش سا سرک کر آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کی سطح تیزی سے نیچی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد پانی غائب ہو چکا تھا ۔۔۔۔ اور آبدوز اب خشک فرش پر کھڑی تھی۔ پانی غائب ہوتے ہی وہ دونوں تیزی سے آبدوز سے باہر نکلے۔ اور پھر کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔۔۔۔ بوتھم نے ہاتھ اونچا کر کے ایک مخصوص جگہ پر ہتھیلی سے خاص انداز میں تھپکی دی تو وہ دیوار ہٹتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اس خلا کو پار کر گئے۔

اب وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ اس کمرے میں بڑی بڑی الماریاں رکھی ہوئی تھیں ۔۔۔۔ نمبر ٹو نے ایک الماری کا "ایک مخصوص نمبر گھما کر کھولا اور پھر جب اس نے اس کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر جدید ترین مشین گنوں کا ایک بڑا سا ڈھیر پڑا ہوا نظر آیا۔ نمبر ٹو نے دو مشین گنیں نکالیں اور اس کے راؤنڈ بھی باہر نکال لئے ۔۔۔۔ پھر اس نے ایک ایک راؤنڈ مشین گنوں میں ڈالا اور الماری کو بند کر کے واپس مڑا۔ اور اس نے ایک مشین گن بوتھم کی طرف بڑھا دی۔ جو بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑا تھا ۔۔۔۔ بوتھم نے جھپٹ کر مشین گن سنبھالی اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دونوں ایک راہداری میں آ گئے ۔۔۔۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ایک اور کمرے میں آ گئے۔ اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ برآمدے میں آ گئے۔ جس میں گرل لگی ہوئی تھی ۔۔۔۔ نمبر ٹو نے آگے بڑھ کر فولڈنگ گرل کا ایک کونا آہستہ سے اٹھایا اور باہر کی طرف دیکھا دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیوں کہ سامنے وہ میدان نظر آ رہا تھا جس میں لڑائی ہوئی تھی ۔۔۔۔ میدان میں نمبر فور کی لاش پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔ لیکن عمران۔ گورنر اور کرنل ہالینڈ تینوں غائب تھے۔

"ارے ۔۔۔۔ یہ تینوں کہاں گئے۔ گورنر اور کرنل ہالینڈ کی لاشیں غائب ہیں اور عمران بھی غائب ہے" ۔۔۔۔ نمبر ٹو نے حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔۔ وہ کہاں جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ بوتھم نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے عمران ان دونوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر کہیں کسی کمرے میں لے گیا ہو گا۔ ہمیں خود باہر نکلنا پڑے گا"۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے برآمدے میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ بوتھم بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے برآمدے سے نکل کر باہر آ گئے ۔۔۔۔ وہ بڑے چوکنے انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور دوسرے لمحے وہ اچانک چونک پڑے۔ انہوں نے آیدوزوالے کمرے سے عمران کو باہر نکلتے دیکھا۔ وہ ڈھیلے قدموں سے باہر نکل رہا تھا ۔۔۔۔ اور پھر دیر کئے بغیر بوتھم نے پھرتی سے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے میدان گونج اٹھا اور عمران اچھل کر نیچے گرا، اور پھر تیزی سے لڑھکتا ہوا ایک ستون کی آڑ میں جا گرا ۔۔۔۔ وہ چند لمحے ہاتھ پاؤں جھٹکتا رہا اور یوں تڑپتا رہا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔ اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔

"وہ مارا ۔۔۔۔ یہ ختم ہو گیا ۔۔۔۔ ہم بچ گئے"۔۔۔۔ بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر بے تحاشا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

"احتیاط سے باس ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ ڈرامہ ہو"۔۔۔۔ نمبر ٹو نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم جو بے تحاشا دوڑا چلا جا رہا تھا، یک دم رک گیا۔ بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ عمران کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔۔۔۔ عمران بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ہاتھوں میں سٹین گنیں سنبھالی ہوئی تھیں۔ اور وہ بے حد چوکنے تھے۔ عمران کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں ۔۔۔۔ چہرے پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ مکمل طور پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ مر چکا ہے ۔۔۔۔ یقیناً مر چکا ہے"۔۔۔۔ بوتھم نے کہا اور نمبر ٹو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے اور وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے اور اسی لمحے انہیں کمرے کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں اچھل پڑے۔

"شاید کرنل یا گورنر میں سے کوئی زندہ ہے"۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کی لاش کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

عمران تھوڑی سی دیر بے ہوش رہا۔ کیوں کہ یہ اچانک ہونے والی تکلیف کی وجہ سے عارضی جھٹکا تھا اور پھر اس کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔ چند لمحے اُسے اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لانے میں لگے۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا ــــــــ اس نے دیکھا کہ اب بازو سے خون صرف رِس رہا تھا۔ عمران نے قمیض کے دامن سے ایک پٹی پھاڑی۔ اور پھر اُسے زخم پر کس کر باندھ دیا۔ اب وہ محفوظ تھا ــــــــ پھر وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا گورنر اور کرنل ہالینڈ کی طرف بڑھا جو اُسی طرح زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ عمران ان کے قریب پہنچتے ہی چونک پڑا۔ کیوں کہ وہ دونوں مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے ــــــــ گولیاں ان کے پیٹ میں گھسی ہوئی تھیں اور زخموں سے ابھی تک خون رِس رہا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔ عمران چند لمحے ان کے قریب کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ بظاہر فوری طور پر طبی امداد ملنے کی کوئی امید نہ تھی اور ان دونوں کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دونوں اگر تھوڑی سی دیر اور طبی امداد نہ ملی تو ختم ہو جائیں گے۔ البتہ ایک رسک لیا جا سکتا تھا ــــــــ اگر گولیاں ان کے جسموں سے نکل آئیں تو پھر شاید وہ بچ نکلتے کیوں کہ اس طرح بارود کا زہر مزید نہ پھیلتا۔ اور زخموں کو باندھ دینے سے خون بھی بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ آپریشن کے دوران بھی مر سکتے تھے ــــــــ اور یہاں ایسی کوئی صورت نہ تھی کہ انہیں ساتھ ساتھ گلوکوز اور خون بھی دیا جا سکتا تھا۔ بہرحال اُس نے رسک لینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں کہ ایک فی صد چانس ان کے بچنے کا تھا۔ جب کہ دوسری صورت میں بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ اور زندہ رہ سکتے تھے ــــــــ اس نے تیزی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک باریک سا خنجر باہر نکال لیا۔ بس یہ اتفاق تھا کہ اُسے ریوالور اپنے ہمراہ لے آنے کا خیال نہ رہا تھا ورنہ وہ یوتھم اور نمبر ٹو کو اس طرح زندہ بچ کر نہ جانے دیتا ــــــــ اس نے خنجر نکالا اور پھر اُس نے ان دونوں کی قمیضیں پھاڑ ڈالیں اور ان سے پٹیاں بنا لیں۔ اور اس کے بعد اس نے گورنر کے زخم کو خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ بڑی مہارت سے کسی ماہر سرجن کی طرح چل رہا تھا ــــــــ وہ خنجر کو اس طرح استعمال کر رہا تھا کہ کوئی بڑی رگ نہ کٹنے پائے۔ اور پھر اس کے خنجر کی نوک گولی سے ٹکرائی اور اُس نے خنجر ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں سے زخم کے کناروں کو آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا ــــــــ گولی آہستہ آہستہ باہر نکلتی چلی آئی اور پھر عمران نے گولی کا سرا چٹکی سے پکڑ کر باہر نکال لیا اور اس کے بعد اُس نے زخم پر کپڑا رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دی۔ اس کے بعد وہ کرنل ہالینڈ کی طرف مڑا اور چند ہی لمحوں میں وہ اس کے جسم سے بھی گولی باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ

غنیمت تھا کہ گولیاں زیادہ گہرائی میں نہ تھیں۔ اور چھوٹی بور کی تھیں۔ اس لئے ان میں اتنی فورس بھی نہ تھی کہ وہ بہت گہری گھس جاتیں ـــــــ بہرحال اس نے اپنے طور پر ان کے بچنے کی آخری کوشش بھی کر لی۔ اور کرنل پالینڈ کی پٹی باندھ کر اس نے خنجر کو کپڑے سے صاف کر کے جیب میں ڈالا۔ اور اب ان دونوں کو تھوڑا سا پانی پلا دیا جاتا تو شاید یہ بچ نکلتے ـــــــ لیکن وہاں پانی کہیں نہ تھا۔ عمران اٹھا اور باہر کی طرف مڑا۔ تاکہ کہیں سے پانی ڈھونڈھ لائے۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی اچانک اس کی نظریں سامنے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوئے بوتھم اور نمبر ٹو پر پڑیں جو ہاتھوں میں سٹین گنیں سنبھالے کھڑے تھے عمران کو مڑنے کی بھی فرصت نہ ملی اور بوتھم نے ٹریگر دبا دیا ـــــــ عمران اتنے فاصلے سے بھی اس کی انگلی کی حرکت دیکھ چکا تھا۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرا اور پھر لڑھکتا ہوا تھوڑی دور ایک ستون کی آڑ میں ہوا۔ لیکن یہاں بھی وہ ان کی گولیوں کی زد سے باہر نہ تھا ـــــــ اور پہلی گولیاں ٹھیک اس جگہ پڑی تھیں جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ اس لئے عمران نے بُری طرح ہاتھ پیر جھٹکنے شروع کر دیئے۔ وہ انہیں اپنے مرنے کا بھرپور تاثر دینا چاہتا تھا تاکہ وہ دوبارہ فائرنگ نہ کریں ـــــــ کیوں کہ اس بار پوزیشن ایسی تھی کہ عمران کسی طور پر بھی سٹین گن کی گولیوں سے نہ بچ سکتا تھا۔ وہ چند لمحے بُری طرح تڑپتا رہا پھر اس نے اپنے ہاتھ پیر کھینچ کر سیدھے کئے اور مکمل طور پر اپنے آپ کو بے حس و حرکت کر لیا۔

اور پھر توقع کے مطابق اس نے ادھ کھلی آنکھ سے انہیں اپنی طرف بڑھتا دیکھا۔ بوتھم چیختا ہوا آگے بڑھا مگر نمبر ٹو نے اُسے روک لیا اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے آئے ـــــــ جب وہ عمران کے قریب آئے تو عمران نے آنکھ بند کر لی اور سانس تک روک لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد پڑا ہوا ہے ـــــــ اور پھر بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے وہ دھوکہ کھا جائیں گے اور اُسے توقع تھی کہ وہ یہ نہ سوچیں گے کہ پہلے زخم کے علاوہ عمران کے جسم پر گولی کا اور کوئی زخم نہیں پھر وہ مر کیسے گیا ـــــــ وہ انسانی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ آدمی ایسے موقعوں پر سامنے کی چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ جیسے ہی اس پر جھکیں گے۔ وہ اچھل کر ان دونوں پر ٹوٹ پڑے گا ـــــــ لیکن عین اُسی موقع پر اندر کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ شاید خون رک جانے کی وجہ سے کوئی ہوش میں آ گیا تھا ـــــــ اور کراہ کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بُری طرح چونکے اور پھر دونوں ہی عمران کے جسم کو پھلانگتے ہوئے اندر کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ دونوں کمرے میں گھسے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا ـــــــ اور پھر وہ بھی دبے پاؤں ان کے پیچھے بڑھتا گیا۔ وہ دونوں چوں کہ عمران کی موت کی طرف سے مطمئن ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ اپنی پشت کی طرف سے بالکل ہی غافل تھے۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی خنجر باہر نکالا ـــــــ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایک چمک سی کمرے میں لہرائی دوسرے لمحے اس کا پتلا مگر لمبا خنجر نمبر ٹو کی پشت میں عین اس جگہ گھستا چلا گیا۔ جہاں وہ سیدھا قلب میں جا پہنچتا ـــــــ اور نمبر ٹو چیخ مار کر منہ کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ یہ شکر ہے کہ وہ کرنل اور گورنر دونوں کے جسموں سے ذرا ہٹ کر گرا تھا۔ اس لئے وہ زمین پر گرا ورنہ اگر وہ ان میں سے کسی پر بھی گر پڑتا تو اس کی موت یقینی ہو جاتی۔

"کیا ہوا ۔۔۔۔ کیا ہوا؟" ۔۔۔۔ بوتھم نمبر ٹو کی اچانک چیخ سن کر اور اُسے نیچے گرتے دیکھ کر بُری طرح اچھلا مگر اُسی لمحے عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر بوتھم چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا ۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹین گن اچھل کر ایک طرف جا گری۔ عمران اُسے اچھالتے ہی تیزی سے اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی سٹین گن کی طرف جھپٹا اور اس سے پہلے کہ بوتھم دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے بعد اٹھتا عمران سٹین گن سنبھال چکا تھا ۔۔۔۔ اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اور کمرے میں تڑتڑاہٹ کی آواز گونج اٹھی۔ لیکن گولیاں بوتھم کے جسم کے قریب فرش سے ٹکرائیں۔

"یہ گولیاں تمہارے جسم میں بھی گھس سکتی ہیں۔ اس لئے ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" ۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔۔ مم ۔۔۔۔ مگر تم تو مر چکے تھے" ۔۔۔۔ بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"میں اس طرح تو لاکھوں بار مر چکا ہوں۔ مجھے مرنے کی اداکاری پر بین الاقوامی ایوارڈ ملا ہوا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باہر نکلو ۔۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔۔ عمران نے اُسے سخت لہجے میں کہا۔ اور سٹین گن کی نال اس کے پہلو سے لگا دی۔ بوتھم ڈھیلے قدموں سے باہر کی طرف بڑھا مگر نمبر ٹو کی لاش کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکا ۔۔۔۔ وہ شاید نمبر ٹو کی سٹین گن اٹھانا چاہتا تھا۔ لیکن عمران کی پھرتی کے متعلق اس کا اندازہ ایک بار پھر غلط نکلا اور عمران نے اس کے جھکتے ہی تیزی سے سٹین گن کو فضا میں اچھالا اور پھر اُسے نال سے پکڑ کر لاٹھی کی طرح گھما کر اس کا بٹ سٹین گن اٹھا کر اٹھتے ہوئے بوتھم کے سر پر دے مارا اور بوتھم چیخ کر منہ کے بل نیچے جا گرا ۔۔۔۔ عمران نے ایک اور وار کیا۔ اور وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور مزید اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔

اور عمران اُسے چھوڑ کر سٹین گن اٹھائے تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ اس طرف بڑھا جدھر یہ دونوں نظر آئے تھے۔ اور پھر برآمدے کے کھلے دروازے میں گھس کر وہ راہداری سے ہو کر آبدوز تک پہنچ گیا ۔۔۔۔ دراصل اُسے فکر تھی کہ وہ جلد از جلد کرنل اور گورنر کو جزیرے سے باہر لے جائے تاکہ ان کی زندگیاں بچ جائیں۔ آبدوز کو دیکھتے ہی وہ واپس آیا اور پھر اس نے حتی الوسع پھرتی سے باری باری گورنر اور کرنل ہالینڈ کو اٹھا کر آبدوز میں لا ڈالا ۔۔۔۔ اور پھر بے ہوش بوتھم کو بھی اس نے آبدوز میں ڈال دیا۔ کرنل ہالینڈ کی حالت گورنر سے زیادہ بہتر تھی۔ اور شاید بے ہوشی کے عالم میں کرا بھی وہی تھا۔ اور جب عمران نے آبدوز کو چلایا تو باقی مرحلے خود بخود طے ہوتے چلے گئے ۔۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد آبدوز کھلے سمندر میں پہنچ گئی۔ عمران آبدوز کو سطح پر لے آیا اور پھر کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں کرنل اور گورنر کو لئے تیزی سے ساحلی ہسپتال کی طرف اڑتی چلی گئیں ۔۔۔۔ اور ان کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد عمران نمبر چیمبر اور کوسٹ گارڈز کے دو افسروں سمیت آبدوز میں واپس جزیرے میں آیا اور اب وہ خفیہ لیبارٹری کھلی کتاب کی طرح ان کے سامنے تھی۔ اور پھر ایک

جس سے وہ فائل بھی مل گئی جس میں ٹوپاز کے اڈوں اور کارکنوں کے پتے موجود تھے اور ہنری جیمز نے چارج سنبھال لیا ـــــــ اور اس نے ان اڈوں پر چھاپے اور ٹوپاز کے کارکنوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔

"اچھا ہنری جیمز ـــــــ اب مجھے اجازت ـــــــ میرے ساتھی تو میرے انتظار میں سوکھ گئے ہوں گے" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زخمی ہو عمران ـــــــ اس لئے تمہیں پہلے ہسپتال میرے ساتھ چلنا ہو گا۔ تم نے نارکوٹک ایجنسی اور کرنل ہالینڈ پر وہ احسانات کئے ہیں جو کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے" ـــــــ ہنری جیمز نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میرے زخم پر پٹی لگ جانے سے سارے احسانات فراموش ہو جائیں گے" ـــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ـــــــ وہ تو نہیں ہو سکتے ـــــــ بہرحال تم زخمی ہو" ہنری جیمز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب نہیں ہو سکتے تو پھر پٹی بندھوانے کا کیا فائدہ ـــــــ ایسا نہ ہو کہ تم احسانوں پر بھی پٹی باندھ دو اور وہ فراموش ہو جائیں" ـــــــ عمران نے کہا اور ہنری جیمز بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے تم فکر نہیں ـــــــ کرنل ہالینڈ بچ جائے گا تم شاید اس لئے ہنس رہے ہو کہ وہ مر جائے گا اور تم اس کی جگہ نارکوٹک ایجنسی کے چیف باس بن جاؤ گے۔ منہ دھو رکھو" ـــــــ عمران نے کہا اور ہنری جیمز ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا ـــــــ

ختم شد